صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز سوموار مورخہ یکم اپریل 2019ء بمطابق 24 رجب المرجب 1440 ہجری کو سہ پہر دو بجکر تیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، مشتاق احمد غنی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔

ﺻﻠﮯ يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ مَا سَعٰیۙ O وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِمَنْ يَّرٰی O فَاَمَّا مَنْ طَغٰیۙ O وَاٰثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَاۙ O فَاِنَّ الْجَحِيْمَ هِیَ الْمَاْوٰیؕ O وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَ نَهَی النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰیۙ O فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِیَ الْمَاْوٰیؕ O فَاِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّةُ الْكُبْرٰی۔

ترجمہ: پھر جب وہ ہنگامہ عظیم برپا ہو گا، جس روز انسان اپنا سب کیا دھرا یاد کرے گا اور ہر دیکھنے والے کے سامنے دوزخ کھول کر رکھ دی جائے گی، تو جس نے سرکشی کی تھی اور دنیا کی زندگی کو ترجیح دی تھی، دوزخ ہی اس کا ٹھکانا ہو گی۔ اور جس نے اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے کا خوف کیا تھا اور نفس کو بری خواہشات سے باز رکھا تھا، جنت اس کا ٹھکانا ہو گی۔

جناب سپیکر: جزاک اللہ۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: Leave applications: جناب شہرام خان ترکئی صاحب، منسٹر فار لوکل گورنمنٹ For eight days، ایک سے لے کر آٹھ تاریخ تک، جناب نذیر احمد عباسی صاحب، ایم پی اے، آج اور کل کے لئے، مفتی عبدالغفور صاحب، ایم پی اے، آج سے لے کر تین تاریخ تک Three days، جناب محمود احمد خان بیٹنی صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے، صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے، محترمہ نادیہ شیر صاحبہ، ایم پی اے، آج کے لئے، مفتی عبید الرحمن صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے، حاجی قلندر خان لودھی صاحب، منسٹر آج کے لئے، جناب جمشید خان مہمند صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے، ملک شوکت علی صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے، سید احمد حسین شاہ صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے، حاجی لائق محمد خان صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے، جناب محمد نعیم خان صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے، نوابزادہ فرید صلاح الدین صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے، سردار محمد یوسف زمان صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے، جناب ہشام انعام اللہ خان صاحب، منسٹر فار ہیلتھ، آج کے لئے، مولانا لطف الرحمن صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے، محترمہ ماریہ فاطمہ صاحبہ، ایم پی اے، آج کے لئے۔

Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: Leave granted.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر! میں بات کرنا چاہتی ہوں۔۔۔۔

جناب سپیکر: تھوڑا سا ایجنڈا آگے لے جاتے ہیں پھر کرتا ہوں، میں دوں گا، دوں گا، I will give you, I will give you، تھوڑا سا یہ ایجنڈا کر لیتے ہیں، آئٹم نمبر 4، پریویلج موشنز، دوں گا، دیتا ہوں، ایک دو ضروری کر لیں، پھر سارے وہ بھی لیں گے نا، دیتا ہوں میں ایک وقت میں سب کو دیتا ہوں ٹائم، تھوڑا سا مجھے ایک دو چیزیں نمٹانے دیں۔

مسئلہ استحقاق

Mr. Speaker: Janab Taj Muhammad Khan Tarand, MPA, to please move his privilege motion No.17, in the House.

جناب تاج محمد خان ترند: شکریہ جناب سپیکر۔ پولیس ڈیپارٹمنٹ میں نئے افراد بھرتی کرنے کے لئے گزشتہ دنوں اشتہار دیا گیا جس میں ان اضلاع کے امیدواروں کو عمر میں تین سال کی رعایت دی گئی ہے

جس کو محکمہ عملہ نے اپنے نوٹیفکیشن میں ظاہر کیا ہے لیکن بدقسمتی سے بٹگرام اور کچھ باقی علاقوں کو اس اشتہار میں یہ رعایت نہیں دی گئی ہے۔ میں چند دن پہلے اس سلسلے میں اے آئی جی، اسٹیبلشمنٹ، پولیس ڈیپارٹمنٹ صادق بلوچ سے ملنے گیا مگر وہ خود مجھ سے نہیں ملا اور اپنے پی اے کو کہا کہ ایم پی اے صاحب سے بات کر لو۔ اس کے بعد میں نے آئی جی صاحب کو ایک درخواست دی لیکن اس پر بھی عمل نہیں ہوا، مجبوراً میں نے یہ مسئلہ اسمبلی میں اٹھایا جس پر سپیکر صاحب نے رولنگ دی کہ دو دنوں میں اس مسئلے کو حل کر لیں۔ آج میں دوبارہ اس سلسلے میں، یہ ستائیس تاریخ کی بات ہے جی، اس سلسلے میں اے آئی جی، اسٹیبلشمنٹ، پولیس ڈیپارٹمنٹ صادق بلوچ صاحب سے ملنے کے لئے گیا لیکن اس نے مجھ سے ملنے سے انکار کیا اور اس نے کہا کہ میں اپنے کاموں میں Busy ہوں، میرے پاس ٹائم نہیں ہے، میں بطور عوامی نمائندہ دو دفعہ ایک عوامی مسئلے کے سلسلے میں اے آئی جی، اسٹیبلشمنٹ سے ملنے گیا اور دونوں دفعہ اس نے اپنے دفتر میں موجود ہونے کے باوجود مجھ سے ملنے سے انکار کیا، جس سے نہ صرف میرا بلکہ اس پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے، لہذا اس تحریک کو استحقاق کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔

جناب سپیکر صاحب، یہ مسئلہ میں نے ادھر اسمبلی کے فلور پر اٹھایا تھا، پھر آپ نے اس پہ رولنگ بھی دی تھی کہ دو دنوں میں یہ مسئلہ حل کریں لیکن میرے خیال میں آج تک اس نے آپ کی رولنگ پہ بھی عمل نہیں کیا اور میں دو تین دفعہ بھی گیا، انہوں نے مجھ سے ملنے سے بھی انکار کیا، تو میری ایوان سے یہ گزارش ہے کہ میری اس تحریک کو کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔

<u>جناب عنایت اللہ:</u> جناب سپیکر!

<u>جناب سپیکر:</u> جی، عنایت اللہ خان صاحب۔

<u>جناب عنایت اللہ:</u> بسم اللہ الرحمن الرحیم، جناب سپیکر صاحب، یہ ایشو بڑا Important ہے اور جب تک اس حوالے سے کوئی Concrete steps نہیں لئے جاتے ہیں تو یہ جو ایوان ہے، اس ایوان سے آپ منتخب ہوئے ہیں، اس سے چیف منسٹر منتخب ہوئے ہیں، اس سے منسٹرز منتخب ہوئے ہیں، یعنی یہاں کے منتخب لوگ جا کے منسٹرز بنے ہیں، یہاں کے منتخب لوگ جا کے چیف منسٹرز بنے ہیں اور یہاں کے منتخب لوگ جو ہیں سپیکر اور ڈپٹی سپیکر بنتے ہیں اور۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> پولیس ڈیپارٹمنٹ سے کوئی آیا ہوا ہے؟

<u>جناب عنایت اللہ:</u> ایک Overall بے توقیری ہے، ایک Overall بے توقیری ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر! گیلری بھی خالی ہے۔

جناب سپیکر: مجھے Attendance دے دیں، میں Attendance چیک کرتا ہوں۔

جناب عنایت اللہ: ایک Over all بے توقیری ہے اس وقت، یا تو آپ کے ساتھ ایم پی ایز بہت زیادہ ہیں اور آپ کی Two third majority ہے، اس وجہ سے آپ کے ایم پی ایز کو لوگ عزت نہیں دے رہے ہیں، ان کے ساتھ مل نہیں رہے ہیں، ظاہر ہے ہم تو دفتروں کے اندر جاتے ہیں، ٹیلیفون کرتے ہیں، اگر کوئی نہیں ملتا ہے، زیادہ تر اس پہ زور نہیں دیتے ہیں لیکن یہ بات مناسب نہیں ہے کہ ٹریژری بنچز کا ایم پی اے ہے، وہ اپنے علاقے اور Backward areas کے ایک ایسے مسئلے کے لئے جا رہا ہے کہ جو سب کا Common مسئلہ ہے، جو اسٹیبلشمنٹ ڈیپارٹمنٹ نے نوٹیفکیشن کیا ہوا ہے کہ جو Backward areas ہیں، ان کو Relaxation دی ہوئی ہے، وہ ایک Public interest issue کے حوالے سے جا رہا ہے اور ان کے ساتھ ڈی آئی جی صاحب ملنے سے انکار کرتے ہیں، جناب سپیکر صاحب! آپ کسی عام ایم پی ایز میں سے ان کو بلا کے ٹریژری بنچز اور اپوزیشن کے سب کو ملا کے ان سے پوچھیں، یہ جو آپ سیکرٹریٹ کے اندر جاتے ہیں تو سیکرٹریٹ کے اندر آپ کے ایڈمنسٹریٹو سیکرٹریز دفتروں کے اندر نہیں بیٹھتے ہیں، ان کو ملتے نہیں ہیں، آپ ہفتے میں دس دن چلے جائیں آپ کو نہیں ملے گا، آپ کو ان کی طرف سے Call back نہیں آئے گی، یہ بے توقیری اگر جاری رہے گی تو حکومت کا نہ Writ رہے گا، نہ جو آپ لوگوں کا Good governance کا ایجنڈا ہے، وہ پورا ہوگا اور میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ یہ اسمبلی Accountability کے لئے ہے، اگر یہ اسمبلی Accountability نہیں کر سکے گی تو یہ ایک شتر بے مہار ہو گی۔ آپ جس بنیاد پہ Elect ہوئے ہیں، لوگوں نے آپ کو جس امید سے ووٹ دیا ہے، Ultimately نقصان آپ کا ہوگا، اس لئے You are the custodian of the House کہ آپ اس ہاؤس کے کسٹوڈین ہیں، آپ کے اس ہاؤس کے ایم پی ایز کی جو عزت ہے، Respect ہے، ان کا جو پریویلج ہے، آپ اس کے کسٹوڈین ہیں، ہم آپ سے آج ایک ایسا سخت فیصلہ چاہتے ہیں، Over all ایک ایسا سخت فیصلہ آپ سے چاہتے ہیں کہ یہ جو سیکرٹریٹ کے اندر بے توقیری ہے ایم پی ایز کی، اس کو Once for all آپ حل کریں، میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ میں کبھی پریویلج موشن نہیں لاؤں گا، کسی افسر کے خلاف پریویلج موشن نہیں لاؤں گا، وہ میری ذاتی بات ہے لیکن جب یہ میرا بھائی جو ہے، اس کی عزت کو یہ جو

نقصان پہنچتا ہے تو Collectively ہم سب کے لئے آواز اٹھانے کی وہ کرتے ہیں، میں آپ سے آج ایک سخت Decission کی توقع رکھتا ہوں۔ Thank you very much, janab Speaker

جناب سپیکر: جی، نگہت اورکزئی صاحبہ۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: شکریہ جناب سپیکر صاحب، تھینک یو جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، ہمارے آنریبل ایم پی اے نے جو نکتہ اٹھایا ہے، میں اس نکتے سے بالکل اتفاق کرتے ہوئے یہ بات ضرور کہوں گی کہ جتنی بھی آپ کی بیوروکریسی ہے جناب سپیکر صاحب، وہ تو ایم پی اے کو یہ بھی نہیں سمجھتے ہیں کہ یہ ایم پی اے ہے یا یہ کیا ہے؟ مطلب یہ ہے کہ ایک ایم پی اے اگر ستر ہزار ووٹوں سے یا اسی ہزار ووٹوں سے Elect ہو کے آتا ہے تو وہ ستر اسی ہزار لوگوں کا نمائندہ ہوتا ہے اور ان لوگوں نے ان کو ووٹ اس بات پہ دیئے ہوتے ہیں کہ پولیس سے لے کر چاہے کام ہو یا نہ ہو لیکن عزت کی بات ہوتی ہے، یہ سپریم ہے، یہ باڈی سپریم ہے جہاں پہ ہم بیٹھے ہوئے ہیں، یہ فلور سپریم ہے کہ جہاں پہ ہماری آواز جب اٹھتی ہے تو وہ لوگوں تک پہنچتی ہے اور لوگوں کو اس کے بارے میں پتہ ہوتا ہے کہ یہ ہمارے، میں سولہ سال میں پریویلج لے کر نہیں آئی، اس لئے لے کر نہیں آئی کہ وہاں پہ مک مکا ہو جاتا ہے اور معافی تافی ہو جاتی ہے لیکن جناب سپیکر صاحب! جب سے یہ اسمبلی وجود میں آئی ہے جناب سپیکر صاحب، میرا خیال ہے کوئی پچیس دفعہ یا کچھ زیادہ ہوگا، لیکن پچیس دفعہ اس آنریبل چیئر سے آپ آرڈر دے چکے ہیں، آپ رولنگ دے چکے ہیں لیکن جب میں گیلریز کی طرف دیکھتی ہوں تو مجھے اکادکا اکا بندہ نظر آتا ہے، آج جولاء اینڈ آرڈر پہ جو ہے تو ہمارا یعنی یہ سارا کچھ ہو رہا ہے لیکن مجھے گیلری میں کوئی ایسا آفیسر نظر نہیں آتا سوائے، مجھے نہیں پتہ کہ ان کا عہدہ کیا ہے جو سامنے بیٹھے ہوئے ہیں لیکن بات یہ ہے کہ ایڈیشنل کم از کم، اگر آئی جی نہیں آسکتا تو ایڈیشنل آئی جی تو آ کے یہاں پہ بیٹھ سکتا ہے جناب سپیکر صاحب! اس سے بے توقیری کی بات اور کیا ہو سکے گی؟ آپ کے ہاں آج لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ ہے اور وہاں پہ کوئی ایڈیشنل آئی جی تک نہیں بیٹھا ہوا، وہاں پہ کوئی مطلب جو ہے تو سیکرٹری آپ کی بار بار رولنگ کے باوجود آ کے نہیں بیٹھ سکتا جناب سپیکر صاحب! اس پہ ہم اس بات کی مذمت بھی کرتے ہیں کہ ہمارے آنریبل، ہمارے Custodian of the House کی رولنگ کو کوئی اہمیت نہیں دیتا، جب آپ کی رولنگ کو کوئی اہمیت نہیں دیتا تو ہم کیا چیز ہیں جناب سپیکر صاحب! جناب سپیکر صاحب، آپ نے آج ایک ایسا فیصلہ کرنا ہے کہ تمام بیوروکریسی کو پہنچ جائے، میں یہاں آپ کو ایک چیز Quote کروں گی کہ جب بخت جہان صاحب

تھے، میں ان کو سلوٹ پیش کرتی ہوں، ایک سیکرٹری ہیلتھ تھے، جب ان کو ٹیلیفون کیا کہ آپ کی یہاں پہ موجودگی ضروری ہے اور اس وقت آپ ایم پی اے تھے تو جناب سپیکر صاحب، جب وہ نہیں آیا تو اس کا دوبارہ پتہ کیا، وہ پھر بھی ٹیلیفون پہ نہیں آیا، پتہ کروایا گیا تو انہوں نے کہا کہ جی میٹنگ میں نہیں ہے وہ گپ شپ لگا رہا ہے، انہوں نے اس پر تین مہینے تک اس ہاؤس کے اندر Ban لگا دیا، جب تک کہ وہ بندہ سیدھا نہیں ہو گیا، جناب سپیکر صاحب! فیصلہ اس کو کہتے ہیں، جناب سپیکر صاحب! ایڈمنسٹریشن اس کو کہتے ہیں، یہ نہیں کہ آپ وہاں سے بات کر لیں گے اور یہاں سے سنی سنائی یہ لوگ کہہ دیں گے کہ بس بات ہو گئی ہے، کوئی بات بات ہی نہیں کرتا ہے اور اس کی ایک وجہ ہے جناب سپیکر صاحب، اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ کے منسٹر، آپ کے لوگ اس ہاؤس کے کسی کام میں دلچسپی نہیں لیتے ہیں، جب منسٹر آئیں گے تو ان کے ساتھ ان کے سیکرٹری بھی آئیں گے، ان کے ساتھ ایڈیشنل سیکرٹری بھی آئیں گے، ان کے ساتھ سارے لوگ آئیں گے جناب سپیکر صاحب، تھینک یو۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی، خوشدل خان صاحب۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ</u>: سپیکر صاحب! آپ کا بہت بہت شکریہ۔ جو پوائنٹ میرے دوست نے اٹھایا، میرے ساتھی نے اٹھایا، وہ رولنگ، حکمران پارٹی سے تعلق رکھتا ہے، حقیقت میں یہ ہے کہ اب ہم نے دفتروں میں جانا چھوڑ دیا ہے، فون کرنا چھوڑ دیا ہے، ہم اتنے مایوس ہو گئے ہیں، یہ پانچ چھ مہینوں میں کیونکہ سیکرٹری ہمارا نمبر نہیں اٹھاتا ہے۔ پرسوں کی میں بات کر رہا ہوں، میں ہسپتال گیا تھا بڈھ بیر میں، ڈی ٹائپ ہسپتال میں، وہاں پر بارہ بجے تھے اور کوئی ڈاکٹر موجود نہیں تھا تو میں نے یہاں اسمبلی سے فون کر کے اپنے پی اے سے کہہ دیا کہ آپ سیکرٹری صاحب کو کہہ دیں کہ میرے ساتھ بات کریں، میرا نمبر نہیں اٹھا رہا ہے، شاید میرا نمبر اس کے پاس نہ ہو، سیکرٹری ہیلتھ کو اس نے کوئی جواب نہیں دیا، سر! آپ بار بار رولنگ دیتے ہیں، آپ کی رولنگ مطلب ہے ریکارڈ پر موجود ہے لیکن اس کے باوجود ان کا رویہ اس طرح ہے کہ وہ مطلب ہے، ہمیں سمجھتے نہیں، کیا ہم کوئی عوامی نمائندے نہیں ہیں، کوئی ے ہمیں خیرات میں تو یہ نہیں ملی ہے، ہم نے تو بہت جدوجہد کے بعد یہاں آ کر لوگوں کے مسائل حل کرنے کے لئے اور پھر یہ لوگ دفتر بند کرتے ہیں، دفتروں میں نہیں آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ میٹنگ میں ہوتے ہیں تو سر، یہ جس طرح میرے اور ساتھیوں نے کہہ دیا، سخت ایکشن لینا چاہئے۔ ہم نے بھی When I was Deputy Speaker تو ہم نے مطلب ہے ایسے ایکشنز لئے کہ سیکرٹری صاحب کو معلوم ہے، ریکارڈ پر

موجود ہے کہ ہمارا نام سنتے ہی سیکرٹری کام کر لیتے اور وہ ہمارا نام سنتے ہی کانپتے تھے کہ یرہ ابھی وہ آیا ہے۔ تو سر یہ مطلب ہے ماحول بنا ہوا ہے اور سر، اس کی بڑی وجہ کیا ہے سر، آپ دیکھیں کہ ان آفیسروں کو ہماری بد قسمتی سے وزیر صاحبان کی آشیر باد حاصل ہے کیونکہ وہ ان کے کام کرتے ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ جتنے بھی آفیسر سیکرٹری سے لے کر ایک ادنی آفیسر تک، سارے Own pay scale میں کام کرتے ہیں، Irregular کام کرتے ہیں، اس لئے وہ مطلب ہے منسٹر کو خوش کرنے کی، معاون کو خوش کرتے ہیں، مطلب ہے اس ایڈوائزر کو خوش رکھتے ہیں، باقی میرا اور آپ کا ان کو کوئی خیال نہیں ہے کیونکہ وہ Own pay scale میں کام کرتے ہیں، میرٹ پر نہیں آتے ہیں، بس ایک آدمی کو خوش کرتے ہیں، وہ ہمارا کیا پرواکرتا ہے، اس کے ساتھ اسکالین دین برابر ہو، تو سر! یہ تو ایکشن لینا چاہئے اور اگر آپ نہیں لیتے تو پھر ہم اور طریقہ اختیار کریں گے۔ تو یہ اچھی بات نہیں ہوتی ہے، ہماری اسمبلی کی ایک روایت ہے، ہماری اسمبلی کا ایک ڈسپلن رہا ہے، تو مہربانی کر کے آپ یہاں سے ایسے احکام جاری کر لیں کہ اس پر پھر، یا کمیٹی بنا لیں اور سر میں ایک اور چیز آپ بتادوں سر، میں احترام سے یہ عرض کرتا ہوں کہ آج پھر ہمارے وزراء صاحبان نہیں ہیں تو یہ بھی مطلب ہے کہ ہم پھر کس سے بات کریں؟ تھینک یو سر۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی نلوٹھا صاحب۔

<u>سردار اورنگزیب:</u> شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ تاج محمد ترند صاحب نے جو تحریک استحقاق پیش کی ہے سپیکر صاحب، یہ حقیقت ہے کہ آپ دیکھیں ایک عوامی نمائندہ تین سوا تین لاکھ کے ووٹوں سے منتخب ہو کر آتا ہے اور وہ لوگوں کے مسائل کے حوالے سے ڈیپارٹمنٹ کے کسی افسر کو یا کسی بندے سے ملنا چاہتا ہے، یہ اس کا کوئی ذاتی کام نہیں ہوتا اور تاج محمد ترند صاحب بھی عوامی مسائل لیکر وہاں پر گئے تھے، میں یہ سمجھتا ہوں سپیکر صاحب، کہ ہماری اسمبلی کا وقار تب تک بحال نہیں ہو گا جب تک منسٹرز اس اسمبلی کو اہمیت نہیں دیں گے تب تک عوامی نمائندوں کی یہ تذلیل ہوتی رہے گی اور بڑے دکھ کی بات ہے کہ آپ کی رولنگ آئے اور اس کے اوپر عمل درآمد نہ ہو، میں یہ سمجھتا ہوں کہ سپیکر صاحب، آج اس تحریک استحقاق کے اوپر سخت سے سخت ایکشن بھی لیا جائے اور اس کو تحریک استحقاق کو کمیٹی کے حوالے کر کے اس کے اوپر سخت ایکشن لیا جائے تاکہ آئندہ کسی کی جرات نہ ہو کہ وہ عوامی نمائندے کی تذلیل کر سکے اور آپ کی موجودگی میں۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی سردار صاحب۔

<u>جناب رنجیت سنگھ:</u> شکریہ جناب سپیکر صاحب، ہمارے بھائی نے تحریک استحقاق جمع کروائی، میں بھی اس حوالے سے بات کرنا چاہوں گا کہ یہ صرف ان کا مسئلہ نہیں ہے، ہم سب کا مسئلہ ہے، اس ایوان میں میں بھی ایک بات شیئر کرتا چلوں۔ ان کی جہاں تک بات تھی، ویسے آپ تو پھر بھی، ہمیں تو لوگ اس طریقے سے ہماری عزت کو مجروح کر دیا جاتا ہے، لوگ کہتے ہیں، میں ضلع ہنگو کی بات کرتا ہوں، ایک ہمارا ایمنارٹی ایشو بنا وہاں پہ ایک کلاس فور کو، ایک سکول کے ٹیچر ہیں وہاں پہ شاکر نام ہے ان کا، تو وہ ہمیں باقاعدہ ایسے الفاظ سے مخاطب کر رہے تھے تاسو اقلیتی ایم پی ایز څه کولے شئ؟ زه به او کسم (او گورم) تاسو اقلیتی ایم پی ایز څه کولے شئ؟ یہ تو ایک نارمل بات تھی لیکن یہاں پہ میں آئی جی (ایف سی) کی بات کرنا چاہوں گا کہ آپ نے بھی ان کے لئے، آپ نے بھی ان کو فون کیا کہ سردار صاحب کو ٹائم دے دیں، جب ڈپٹی سپیکر صاحب سے ہم نے بات کی، انہوں نے بھی فون کیا کہ روی کمار صاحب اور ہم ملنا چاہتے ہیں، تب بھی انہوں نے ہمیں ٹائم نہیں دیا حالانکہ ینارٹی کا ایشو تھا، تو میں چاہوں گا کہ آج اس تحریک استحقاق کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک ایسی رولنگ دیں کہ کم سے کم ہمارے جو ایم پی ایز جتنے بھی ہیں، جتنے بھی ڈیپارٹمنٹ ہیں، جو بیوروکریسی ہے اور اس کے علاوہ گورنمنٹ کے اور بھی بہت سارے ایسے ڈیپارٹمنٹس میں جہاں پہ ہماری بے عزتی کی جاتی ہے تو اس کے اوپر سخت سے سخت ایکشن لیں۔ شکریہ۔

(تالیاں)

<u>جناب سپیکر:</u> کون Respond کرے گا گورنمنٹ کی طرف سے؟، جی، ڈاکٹر امجد صاحب۔

<u>جناب امجد علی (وزیر معدنیات):</u> بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ بہت شکریہ، سپیکر صاحب۔ جس طرح تاج محمد صاحب نے جو پریویلج موشن پیش کی ہوئی ہے، میں اس کی تائید بھی کرتا ہوں اور میں چاہوں گا کہ آپ اس پر رولنگ دیں کہ اس کو پریویلج کمیٹی میں بھیج دیں اور جس آفیسر نے اس کے استحقاق کو مجروح کیا ہوا، اس کو پریویلج کمیٹی کی سفارشات سے سخت سے سخت سزا بھی دی جائے۔ سپیکر صاحب! یہ مسئلہ میرے خیال میں دونوں طرف سے جو حکومتی بینچ کے اراکین ہیں، ان کی طرف سے بھی ہے اور جو اپوزیشن بینچوں پہ بیٹھے ہیں، ان کی طرف سے بھی ہے کہ بیوروکریسی اس قسم کا تعاون نہیں کر رہی ہمارے نمائندوں کے ساتھ اور یہ مسئلہ روز بروز بڑھتا جا رہا ہے اور آپ نے اس پر پہلے بھی رولنگ دی تھی اور پرسوں بھی شگفتہ بی بی نے ایک Point raise کیا تھا کہ ہوم ڈیپارٹمنٹ کے سامنے لکھا ہوا ہے کہ یہاں پہ داخلہ ممنوع ہے تو

ہم نے کہا تھا کہ اس کو یہ خود ہٹادیں، محکمے والے اگر خود نہیں ہٹاتے تو پھر سپیکر صاحب نے اس پر رولنگ دی تھی کہ اس کو ہٹا دیا جائے، تو یہ مسئلہ ہے اور یہ ایک ٹائم پہ حل ہونا چاہیے اور اس میں جتنے بھی ہمارے بھائی یہاں پر بیٹھے ہیں اور ان کے جو بھی مسئلے ہیں کیونکہ ہر ایک بندہ یہاں جو آتا ہے، منتخب ہو کر آتا ہے، وہ وہاں اس علاقے کا نمائندہ ہوتا ہے اور پورے صوبے کا نمائندہ ہوتا ہے، تو ان کی بے عزتی جو ہے یا ان کے ساتھ اس طرح کا سلوک، یہ میرے خیال میں ناقابل برداشت ہے، تو اس پہ آپ رولنگ دیں اور Ensure کرائیں کہ یہاں کے جو لوگ مطلب ہے کہ جن محکموں کے سیکرٹریز ہیں، ایڈیشنل سیکرٹریز ہیں، پہلے بھی آپ نے رولنگ دی ہے لیکن یہ دوبارہ اگر آپ رولنگ دیں اور اس پہ اگر یہ عمل نہیں کر سکتے، پھر تو یہ ہونا چاہیے کہ پھر یہ لوگ آ کر یہاں پہ بیٹھیں اسمبلی میں، قانون سازی بھی یہ کریں کیونکہ Legislators تو یہاں بھی بیٹھے ہوئے ہیں تو میرے خیال میں سپیکر صاحب! ان لوگوں کے اور خاص کر تاج محمد صاحب کے، عنایت صاحب نے جو بات کہی یا اور ہمارے جو بھائی ہیں، انہوں نے جو بات کی ہے، بالکل حق پہ ہے اور میں اس کی تائید بھی کرتا ہوں اور میں چاہتا ہوں کہ اس کو پریولج کمیٹی میں بھیج دیا جائے۔ شکریہ جی۔

(تالیاں)

<u>جناب سپیکر:</u> ہوم اینڈ ٹرائبل آفیرز کی طرف سے ایڈیشنل سیکرٹری اکمل خان صاحب گیلری میں موجود ہیں، پولیس ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے، اب مجھے نہیں پتہ کہ ایس پی ٹریفک (کینٹ) کا کیا کام ہے یہاں پہ؟

(شور اور تالیاں)

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> جناب سپیکر! اس کو واپس بھیج دیں، اس کا یہاں کیا کام ہے؟

<u>جناب سپیکر:</u> ایس پی ٹریفک کی اور Responsibility ہوتی ہے، یہ چیزیں Relate کرتی ہیں سی پی او آفس کے ساتھ (شور) ایس پی صاحب کو عزت کے ساتھ ہال سے باہر چھوڑ دیا جائے (تالیاں) Because ان کا کوئی کام نہیں ہے ایسا۔

(اس مرحلہ پر ایس پی ٹریفک آفیسر گیلری سے باہر چلے گئے)

<u>جناب سپیکر:</u> اور میں ایڈیشنل سیکرٹری ہوم کو ڈائریکشن دیتا ہوں کہ یہاں پر سی پی او آفس سے کوئی اعلیٰ آفیسر بلائیں، اگر آئی جی پی صاحب Busy ہیں تو ان کا Second in Command, Third in Command, who ever, should come over here اور تیسری بات کہ آئی جی پی صاحب

اس Week میں کوئی بھی ٹائم دیں اور ہمارے سیکر ٹریٹ کو بتادیں، آئیں اور یہاں آکر ہمارے ممبران کے تحفظات جو ہیں ان پر تبادلہ خیال کریں۔

(تالیاں)

<u>جناب سپیکر:</u> جی عاطف خان صاحب۔

<u>جناب عاطف خان (سینیئر وزیر برائے سیاحت وثقافت):</u> جناب سپیکر! اگر Kindly اس کو دیکھ لیں، یہ نہ کہیں کہ وہ ٹائم دیں، آپ انہیں ٹائم دیں اور اس ٹائم پہ انہیں بلائیں تاکہ وہ اس ٹائم پہ یہاں آکر تبادلہ خیال کریں۔

(تالیاں)

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو عاطف خان صاحب۔ دوسرا، جو بیوروکریٹس ہیں، میں نے پہلے یہ رولنگ دی ہوئی ہے، ایڈیشنل سیکر ٹری سے کم کوئی نہیں آئے گا اور اگر کوئی ایڈیشنل سیکرٹری سے کم آئے گا تو میں دو مہینے کے لئے اس ڈیپارٹمنٹ کے ہر آفیسر پہ پابندی لگادوں گا کہ وہ نہیں آسکتے (تالیاں) ہاؤس کے اندر اور ان کا منسٹر خود ریسپانس کرے گا۔

So, this is the responsibility of the Ministers to make sure that your Secretary or the Special Secretary or the Additional Secretary should come in the House.

وہ آپ کی سپورٹ کے لئے آتے ہیں، سپیکر یا ایوان کی سپورٹ کے لئے نہیں آتے، وہ منسٹرز کی سپورٹ کے لئے آتے ہیں، سو اس لئے آپ کے اپنے ڈیپارٹمنٹ کے اوپر گرفت ہونی چاہیے اور ان کو مجبور کریں That these people should come in the House، یہ ہاؤس اس صوبے کا سب سے مقتدر ادارہ ہے اور اگر یہ لوگ نہیں کریں گے تو میرے پاس بہت سے ہاتھ ہیں، ہم وہ سارے ہاتھ جو ہیں استعمال کریں گے اور یہ جو موشن ہے میں ہاؤس کے سامنے Put کرتا ہوں۔ کونسے آفیسر کے خلاف ہے جی؟ (مداخلت) اے آئی جی (اسٹبلشمنٹ) پولیس، صادق بلوچ صاحب، انہوں نے ان سے دو دفعہ ملنے سے انکار کیا، ان کی توہین کی اور سردار صاحب کہہ رہے ہیں کہ ہمارے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا تو

The question before the House is that the privilege motion, moved by the honourable MPA, should be referred to the Privilege Committee? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it, the matter is referred to the Privilege Committee with the instructions that within thirty days.

اس ایشو کو وہ ہاؤس کے سامنے لے کر آئے، اس کا سلوشن نکالے، جو بھی فیصلہ کرتے ہیں پریولج پر، میں تیس دن پریولج کمیٹی کو بھی ٹائم دیتا ہوں۔ جی خوشدل خان صاحب۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر! میری بھی Identical privilege motion ہے، اس کو بھی کمیٹی کو ریفر کیا جائے۔

جناب سپیکر: اس کو بھی اس کے ساتھ شامل کر دیں اور Thirty days میں وہ اپنی رپورٹ لیکر آئے۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: تھینک یو، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: اور سیکرٹری صاحب Date بتائیں، جس دن سیشن نہ ہو اس دن آئی جی پی صاحب کو بلا لیں، Date مجھے بتائیں، ٹھیک ہے جی۔ پہلے کال اٹنشن لے لیتے ہیں، کال اٹنشن نوٹس، آئٹم نمبر 5۔

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Speaker: Mr. Bahadur Khan, MPA, to move his call attention notice No. 249, in the House. Bahadur Khan Sahib, MPA.

جناب بہادر خان: شکریہ سپیکر صاحب۔ میں وزیر برائے محکمہ آبپاشی کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ میرے حلقہ پی کے۔16 میں پینے کے پانی کی شدید قلت ہے، مقامی لوگ دور دراز علاقوں سے پینے کا پانی لاتے ہیں جس کی وجہ سے انتہائی مشکلات در پیش ہیں۔ جن علاقوں میں پانی کی کمی ہے، اس کی ہنگامی بنیادوں پر حکومت فوری نوٹس لے اور پینے کا پانی فراہم کر کے یہ مسئلہ ہمیشہ کے لئے حل کرے۔ مندرجہ ذیل علاقے جس میں موضع قنداری بالا، قنداری پائیں، راشہ ڈیری، سرہ شاہ بازارک، برجم ماخئی، آسمان بانڈہ، پشتئ، جان مامدہ، گل بیلہ، پلوسوڈاک، طوفان شاہ، ملا بانڈہ، ایزرو بانڈہ، میاں گلی شاہ، تنگی، صدر برکلے، سورہ غنڈئی، باغنتر، شڑکوڑ، کاشوڑل، نووکوٹو، ثمر باغ، کمانگرہ، بڈونئ، مایار، جالمیہ، ولئی کنڈاؤ، جبہ گئ، غوڑ بانڈہ، گولڑ، کسئ، منزئی، میوو، ٹاکورہ شیجان، ٹاکور گودر شلکنڈئی شامل ہیں، جن میں عوام کو پینے کے پانی کے مسائل کا سامنا ہے۔

جناب سپیکر: سی پی او آفس سے جب کوئی سینیئر آفیسر آجائے تو مجھے بتادیں، ہم بحث شروع کر دیں گے لاء اینڈ آرڈر پہ۔ جی بہادر خان صاحب۔

جناب بہادر خان: جناب سپیکر صاحب، ما دیکښې یو قرارداد هم پاس کړے وو، تاسو مهربانی کړې وه، بیا دوئ اووئیل چې یره ته دا توجه دلاؤ نوټس راوړه، په دې پیش کړه، مونږه به درسره همدردی اوکړو، بیالاء منسټر صاحب مونږ له دا Surety راکړې وه، اوس دے موجود دے او زه دا دوئ ته وایم چې دا تقریباً د دې نه نور هم ډیر دی خو دا سې کلی ما اووئیل چې په دیکښې بیخی تقریباً په میلونو باندې، په زرګونو روپو په ګاډو کښې اوبو راوړی او دوئ ته د اوبو ډیر سخت تکلیف دے، مهربانی اوکړه په دې اوسنی بجټ کښې دې په هنګامی بنیادونو باندې ما له Surety راکړئ او ما ته وخت اوښائی چې یره تر کومه پورې به دا اوشی، انشاءاللہ۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر، ?Who will respond،اس کال اٹینشن کا جواب، جی عاطف خان صاحب، سینیئر منسٹر۔

جناب محمد عاطف خان (سینیئر وزیر برائے سیاحت وثقافت): جناب سپیکر! محکمے نے جواب دیا ہوا ہے،اس میں تو میں خود ایک چیز پہ مطمئن نہیں ہوں، تو میں اس کا جواب اس طریقے سے نہیں دوں گا کہ جب ایک جامع سروے کے ذریعے پورے صوبے کے لئے ماسٹر پلاننگ کی ہے جو کہ پچھلے پانچ سال میں نہیں ہوئی تو ابھی کیا ہوئی ہو گی؟ پانچ سات مہینے میں، یہ تو ویسے انہوں نے جان چھڑانے کے لئے کہہ دیا ہے لیکن جو آپ کے حلقے کا مسئلہ ہے،اس کو Specifically سیکرٹری کو بول کے آپ کے جو Specific مسئلے ہیں، وہ انشاء اللہ تعالیٰ میں حل کروادوں گا،انشاء اللہ۔

جناب سپیکر: جناب بہادر خان صاحب۔

جناب بہادر خان: عاطف خان، داسې دا مهربانی اوکړئ، دا دوه درې ځل ما پیش کړو دلته، دا په ګاډو کښې اوبو راوړی، یویو کور تقریباً په میلونو، اوس ترینه کډې کوی، دا داسې غرئیزې او داسې علاقې دی، د خدائے په خاطر باندې داسې ده چې حکم پکښې اوکړئ، دلته پکار دا ده چې سپیکر صاحب پرې رولنګ ورکړی ځکه چې دا د ښځکلو او د انسانی همدردئ مسئله ده، دیکښې زه Surety داسې غواړم چې دا په دې بجټ کښې تاسو شامل کړئ او څه چې درنه کیدے شی چې دا اوکړئ۔

جناب سپیکر: آپ کو سینیئر منسٹر صاحب نے ایشورنس دے دی ہے کہ وہ محکمے سے بات کر کے آپ کا یہ ایشوResolveکروا دیں گے۔

حاجی بہادر خان: چې دا ټول کلئ ولیږئ او دیکښې خیر دے مونږه ته دا Surety راکړئ چې دا په دیکښې اوشي۔

Mr. Speaker: Thank you. Call attention, Mr. Inayatullah Khan, MPA, to move his call attention notice No. 262, in the House. Mr. Inayatullah Khan, MPA.

جناب عنایت اللہ: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ میں وزیر برائے محکمہ صحت کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ عالمی ادارہ صحت کی ایک رپورٹ کے مطابق پلاسٹک کے بوتل میں بند پانی مضر صحت قرار دیا گیا ہے، لہذا حکومت اس معاملے کا تدارک کرے اور عوام کی آگاہی کے لیے ایڈوائزری جاری کرے۔

سر، میں تھوڑی تفصیل بتاتا ہوں۔ یہ بڑاImportant issue ہے، ویسے میں آپ سے ریکویسٹ کروں گا کہ حکومت اور ممبران سب اس کو سنیں۔ یہ ڈبلیو ایچ او کی رپورٹ چھپی ہے اور میں نے 15 مارچ 2018 کے گارڈین اخبار میں پڑھی ہے اور اس پر پھر پچھلے سال، یہ میں نے پچھلے سال جمع کیا تھا، پچھلے سال ہمارے ڈان اخبار کے اندر اداریہ بھی چھپا ہے، ڈبلیو ایچ او نے سٹڈی کی ہے اور ڈبلیو ایچ او کی سٹڈی کے اندر (مطابق) جتنا بھی پلاسٹک باٹلز میں واٹر ہے، اس پانی کے اندر پلاسٹک کے چھوٹے Particles ہیں اور آپ حیران ہوں گے کہ وہ کہتے ہیں کہ 90 percent جو سٹینڈرڈ باٹلز واٹر ہے، 90 percent ان سب میں ہیں، یعنی آج کل جتنے بھی ہم پی رہے ہیں، نیسلے ہیں، جتنے بھی ہیں، ان سب میں جو پلاسٹک کی باٹلز والا واٹر ہے، اس میں 90 percent پانی میں پلاسٹک کے چھوٹے Particles ہیں اور اس کی وجہ سے کینسر ہو جاتا ہے، اس لیے یہ Important ہے کہ پاکستان کے اندر بھی پانی کے مسئلے ہیں، پورے دنیا کے اندر ہے لیکن اس کے حوالے ایڈوائزری بھی ایشو کی جائے اور اس پر خصوصی، میں تو یہ چاہوں گا کہ اس کو کسی سٹینڈنگ کمیٹی کے اندر ڈسکس بھی کیا جائے، فوڈ اتھارٹی والوں کو بلایا جائے، ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کو بلایا جائے اور باقی بھی جو Relevant لوگ ہیں، ان کو بلایا جائے۔ ویسے میں آپ کی دلچسپی کے لیے کچھ Statistics جو ہے، جو پانی کے حوالے سے ہے، وہ ایوان کے ساتھ شیئر کرنا چاہوں گا۔ اس وقت جناب سپیکر صاحب! ہمارے پورے ملک کے اندر 20 percent لوگ ایسے ہیں

جن کی Safe drinking water تک Access ہے، ایک Clean drinking water ہے، ایک Safe drinking water ہے، یعنی پورے پاکستان کے اندر 20 percent کے لوگوں کی Safe drinking water تک Access ہے اور ہمارا جو پانی ہے، وہ ہماری سیوریج لائنوں سے، یہ سیوریج لائنز جو ہیں ہماری، انہی پلاسٹک باٹلز کی وجہ سے بلاک ہوتی ہیں، Primary source یہی ہے کہ اس کی وجہ سے وہ Contaminate ہوتا ہے۔ دوسرا جو Source ہے، وہ Industrial waste ہے اور جو Hospital waste ہے، اس کی وجہ سے ہمارا پانی Contaminate ہوتا ہے اور جناب سپیکر صاحب! میں ایوان کی دلچسپی کے لیے بتاؤں کہ 80 percent بیماریاں جو ہیں وہ Water born ہیں، یعنی 80 percent بیماریاں پانی کی وجہ سے ہیں، Contaminated water کی وجہ سے ہیں اور جو 33 percent deaths ہوتی ہیں، اموات ہوتی ہیں، وہ بھی Water related diseases سے ہوتی ہیں، اس لیے جب 20 percent لوگوں کی پانی کو Access ہے، 80 percent diseases جو ہیں وہ Water born ہیں اور 33 percent لوگ جو ہیں، ان کی Deaths جو ہیں وہ Water born diseases سے ہوتی ہیں اور یہ جو پلاسٹک باٹلز جس کے اندر پانی Available ہے، اس کا 90 percent ڈبلیو ایچ او Declare کر رہا ہے کہ اس کے اندر پلاسٹک کے Particles ہیں جو مضر صحت ہیں اور اس سے کینسر ہوتا ہے، اس لیے میں اس پر چاہوں گا کہ اس ایشو کو ایک روٹین ایشو کے طور پر نہ لیا جائے بلکہ اس پر Seriously ایوان کوئی فیصلہ دے اور منسٹر صاحب جو 'کنسرنڈ' منسٹر صاحب ہیں، وہ ہمیں ایشورنس دلائیں اور اگر اس کو کمیٹی کے اندر ڈسکس کرنا ہو تو اس کے اندر بھی بھیجیں۔ میں آپ کا مشکور ہوں، سر۔

جناب سپیکر: جو بات آپ نے کی، It's very alarming, Law Minister, please respond.

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون): تھینک یو مسٹر سپیکر۔ سر، یہ واقعی جو ایشو عنایت صاحب ہاؤس میں لے کر آئے ہیں تو یہ بڑا Important بھی ہے لیکن یہ ہے کہ اس کے اوپر سیریس کام کرنا پڑے گا۔ ایک تو یہ ہے کہ ایشو یہاں پر آ گیا، یا وہ جن آرٹیکلز کی طرف اشارہ کر رہے ہیں، 'گارڈین' نیوز پیپر یا 'ڈان' میں، تو اس کو دیکھنا پڑے گا تھوڑا، اور اس میں چونکہ انٹرنیشنلی بھی یہی پلاسٹک واٹر باٹلز استعمال ہو رہی ہیں لیکن آہستہ آہستہ یہ Realization آ رہی ہے کہ یہ جو پلاسٹک واٹر باٹلز ہیں، اس میں جو پانی آتا ہے اور پھر وہ پانی پیا جاتا ہے تو یہ آہستہ آہستہ ایک Body of evidence یا ایک Body of research

جو ہے اس کے اوپر آرہی ہے کہ یہ مضر صحت ہے اور سر، جس طرح آپ بھی باہر ٹریول کرتے ہیں، بہت ممبرز بھی باہر ٹریول کرتے ہیں تو بہت ملکوں میں ابھی گلاس کی جو باٹلز ہیں، اب وہ استعمال ہو رہی ہیں، سر، اس کا ڈبل فائدہ ہو جاتا ہے، ایک تو وہ Safe بھی ہوتا ہے Drinking کے لیے، دوسرا یہ ہے کہ وہی پھر دوبارہ استعمال میں بھی لایا جاسکتا ہے، یہ پلاسٹک واٹر باٹلز Dispose off کرنے کا طریقہ بھی تو ان کا نہیں ہوتا، انوائرونمنٹ پر بھی اس کے برے اثرات ہوتے ہیں، تو میرے خیال میں ایک بہت Valid point ہے، اس کو سر، میں تو یہ Suggest کروں گا، چونکہ کال اٹنشن نوٹس ہے تو اس طرح کرتے ہیں سر، کہ میں ان سے بھی یہ میٹریل جو ان کے پاس ہے، وہ بھی لے لیتے ہیں اور ہماری جو فوڈ اتھارٹی ہے، وہ اور ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ، بلکہ فوڈ اتھارٹی ویسے بھی اس وقت ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے انڈر ہی ہے، تو اس کے اوپر تھوڑا سا یہ ریسرچ کو دیکھنا چاہیے اور پھر قابل عمل Steps، کیونکہ یہ ایک بہت بڑا اقدام ہو گا کہ اس پلاسٹک واٹر باٹلز کو ہم اگر Ban کریں گے یا اس کو ختم کریں گے، بہت بڑا اقدام ہو گا، قانونی سازی کرنا پڑے گی، اس کے اوپر ریسرچ کو دیکھنا پڑے گا، اس کے اوپر Evidence اور میٹریل کو دیکھنا پڑے گا، تو میں تو یہی Suggest کروں گا کہ آپ یہاں سے اس کال اٹنشن نوٹس پر اگر آپ رولنگ دینا چاہتے ہیں ورنہ میں فلور آف دی ہاؤس پر یہ ایشورنس کرا دیتا ہوں کہ حکومتی سطح پر ایک کمیٹی جو ہے، ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کو As a Piloting Department لیتے ہوئے وہ بن جائے تاکہ اس کے اوپر پہلے ریسرچ کو دیکھے اور اس کے بعد قابل عمل جو Steps لئے جاسکتے ہیں تاکہ وہ تجویز کرے اور ہم پھر اس کے مطابق یہاں پر قانون سازی کریں یا دیگر Steps اٹھالیں، جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی آنریبل سینیئر منسٹر، مسٹر عاطف خان صاحب۔

<u>سینیئر وزیر برائے سیاحت وثقافت:</u> شکریہ سپیکر صاحب، Important point اٹھایا ہے ممبر صاحب نے، اس میں جو پلاسٹک باٹلز کا Use ہے، وہ ایک الگ چیز ہے لیکن جو میرے خیال میں ایم پی اے صاحب ذکر کر رہے تھے، وہ اس کی Impurities کا ہے کہ وہ جو پانی اس کے اندر ہوتا ہے، وہ Pure نہیں ہوتا یا Properly filtered نہیں ہوتا، تو دونوں چیزیں Important ہیں۔ میرے خیال میں اگر آپ ایک کمیٹی بنالیں اور اس کی کوئی Deadline دے دیں اور اس میں پھر Suggestions لے کر گورنمنٹ کو آجائے اور ہم مل کر، اگر آپ کی طرف سے بھی کوئی اگر آتا ہے، یہ تو Collectively مسئلہ ہے پانی کا، اور زیادہ تر ہے بھی Water born problem، تو اگر وہ آپ لے آتے ہیں، Unanimously ہم

لوگ اس کو Approve کر سکتے ہیں، پاس کر سکتے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ دوسرا جو ایک بہت بڑا مسئلہ ہے، وہ ہے پلاسٹک کے شاپنگ بیگز کا، وہ بھی اگر کوئی آپ Unanimous لانا چاہتے ہیں، اس کو لے آئیں، ہم اس کو پاس کر دیں گے، اس پر جتنی بھی سخت سے سخت قانون سازی ہو سکتی ہے، جرمانے، اس کے بنانے، اس کے بیچنے، اس کی ہر ایک چیز پر پابندی لگا دیں گے کیونکہ اس نے ماحول کو، Sanitation کا جو سسٹم ہے، سب کچھ کو Chock کر دیا ہے اور ہم جب اس پر کوئی ایکشن لینے لگتے ہیں، کوئی کہتا ہے کہ وہ جی فیکٹریوں والے آ گئے ہیں، تو وہ کہتے ہیں کہ جی ہمیں ٹائم دے دیں، پھر کبھی کہتے ہیں کہ جی یہ تو اس والے آ گئے ہیں، جو اس کو بیچنے والے ہیں، یہ ایک کڑوا گھونٹ ہے لیکن یہ ہمیں لینا پڑے، تو اس دونوں کے لیے اگر کوئی بنالیں، ٹائم دے دیں اور سخت سے سخت سزا اس پر Total, complete ban اس پر ہونا چاہیے اس صوبے میں اور جرمانہ اور قید اور ہر ایک چیز ہونی چاہیے، ان دونوں چیزوں پر کوئی گزارہ نہیں ہونا چاہیے۔

<u>جناب سپیکر</u>: تھینک یو، عاطف خان صاحب۔ میرے خیال میں یہ شاپنگ بیگز کے اوپر تو پہلے سے قانون سازی موجود ہے، اس کی Implementation نہیں ہو رہی ہے، اس کو Implement کیا جائے سختی کے ساتھ، چونکہ Date پر Date دیتی رہی ہے گورنمنٹ لوگوں کو، جو ان کا سٹاک ہے وہ ختم ہو جائے تو لاء منسٹر صاحب، یہ چیک کر کے آپ ہمیں کل کے اجلاس میں رپورٹ دیں کہ اس کی کیا صورتحال ہے، In true spirit اس کی کیوں Implementation نہیں ہو رہی ہے؟ جو یہ بیگز ہیں، پلاسٹک بیگز۔ دوسرا یہ جو پانی والا ایشو ہے، جیسے آنریبل ممبر نے کہا کہ یہ اس کے (ذرات) پلاسٹک کی باٹلز کے اندر سے وہ شامل ہو جاتے ہیں۔

<u>جناب عنایت اللہ</u>: جناب سپیکر، یہ پلاسٹک کی بوتل سے Particles-----

<u>جناب سپیکر</u>: جی، سمجھ گئے ہیں کہ یہ بوتل جو ہے نہیں ہونی چاہیے۔ جی عنایت صاحب۔

<u>جناب عنایت اللہ</u>: ہمارے ہاں تین چیزیں ہیں، ہمارے ہاں جو پلاسٹک باٹلز کے اندر واٹر Available ہے، ہمارے ملک کے اندر اس پر سٹڈیز آئی ہیں، اس میں بہت سے ایسے ہیں جو کوالٹی ٹھیک نہیں ہے، نمبر ایک، نمبر دو یہ کہ جس کے اوپر میں کال اٹنشن لے آیا ہوں، وہ ڈبلیو ایچ او کی سٹڈی اور رپورٹ ہے کہ دنیا کے اندر 90 percent جو پلاسٹک باٹلز کے اندر پانی ہے، اس کے اندر پلاسٹک کے Particles ہیں، اس کے اندر پلاسٹک کے Particles ہیں اور وہ مضر صحت ہیں، کینسر کی طرف Lead کرتے ہیں اور

تیسرا جو ہے، وہ Safe drinking water کا ہے، جو پاکستان کے اندر 20 percent لوگوں کو Available ہے،اس لیے میں اس پر ایک صحت مند ڈیبیٹ جنریٹ کرنا چاہتا ہوں۔ سچی بات یہ ہے کہ میں چاہتا ہوں کہ یہ ہمارا جوائنٹ مسئلہ ہے،Collective مسئلہ ہے،اس کو اگر آپ سٹینڈنگ کمیٹی کے پاس ریفر کرتے ہیں یا حکومت تین چار مہینے بعد، دو مہینے بعد اس پر ورکنگ کر کے ہمارے اس ایوان کو کوئی پالیسی سٹیٹمنٹ دینا چاہتی ہے ان دونوں کے حوالے سے، آپ کی جو بھی مرضی ہے، اس پر آپ بات کریں۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی، اکرم خان درانی صاحب۔

<u>جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف):</u> جناب یہ واقعی بڑا سیریس مسئلہ ہے اور میرے خیال میں عاطف خان صاحب نے بڑی اچھی مناسب تجویز دی۔ اگر پلاسٹک بیگز ہو یا اس کی بوتل ہو۔ دونوں ایک جیسی چیزیں ہیں، آپ نے کہا کہ اس کے لیے قانون سازی ہوئی ہے، ٹائم دیا ہے کہ یہ جو سٹاک ہے، یہ نکال لیں، ایک تو ذرا یہ دیکھ لیں کہ کتنا ٹائم ہے اور ابھی تک اس پر کتنا عمل ہوا ہے، اس میں مزید لوگ نکال رہے ہیں، ذرا فیکٹریوں کو دیکھیں، جتنی بھی فیکٹریاں ہیں، ان کی اگر ایک وزٹ ہو جائے اور اس کو آپ دیکھیں کہ ابھی اس میں مال تیار ہو رہا ہے کہ نہیں؟ دوسرا، اگر قانون سازی ہوئی ہے تو بڑی آسان سی بات ہے، یہ بھی اس میں شامل کریں، تو پلاسٹک ہی ہے بوتل بھی، اور وہاں پر پلاسٹک بیگز بھی ایک ہی چیز ہے، دوبارہ قانون سازی کی بھی ضرورت نہیں ہو گی، یہی ایک ہی چیز میں دونوں کو ہم لے سکتے ہیں لیکن ضروری ہے کہ گورنمنٹ جتنی بھی فیکٹریاں ہیں، ان کی وزٹ کروا دے، ایک پندرہ دن کا ٹائم دے دیں کہ اس کی پوری رپورٹ گورنمنٹ کو دے دیں کہ اس پر کتنا عمل ہو رہا ہے، میرے خیال میں یہ مناسب ہو گا اور باقی جو ہے ویسی لمبی ہو جائے گی۔ بحث کی کچھ ضرورت نہیں ہے، سارا مسئلہ اکٹھا ہوا ہے، ابھی عمل کرنا ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> اب اس وقت جو Important چیز ہے، وہ یہ ہے کہ لیجسلیشن وہ تو بعد کی بات ہے، پہلے یہ طے کیا جائے، کسی طریقے سے، ٹیسٹ کے ذریعے، جو بھی ہے کہ اس پانی میں جیسے عنایت اللہ صاحب کہتے ہیں جو 'گارڈین' کی رپورٹ ہے، واقعی یہ پانی پینے کے قابل نہیں ہے اور اس میں باٹلز سے چیزیں شامل ہو جاتی ہیں، اس کے Contents جو ہیں، اور اگر ایسا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ ایسا ہو گا، چونکہ اب باہر 'یورپین کنٹری' میں کئی جگہ ہم نے دیکھا ہے کہ گلاس کے باٹلز Use ہو رہی ہیں زیادہ تعداد میں

Instead of these plastic کی جو ہیں، تو اس میں کیا کیا جائے، ہیلتھ اور حلال فوڈ اتھارٹی کی ایک کمیٹی بنائیں کہ وہ ہمیں یہ رپورٹ دے کہ اس پانی میں، جی لاء منسٹر۔

وزیر قانون: میں Suggest یہ کروں گا سر، Very humbly کہ چونکہ یہ مسئلہ بہت زیادہ اہم بھی ہے، ایک تو یہ، دوسرا یہ ہے کہ اس میں ریسرچ Involved ہے اور Evidence involved ہوگا اور Specialized لوگوں کے ہم نے Opinions اس میں لینے ہیں تو سر، بہتر یہ ہوگا کہ چونکہ بہت زیادہ اہم مسئلہ ہے اور دوسرا ہم نے تھوڑا اس پر دیکھنا بھی ہے، کام بھی کرنا ہے، پھر Steps بھی تجویز کرنے ہیں، تو اگر ایک سپیشل کمیٹی ہاؤس ہی کی بن جائے جو ضروری نہیں کہ وہ بہت بڑی کمیٹی ہو، تین چار لوگوں کی کمیٹی اگر بن جائے، اپوزیشن اور ٹریژری دونوں اس میں ہوں تو ہم ان سب کو پھر بلا سکیں گے، ہم ہیلتھ والوں کو بھی بلا سکیں گے، ہم حلال فوڈ اتھارٹی والوں کو بھی بلا سکیں گے، ہم ڈبلیو ایچ او کے Representatives سے بھی پوچھ سکیں گے، تو یہ سارا کام کرنے کے بعد کوئی رپورٹ ہم ہاؤس میں دے دیں گے تاکہ اس کے اوپر پھر عمل درآمد ہو۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے جی، سپیشل کمیٹی ہم اناؤنس کر دیتے ہیں کل تک اور یہ پھر ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کو بھی بلائے اور۔۔۔۔

سینیئر وزیر برائے سیاحت وثقافت: دونوں پر، باٹلز اور شاپنگ بیگز۔

جناب سپیکر: ہاں، دونوں چیزوں پر، باٹلز بھی اور شاپنگ بیگز جو ہیں دونوں کے اوپر، شاپنگ بیگز کا تو چونکہ قانون ہے میرے خیال میں اور اس کو آپ Implement کروائیں، اسی پر ڈسکس کریں، ٹھیک ہے کم از کم جو فیکٹریز ہیں، ان کو بند کر دیں، جہاں سے اس کے بیگز بن رہے ہیں، عاطف خان صاحب۔

سینیئر وزیر برائے سیاحت وثقافت: جناب سپیکر! اس کا جرمانہ یا سزائیں کم ہیں اس کے Use پر، تو ان کو بھی امنڈمنٹ لاکر زیادہ کیا جا سکے تاکہ یہ مسئلہ Completely طور پر ختم ہو جائے۔

جناب سپیکر: یہ جو پارلیمانی کمیٹی ہے، یہ سارا کام کرے گی نا، کہ اس کے بعد پھر وہ لیجسلیشن بھی تجویز کرے اور یہ بھی کرے گی، جو بھی ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب، ایران سے بھی شاپنگ بیگز۔۔۔۔

جناب سپیکر: بس یہ بات ختم ہو گئی نا، جی نگہت بی بی، ایران کے بیگوں کو کیا ہو گیا؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر! ایران سے بھی کافی یہ شاپنگ بیگز جو ہیں تو ایران سے بھی آرہے ہیں اور وہاں سے یہ باقاعدہ، یہ جو مجھے لوگوں نے بتایا ہے جو کہ یہ کام کر رہے ہیں، وہ کہتے ہیں، سب سے پہلے تو اپنے ہاؤس میں یہ بات اٹھائیں کہ پہلے ایران سے اس کی وہاں برآمدگی ہے، اس کو بند کروائیں، پھر اس کو۔

جناب سپیکر: بات یہ نہیں ہے، بات یہ ہے کہ جب گورنمنٹ پابندی لگادے کہ بازاروں میں آج کے بعد شاپنگ بیگ نہیں ہوگا۔۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: ہاں، بالکل ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: تو نہ یہاں بنے گا، نہ باہر سے پھر کوئی لائے گا۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: ٹھیک ہے جی۔

جناب سپیکر: مدیحہ نثار صاحبہ، توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 285۔

جناب خوشدل خان: جناب سپیکر، میں نے کوئی بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: کس چیز کی۔

جناب سپیکر: اس کے بعد کر لیتے ہیں، آخری کال اٹینشن ختم کر لیں۔

جناب خوشدل خان: بس تھوڑی بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: دیتا ہوں نا، اس کے بعد دے دیتا ہوں، مدیحہ نثار صاحبہ!

محترمہ مدیحہ نثار: شکریہ سپیکر صاحب، میں وزیر برائے محکمہ ابتدائی وثانوی تعلیم کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتی ہوں، وہ یہ ہے کہ جیسا کہ سب کے علم میں ہے کہ پچھلے دنوں چیف جسٹس صاحب نے حکم جاری کر کے تمام پرائیویٹ تعلیمی اداروں کو پابند کیا کہ وہ سکول فیسوں میں اضافے کو فی الفور واپس لیں گے جس پر عمل درآمد بھی ہو گیا لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ پرائیویٹ سکولوں نے سارا نزلہ اپنے اساتذہ پہ گرانا شروع کر دیا ہے اور اساتذہ کو ڈاؤن سائزنگ کے نام پہ نکالنا شروع کر دیا ہے اور باقی رہ جانے والے اساتذہ کو Overburden کر دیا ہے، نیز ان کی تنخواہوں میں سالانہ اضافہ بھی ختم کر دیا ہے، لہذا میری حکومت سے گزارش ہے کہ پرائیویٹ سکولوں میں ملازمت کرنے والے اساتذہ کے مسائل کو فوری طور پر حل کرنے کے لیے اقدامات کیے جائیں اور ان کی نوکریوں کو محفوظ بنایا جائے، سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Minister Education, to respond please.

جناب ضیاء اللہ خان (وزیر تعلیم): شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، ایم پی اے صاحبہ نے جو توجہ ہماری مبذول کروائی ہے، اس پر Already ہماری بہت زیادہ توجہ ہے اور اس پہ ہم بہت زیادہ کام کر رہے ہیں اور اس کے لیے میں جناب سپیکر! آپ کو اور اس ہاؤس کو اپ ڈیٹ کروادوں کہ جمعرات کو ہماری پرائیویٹ سکول ایسوسی ایشن اور ہمارے جو PSRA ہیں، اس کی ایک میٹنگ کروا رہے ہیں اور اس میں یہ سارے جو ایشوز ہیں جو پرائیویٹ سکولوں کے حوالے سے آئے ہوئے تھے تو وہ ہم نے اس اپنے میٹنگ کے ایجنڈے پر رکھے ہوئے ہیں اور یہ ایشو Already اس میں Include ہے، تو انشاء اللہ جمعرات کو جو ہماری میٹنگ ہوگی، اس میں جو ریزلٹس نکلیں گے، وہ میں سب کے ساتھ انشاء اللہ شیئر کرلوں گا۔

جناب سپیکر: اچھا جی، مدیحہ نثار صاحبہ۔

محترمہ مدیحہ نثار: میں ایک چھوٹی سی بات اس میں Add کرنا چاہوں گی کہ ان اساتذہ کو چھٹیوں کی تنخواہیں بھی نہیں دی جارہیں اور ان ساری باتوں کا جو نتیجہ ہے وہ Long run میں یہ ہوگا کہ ہماری جو نئی نسل ہے، اس کی تعلیم و تربیت جو ہے وہ بہتر طور پہ نہیں ہو سکے گی۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب!

وزیر تعلیم: جی سر، میں نے یہی کہا کہ Already یہ سارے جو مسئلے تھے، وہ سامنے آچکے تھے تو اس میں ہم نے Already جمعرات کو میٹنگ کال کی ہوئی ہے اور اس میں یہ تقریباً پانچ چھ ایسے مسئلے ہیں جو عوام کی طرف سے آئے ہوئے تھے اور ہم نے اپنے پبلک سکولز ریگولیٹری اتھارٹی اور پرائیویٹ سکول ایسوسی ایشن، ان دونوں کو ہم نے بلایا ہوا ہے کہ اس ایشوز پر ہم بات کریں اور ایک دفعہ اس کو حل کی طرف ہم لے کر جائیں گے، جی سر۔

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا انسانی حقوق کی ترقی، تحفظ اور نفاذ مجریہ 2019 کا زیر غور لانا

Mr. Speaker: Thank you. Item No.6, Consideration of the Khyber Pakhtunkhwa, Promotion, Protection and Enforcement of Human Rights (Amendment) Bill, 2019.

Mr. Khushdil Khan Advocate: Point of order.

جناب سپیکر: میں دیتا ہوں، یہ لیجسلیشن کر لیتے ہیں، اس کے بعد پھر پوائنٹ آف آرڈر دے دیتا ہوں۔

Mr. Speaker: Law Minister, Consideration Stage.

Mr. Sultan Muhammad Khan (Minister for Law): Thank you. Mr. Speaker. Mr. Speaker. I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Promotion, Protection and Enforcement of Human Rights (Amendment) Bill, 2019, may be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Promotion, Protection and Enforcement of Human Rights (Amendment) Bill, 2019, may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. General amendment in the Bill, Mr. Khushdil Khan Advocate, MPA, to please move his general amendment in the Bill, Mr.Kuhushdil Khan Sahib.

Mr. Khushdil Khan Advocate: Thank you. Mr. Speaker. I beg to move that in the Khyber Pakhtunkhwa, Promotion, Protection and Enforcement of Human Rights (Amendment) Bill, 2019, the words 'Law and' wherever occurring may be deleted.

سر! اس میں ذرا میں بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: یہ ہیومن رائٹس کا جو ہے نا، اس کا علیحدہ ڈیپارٹمنٹ ہے، اس کا ایڈمنسٹریٹو سیکرٹریٹ ڈیپارٹمنٹ جو ہے وہ لاء پارلیمنیٹری آفیئرز اینڈ ہیومن رائٹس ہے، اب اگر ہم رولز آف بزنس کی طرف چلے جائیں تو رولز آف بزنس یہ آرٹیکل 139 کے تحت مطلب ہے بنائے گئے ہیں، اس میں جو Attached department ہے صرف، اس میں وہ ہے آفس آف دی ایڈوکیٹ جنرل، دوسرا جو Attached department ہے، وہ ڈائریکٹریٹ آف دی ہیومن رائٹس، لیکن اس میں ابھی تک انٹری نہیں ہوئی ہے، ابھی اس میں جو میرے ہاتھ میں ہے، یہ اپ ڈیٹ ہے، ابھی تک اس میں مطلب ہے وہ Amendment incorporate نہیں کی گئی ہے، اب یہاں پر سر، جو لاء ڈیپارٹمنٹ اس میں امنڈمنٹ لا رہا ہے، 'Law and', just the phrase 'Law and'، اب دیکھنا یہ ہے کہ اس کی ضرورت اس لیے نہیں ہے کہ یہ Independent department ہے ہیومن رائیٹس کا Law Department and Human Rights, ہے اور یہ Independent directorate they are quite different from each other، اگر آپ ان کے اوریجنل بل کو دیکھ لیں سر،

اوران کے فنکشنز جو ہیں، وہ ہیں سیکشن فائیو میں، اب جو امنڈمنٹ 'Law and' کا ہو تو اس میں Law کے بارے میں کوئی ذکر نہیں ہے، تو پھر میں یہ گزارش کروں گا، میں لاء منسٹر سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اگر آپ Law، مطلب ہے Incorporate کرتے ہیں، اس ترمیم کے ذریعے تو پھر اس کا فنکشن کیا ہوگا؟ کیونکہ Both departments are separate and different، کیونکہ لاء ڈیپارٹمنٹ کا اپنا کام ہوتا ہے، اپنی Job description ہے، اپنا فنکشن ہے اور ہیومن رائٹس کا، یہی وجہ ہے کہ اس میں پھر تو اس میں لانا چاہیے، کیونکہ یہ جو فنکشن ہے، یہ لکھا ہے Functions of the directorate, the director under the general supervision and control of the government shall exercise and perform، اب اس میں تقریباً سر، آپ دیکھ لیں، اس میں تقریباً پندرہ فنکشنز ہیں، لیکن اس پندرہ فنکشنز میں لاء کے بارے میں ایک فنکشن بھی نہیں ہے، تو پھر Law کی یہاں پر ضرورت کیوں پڑی؟ یہ Phrase جو یہاں پہ استعمال کرتے ہیں، میری یہ تجویز ہوگی کہ اگر لاء منسٹر صاحب یا لاء منسٹری یہ کرنا چاہتے ہیں کہ Law کے لیے علیحدہ ڈائریکٹریٹ ہونا چاہیے کیونکہ Law کے پاس میرے خیال میں ایڈوکیٹ جنرل کا ایک Attached department ہے اور دوسرا جو ہمارا یہ ڈپٹی اٹارنی ہے جو کہ مطلب ہے، یہ گورنمنٹ پلیڈرز پہلے ہم کرتے تھے، اب ان کو مطلب ہے، Change کر دیا Nomenclature، اب ان کو اٹارنی یا ڈپٹی اٹارنی، تو اگر اس کے بارے میں یہ کہنا چاہتے ہیں کہ اس کے لیے پھر Separate ہونا چاہیے، ان کے ساتھ ایک ہی نہیں ہوتا، اس لیے میں یہ کہتا ہوں، میں عرض کرتا ہوں کہ اس کو یہ جو 'Law and', it should be deleted اور اس میں ڈائریکٹر جنرل جب بناتے تو کوئی ایسی بات نہیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> لاء منسٹر پلیز۔

<u>وزیر قانون:</u> یہ اصل میں سر، یہ لاء ڈیپارٹمنٹ، یہ آپ کو پتہ ہے سر، یہ جس طرح فنانس ہے، جس طرح دو تین یہ ڈیپارٹمنٹس ہیں، جو ریگولیٹنگ ڈیپارٹمنٹس ہوتے ہیں اور بہت زیادہ اہم یہ ڈیپارٹمنٹ ہے اور اس میں سر یہ تھا کہ When I was given this portfolio تو مجھے یہ تھوڑا محسوس ہوا کہ جو اس ڈیپارٹمنٹ کا ایک Weightage ہونا چاہیے یا اس ڈیپارٹمنٹ کے پاس ہیومن ریسورسز ہونا چاہیے یا اس ڈیپارٹمنٹ کو Lightly لیا جاتا ہے، صرف یہی ہے کہ بس Vetting کے لیے قوانین آتے ہیں، وہاں سے Vet ہو کے وہ ایک بہت بڑا اس کا فنکشن ہے لیکن بہر حال یہ جو اس کا سٹرکچر ہے سر، اس ڈیپارٹمنٹ کا، تو وہ اگر آپ دیگر ڈیپارٹمنٹس کو دیکھیں تو اس لحاظ سے یہ بڑا ہی کمزور اور بہت زیادہ ایک

Thin structure ہے اس کا، اور جس طرح ہر منسٹری کے نیچے ڈائریکٹر جنرل ہوتا ہے تو یہاں پر ڈائریکٹر جنرل بھی نہیں تھا اور اس کے علاوہ جو ہم صوبے کے ڈسٹرکٹس کو دیکھتے ہیں تو وہ میکنیزم بھی بہت زیادہ کمزور تھا سر، تو یہ ان Efforts کا ایک Step ہے کہ ہم اس ڈیپارٹمنٹ کو Restructure کر رہے ہیں، اس کو زیادہ مضبوط بنا رہے ہیں اور سر، میں تھوڑا بہت، چونکہ خوشدل خان کی انٹرسٹ ہے لیگل، اس سے ان کا تعلق ہے تو ان کے لیے بھی اور ہاؤس کے لیے بھی کہ اس میں سر، ہمارے پاس ہیومن رائٹس تو ہے لیکن یہ جو ڈسٹرکٹ اٹارنی ہمارے ہیں تو خوشدل خان صاحب خود بھی پیش ہوتے ہیں عدالتوں میں اور بہت شکایات ہمیں آتی ہیں کہ ان کی جو پرفارمنس ہے وہ اس لیول کی نہیں ہے بلکہ میں تو یہ بھی کہوں گا کہ ہم ایڈوکیٹ جنرل آفس کو بھی، ہم نے ایک بل کو Propose کیا ہے، وہ کیبنٹ سے انشاء اللہ جلد منظور ہو کے اسمبلی میں آئے گا کہ ایڈوکیٹ جنرل آفس میں بھی بہت زیادہ Improvement کی گنجائش ہے اور وہاں پر خاص کر جو ہمارے لاء آفیسرز ہیں تو کبھی کبھار کورٹس سے ان کے بارے میں ایسے ریمارکس آجاتے ہیں کہ پھر ہمارے لیے وہ Embarrassment بن جاتی ہے، تو یہ سارا ایک پراسیس ہے، میں لاء ڈیپارٹمنٹ کو اور اس کے ساتھ جو Attached departments ہیں، ان کو ٹھیک کرنے کی میری ایک کوشش ہے، ہمارے سیکرٹری جو ہیں یا ہماری ٹیم جو ہے، ہم سب کی کوشش ہے، اس میں چیف منسٹر صاحب Onboard ہیں سر، ہم نے Law اس لیے ڈالا ہوا ہے کہ ہم اس ڈی جی کو اور بھی، ابھی چونکہ ہم نے رولز آف بزنس میں تو ترمیم کر لی ہے، 1985 جو گورنمنٹ رولز آف بزنس ہے، اس میں یہ ڈی جی بھی آگیا ہے اور ڈائریکٹریٹ جنرل بھی اس میں آگیا ہے لیکن ابھی چونکہ اس کا Parent وہ Statute ہے، یہ ہیومن رائٹس ایکٹ، تو اس میں ڈی جی کو Incorporate کرنے کی ضرورت ہے اور میری خوشدل خان صاحب سے یہی ریکویسٹ ہے کہ چونکہ ہم چاہتے ہیں کہ ہم ان کو ذرا جوابدہ بنائیں گے جو ڈسٹرکٹ اٹارنیز ہمارے مختلف ٹریبونلز میں ہیں یا جو مختلف ضلعوں میں وہ کام کر رہے ہیں تو ہم یہ چاہتے ہیں، چونکہ ڈائریکٹر ہیومن رائٹس کی پوسٹ ختم نہیں ہو رہی ہے، ڈائریکٹر ہیومن رائٹس خود اس میں رہے گا لیکن ڈی جی کو ہم Law کا اس لیے دے رہے ہیں کہ ہم ان سے جوابدہی طلب کر سکیں تاکہ ان کو ہم Accountable بنا سکیں، میری اور خوشدل خان صاحب کی اس دن دو تین آفیسرز کے بارے میں بات چیت بھی ہوئی ہے جن کی پرفارمنس ٹھیک نہیں ہے تو انشاء اللہ سر، This will be a good

آگے اگر ضرورت پڑی تو اور بھی امنڈمنٹس لائیں گے وہ amendment Propose کر لیں، ہم لانے کو تیار ہیں، یہ میری ریکویسٹ ہے کہ وہ Withdraw کر لیں۔

جناب سپیکر: خوشدل خان صاحب۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: ٹھیک ہے Withdraw کرتے ہیں۔

Mr. Speaker: Withdrawn. Clauses 1 to 4 of the Bill, since no amendment has been proposed by any honorable Member in clauses 1 to 4 of the Bill, therefore, the question before the House is that clauses 1 to 4 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: 'Ayes' have it. Clauses 1 to 4 stand part of the Bill. Preamble and long title also stand part of the Bill.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا انسانی حقوق کی ترقی، تحفظ اور نفاذ مجریہ 2019 کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: Passage Stage. The Minister for Law, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Promotion, Protection and Enforcement of Human Rights (Amendment) Bill, 2019 may be passed.

Minister for Law: Thank you. Mr. Speaker. Mr. Speaker, I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Promotion, Protection and Enforcement of Human Rights (Amendment) Bill, 2019 may be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Promotion, Protection and Enforcement of Human Rights (Amendment) Bill, 2019 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: 'Ayes' have it. The Bill is passed.

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی خوشدل خان صاحب، پوائنٹ آف آرڈر۔

رسمی کارروائی

جناب خوشدل خان: تھینک یو مسٹر سپیکر! یہ کال اٹنشن چونکہ میں نے داخل کیا تھا لیکن ایجنڈے پر نہ آسکا کیونکہ ٹائم ذرا لیٹ تھا، پھر میں نے آپ سے گزارش کی تو آپ نے مہربانی کر کے مجھے اجازت دی کہ آپ کو میں مطلب ہے پوائنٹ آف آرڈر پر اجازت دوں گا، آپ کا بہت بہت شکریہ کیونکہ This is a very important public issue اور میرے حلقے میں ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کی اور اس معزز ایوان کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ میرا کچوڑی ضلع پشاور کا کچھ حصہ پی کے 69 اور کچھ علاقہ پی کے 70 میں آتا ہے، وہاں پر سرکاری اراضی کل آٹھ سو پچاس کنال میں سے تین سو پچاس کنال پر 1968 سے لوگ آباد ہیں جہاں ان کو بجلی اور گیس کی سہولت بھی دی گئی ہے۔ چند دن پہلے ضلعی انتظامیہ نے بغیر کسی اطلاع نوٹس، پولیس کی کثیر نفری کے ساتھ وہاں کے پچاس سے زائد گھروں کو بلڈوز کر کے دو سو پچھتر خاندانوں کو بے گھر کر دیا ہے اور ان کو بے سر و سامان اور بے یار و مددگار چھوڑ دیا ہے جس کی وجہ سے علاقے کے لوگوں میں سخت بے چینی پائی جاتی ہے اور سخت مشکلات سے دوچار ہیں۔ انتظامیہ کے اس سخت ظلم اور جبر کے خلاف غصہ پایا جارہا ہے، اس موقع پر وہاں کے باشندوں پر مزاحمت میں لاٹھی چارج بھی کیا گیا ہے، ایک طرف حکومت کچی آبادی کو باقاعدہ بنانے کا منصوبہ رکھتی ہے اور ساتھ ساتھ بے گھر افراد کے لیے پچاس لاکھ گھر بنانے کا پروگرام بھی بنایا ہے تو دوسری طرف یہ کون سا انصاف ہے، آباد گھروں کو مسمار کیا جارہا ہے جو کہ ناجائز اور بنیادی حقوق کی خلاف ورزی ہے جس سے امن وامان کی صورتحال خراب ہونے کا خدشہ بھی ہے۔ لہذا متعلقہ وزیر صاحب مذکورہ مسئلے کی وضاحت کریں اور اس کے لیے کیے گئے اقدامات کی تفصیل فراہم کریں تاکہ لوگوں میں پائی گئی بے چینی کو دور کیا جاسکے۔

جناب سپیکر صاحب! یہ جو کچی آبادی ہے اس پر دو سو پچھتر، According to law چاہئے تھا حکومت کو، اگر ان کو حکومت کی یہ سرکاری زمین ہے لیکن وہاں پر میں 1968 سے آباد ہوں، وہاں پر میرے بچے رہ رہے ہیں، وہاں پر غریب لوگ ہیں اور یہ لوگ کس قسم کے ہیں، یہ اینٹ بھٹی میں مزدوری کرتے ہیں یا مطلب دوسری جو مزدوری ہوتی ہے، ڈیلی ویجز کی مزدوری کرتے ہیں، اب ہمارے قانون میں یہ ہے کہ No body should be condemned unheard، جب آپ کسی کے خلاف ایکشن لینا چاہتے ہیں تو آپ نوٹس ان کو دے دیں تاکہ وہ کچھ تیاری تو کرلیں، گھر کا کرلیں، کہیں

عدالت میں چلے جائیں، کسی سے بات کر لیں اور آپ اچانک مطلب ہے، جب بچے گھر میں ہوں اور صبح سویرے آپ پانچ بجے ساڑھے پانچ بجے جائیں اور سارے لے جائیں تو وہاں پر بچوں کا کیا حال ہوگا؟ تو اس وجہ سے میں یہ گزارش کروں گا کہ جواب تو مجھے دے دیں گے لیکن جواب سے پہلے میں اس ہاؤس کو ایک پروپوزل بھی دینا چاہتا ہوں اور آپ کو بھی کہ اگر یہ ڈی سی پشاور کو آپ اسمبلی طلب کر کے میرے ساتھ بیٹھ جائیں، دوسرا اس میں اشتیاق ارمڑ کا بھی کچھ حصہ آتا ہے تاکہ ہمیں سمجھائیں کہ ان کو کیا ضرورت پڑی زمین کی، کس مقصد کے لئے یہ لے رہے ہیں؟ کیونکہ زمین تو ان کے پاس 850 کنال ہے اور اس میں صرف 350 کنال پر یہ آبادی ہے تو باقی جتنی زمین وہاں پر پڑی ہوئی ہے، تقریباً یہ آتی ہے 500، تو 500 کنال جو خالی پڑی ہے، بنجر پڑی ہے تو اس کو اپنے استعمال میں لانا چاہیے، نہ کہ آپ آباد گھروں کو مسمار کر کے ان کے خاندانوں کو بے گھر کر دیں، میں یہ کہتا ہوں کہ اگر ڈی سی کے ساتھ یہ باتیں ہو جائیں اور ہمیں اس پر مطمئن کر لیں، تھینک یو سر۔

<u>جناب سپیکر:</u> لاء منسٹر پلیز۔

<u>جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون):</u> سر! میں یہی Expect کر رہا تھا کہ خوشدل خان صاحب آخر میں کوئی پروپوزل بھی دیں گے کیونکہ یہ مسئلہ Complicated بھی ہے، ایک طرف سر، تو یہی کہہ رہا تھا کہ اس کے دو Aspects ہیں، ایک تو یہ ہے جس طرح خوشدل خان صاحب خود کہہ رہے ہیں کہ وہ سٹیٹ لینڈ ہے، مجھے پتہ نہیں ہے، میں نے اس کیس کو دیکھا نہیں ہے لیکن ان کا علاقہ ہے، بہر حال ان کو زیادہ پتہ ہوگا، اگر سٹیٹ لینڈ ہے تو Sir, obviously وہ تو سٹیٹ کی ملکیت ہے، پھر سٹیٹ نے ہی اس کا اگر Possession لینا ہے تو اس میں تو کوئی Illegal بات تو ہے ہی نہیں، لیکن دوسرا ایک ہیومن فیکٹر جو وہ بتا رہے ہیں تو وہ بھی اہم ہے کیونکہ اگر لوگوں کو آپ نے اٹھانا ہے وہاں سے، وہاں پر اگر گھر بس چکے ہیں، وہاں پر اگر بچے ہیں، فیمیلز ہیں تو سٹیٹ اپنا کام تھوڑا سا ایک طریقے کے ساتھ بھی کر سکتی ہے تاکہ لوگ زیادہ Affect بھی نہ ہوں اور سٹیٹ اپنی Writ بھی نہ Lose کرے۔ تو سر، میری بھی یہی ہے کہ اگر اس کے اوپر اگر ڈی سی صاحب کو آپ اسمبلی میں اپنے چیمبر میں بلا لیں اور خوشدل خان صاحب چونکہ Relevant Member ہیں، ان کو بھی بٹھا دیں اور ان سے آپ پوچھ لیں، اگر وہ آپ کو Convince کر دیں، خوشدل خان صاحب کو Convince کر دیں کہ ہم قانون کے مطابق یہ ساری کارروائی کر رہے ہیں تو میرے خیال میں اس کے اوپر کوئی آگے پھر کوئی کارروائی کی ضرورت ہی نہیں پڑے گی۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، بس بلا لیتے ہیں، ڈی سی کو بھی اور ان کو بھی۔

جناب خوشدل خان ایڈووکیٹ: ٹھیک ہے، میں آ جاؤں گا، ٹھیک ہے سر۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، میں نے آپ سے ریکویسٹ کی ہے کہ میں بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: نگہت اورکزئی صاحبہ، اپنے ایجنڈے پر نہ آئیں ڈسکشن۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: میں ایک ضروری بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: جی جی، کریں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: تھینک یو جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، جب بھی میری بات ہوتی ہے تو ظاہر ہے کہ پورا پراونس حلقہ ہے تو جناب عالی، اس دن میں نے عدنان کی بات کی جو کہ بٹگرام سے تعلق رکھتا تھا، پھر چھوٹی فریال جو ایبٹ آباد میں جس کے ساتھ زیادتی ہوئی، ابھی اس کی رودھو کے لوگ نہیں بیٹھے کہ پھر ایک اور بچے جس کی شناخت عمر کے نام سے ہوئی ہے، اس کو پانچ چھ لوگوں نے زیادتی کا نشانہ بنایا اور جناب عالی، اس کے گلے میں پھندا ڈال کر اس کو قتل کر دیا۔ جناب سپیکر صاحب! میں کب تک اس بات پر اٹھتی رہوں گی کہ ویڈیو بنتی رہیں گی، پورا ایک گروہ اس میں ملوث ہے، جناب سپیکر صاحب! کیوں نہ آپ ایک ایسی کمیٹی بناتے ہیں، جیسے کہ میں نے آئس پر پہلے بات کی تھی کہ آئس جو ہے، شاید ابھی تک آپ کو یہ بھی کسی نے رپورٹ نہیں دی ہو گی جو کہ آئس کا کام کر رہے ہیں کہ آئس جو بنتی ہے، وہ پھٹکڑی سے بنتی ہے جو کہ مرد حضرات جب وہ شیو بناتے ہیں تو اس کے بعد چہرے پر لگاتے ہیں اور پھٹکڑی جو ہے وہ ہر دکان پر پڑی ہوتی ہے، تو اس کے لئے قانون سازی کرنی چاہیے کہ اس کو روکا جائے کہ اگر کوئی بھی شخص آدھ پاؤ سے زیادہ لیکر جائے تو اس پر قانون سازی کرنی چاہیے، جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، یہ روزانہ کے مسئلے بڑھتے چلے جا رہے ہیں، کبھی ڈی آئی خان میں ایسا ہوتا ہے، کبھی کوہستان میں اگر کوئی ویڈیو بنتی ہے تو بندے کو قتل کر کے عدالت میں لوگ چلے جاتے ہیں، اسی طرح بٹگرام میں اس دن ہوا، اسی طرح ایبٹ آباد میں ہوا، کل پرسوں ہری پور میں ہوا، سات سال کا بچہ تھا، جناب سپیکر، کب تک ہم روتے دھوتے رہیں گے، جناب سپیکر صاحب! اس کے لئے میری ایک بہن جو ہے وہ اس پر قرارداد لا رہی ہیں اور اس کے بعد مجھے آپ اس پر بولنے کا موقع دیجئے گا کہ یہ کیوں ہو رہا ہے؟ اس کے لئے ہمارے پاس واضح ثبوت موجود ہیں کہ یہ جب وہ قرارداد لے آئیں گی تو مجھے آپ تھوڑی دیر

کے لئے بات کرنے کا موقع دے دیجئے گا لیکن جناب سپیکر صاحب! یہ ایک المیہ ہے، ایک Psychological، مطلب ہے بٹگرام والے بچے نے خود کشی کر لی تھی تو جناب سپیکر صاحب! اس میں خدا کے لئے کوئی نہ کوئی ایسی کمیٹی، پارلیمان کی کمیٹی بنادیں کہ جوان محرکات کا جائزہ لے کہ یہ کیوں ہو رہے ہیں؟ اور ان کے لئے باقاعدہ طور پر پولیس کو بھی انسٹرکشنز دیں، والدین کو بھی Awareness پہنچائیں کہ وہ اپنے بچوں کو باہر نہ چھوڑیں اور پولیس جو ہے وہ ان لوگوں کو ایک بندے کو یا دو بندوں کو گرفتار نہ کریں، جناب سپیکر صاحب! یہ ویڈیوز باہر جاتی ہیں اور یہ ویڈیوز باہر کے ممالک میں ہزاروں ڈالرز دے کر یہ ویڈیوز دیکھی جاتی ہیں، جناب سپیکر صاحب! ہم کہاں کہاں کا رونا روئیں گے، قصور کے بچوں کا رونا روئیں گے، بٹگرام کے بچے کا رونا روئیں گے کہ اس کی ویڈیو بنائی گئی اور پھر اس نے خود کشی کر لی، یہ ہری پور کے بچے کا رونا روئیں گے، لاریب کا رونا روئیں گے، کس کس کا رونا روئیں گے؟ تو جناب سپیکر صاحب! آپ بھی ایک باپ ہیں، میں بھی ایک ماں ہوں، یہاں پر بیٹھا ہوا ہر شخص انسان ہے تو اس ایک ایسے موضوع پر بات کرنی چاہیے، اوپن ڈیبیٹ کرنی چاہیے، اوپن تجاویز لینی چاہیے، جناب سپیکر صاحب! آپ کا بہت شکریہ۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو۔

<u>جناب سپیکر:</u> ارشد ایوب صاحب، پوائنٹ آف آرڈر، ارشد ایوب صاحب کا مائیک کھولیں۔

<u>جناب ارشد ایوب خان:</u> شکریہ سپیکر صاحب، میں نگہت صاحبہ کا جو ہری پور کے بچے کے بارے میں انہوں نے بات کی، اس کا جواب دینا چاہتا ہوں جی۔ جس بچے کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے، وہ ایک بڑا افسوسناک قصہ ہے، بچے کو قتل بھی کیا گیا ہے، بڑی بے دردی کے ساتھ قتل کیا گیا ہے، بچے کا جو قاتل تھا، اس کا سگا رشتہ دار تھا جی وہ، اور اس کی بھی سترہ سال عمر تھی۔ اسی دن He was arrested by the police، میں پولیس کو بھی داد دیتا ہوں کہ ہمارے ڈی آئی جی صاحب، ڈی آئی جی ہزارہ نے ایک بارہ رکنی کمیٹی بھی بنائی ہے اور جے آئی ٹی بھی بنائی ہے جی، اس کے تحت انشاء اللہ کچھ نہ کچھ آگے اگر Further کچھ ہوا تو وہ بھی سامنے نکل آئے گا۔ میں Agree کرتا ہوں، ایم پی اے صاحبہ کی بات سے کہ ایک پارلیمانی کمیٹی اس پر ضرور بنی چاہیے جی، میں سمجھتا ہوں کہ یہ معاشرے کی بہت بڑی خرابی ہے، ایک بہت بڑی برائی ہے، ایک عیب ہے جس پر ہم پارلیمنٹیرینز کو بھی اکٹھا ہو کر کچھ نہ کچھ کرنا چاہیئے۔ شکریہ جی۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: خان پور کے کیس میں ہزارہ پولیس نے بڑی اچھی کارکردگی Show کی ہے، اس میں ہم ایک کمیٹی، نوٹ کرلیں جی، ایک کمیٹی اس میں کریں گے تاکہ ان ایشوز کو دیکھے تاکہ اس کا مکمل سد باب ہو سکے۔

Now, come to the agenda. Item No. 8, 'Law and Order': Ji, honourable Opposition Leader, Akram Khan Durrani Sahib.

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): میں بات کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: کیا جی۔

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر صاحب، آپ کا شکریہ۔ آج کے ایجنڈے میں ہماری دو اہم باتیں ہیں، ایک ہے لاء اینڈ آرڈر کا اور دوسری ہے بے روزگاری اور مہنگائی کا، یہ دونوں آپس میں جڑے ہوئے ہیں، جو مسئلہ ہے بے روزگاری اور مہنگائی کا اس سے لاء اینڈ آرڈر کے مسئلے خراب ہوتے ہیں۔ چونکہ جب وہاں پر زیادہ لوگ احتجاج پر ہوتے ہیں، چونکہ یہاں پر میری نظر میں پولیس ذمہ دار ہے لاء اینڈ آرڈر کی، مجھے کوئی بندہ پولیس کا نظر نہیں آرہا ہے تو لہذا میں اس پر بات نہیں کرنا چاہتا، میں صرف بے روزگاری اور مہنگائی پر بات کروں گا اور تھوڑی سی حکومت کی بھی میں توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: پہلے لاء اینڈ آرڈر ہے، اس کے بعد بے روزگاری ہے، آپ لاء اینڈ آرڈر پر کرلیں۔

قائد حزب اختلاف: نہیں، یہ دونوں اکٹھے ہیں نا۔

جناب سپیکر: نہیں، لاء اینڈ آرڈر After that پھر Unemployment اور Price hike ہیں۔

قائد حزب اختلاف: تو مجھے آپ بتائیں۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Law and Order is something else, price hike.

جناب حزب اختلاف: لاء اینڈ آرڈر میں کس کے سامنے پیش کروں؟ یہاں پر گورنمنٹ کا بھی آپ حال دیکھیں اور وہاں پولیس کا رویہ بھی دیکھیں، تو پھر میں تھوڑا سا اگر آپ مناسب سمجھتے ہیں، چونکہ میری باتیں بھی اتنی بے قیمت بھی نہیں ہیں اور نہ میری عمر اور میرا قد اس قدر ہے، تو پھر میں احتجاجاً اپنی تقریر ابھی نہیں کر رہا ہوں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی لاء منسٹر۔

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون): سر! میری ریکویسٹ یہی ہے کہ میں تھوڑا سا پانی پینے کے لئے گیا تھا، کوئی اتنا وہ نہیں تھا، لیڈر آف دی اپوزیشن محترم ہیں، میں یہاں پر موجود ہوں، امجد خان موجود ہیں تو دو منسٹر تو ہم یہاں پر ہیں اور ہمارے جو سپیشل اسسٹنٹ ہیں انڈسٹریز کے، کریم خان، وہ بھی نوٹ کر رہے ہیں، تو سر، ہم تین لوگ یہاں پر موجود ہیں اور نوٹ بھی کر رہے ہیں اور گورنمنٹ کی طرف سے جو بھی وہ Points raise کریں گے تو انشاء اللہ ان کو جواب بھی دیں گے اور ڈیبیٹ میں حصہ بھی لیں گے۔ تو سر، ریکویسٹ یہی ہے کہ ڈیبیٹ جاری رکھی جائے، تھوڑا بہت کبھی کبھار ضرورت پڑ جاتی ہے، وہ باہر جانا پڑتا ہے اور کوئی وہ نہیں ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، وہ یہ بات نہیں کر رہے ہیں، وہ یہ کہتے ہیں کہ یہ لاء اینڈ آرڈر ہے اور سی پی او آفس سے ابھی تک کوئی آفیسر نہیں آیا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: سر، کیبنٹ ممبرز تو موجود ہیں، سی پی او آفس سے اگر کوئی نہیں آیا ہے تو This is highly، میرے خیال میں یہ تو قابل برداشت نہیں ہے، تو ان کو Communicate کرتے ہیں۔

Mr. Speaker: The sitting is adjourned for fifteen minutes, to meet again.

آپ بات کر لیں سی پی او آفس سے۔

(اجلاس کی کارروائی پندرہ منٹ کے لئے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: السلام علیکم۔ جی تاج محمد صاحب، آپ بات کرنا چاہتے ہیں۔

جناب تاج محمد: شکریہ جناب سپیکر۔ سپیکر صاحب، آج ایک افسوسناک واقعہ پیش آیا ہے، ہمارے پنجاب اسمبلی کے سی ایم صاحب کا والد فوت ہو گیا ہے، تو سارے ایوان سے آپ کی وساطت سے اس کی دعا کے لیے درخواست ہے کہ دعا کی جائے۔

جناب سپیکر: عنایت صاحب، دعا کرا دیں جی۔

(اس مرحلہ مرحوم کے ایصال ثواب کے لیے دعا کی گئی)

جناب سپیکر: ایک دو قرار دادیں لے لیتے ہیں، ریزولیوشنز دو تین ہیں، ریزولیوشنز دو تین لے لیتے ہیں پھر ڈیبیٹ پر آ جاتے ہیں۔ ڈاکٹر سمیرا شمس، ایم پی اے ہاؤس میں نہیں ہیں، ساجدہ حنیف، یہ انٹرنیٹ والی کس کی ہے؟ سمیرا خاتون بھی نہیں ہیں؟

جناب سپیکر: حمیرا خاتون صاحبہ۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

محترمہ حمیرا خاتون: شکریہ جناب سپیکر، میں آپ سے گزارش کروں گی 124 کے تحت 240 کے رولز کو Relax کیا جائے اور یہ معزز ایوان مجھے قرار داد پیش کرنے کی اجازت دے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that under rule 240, rule 124 may be relaxed, to allow the honorable Member to move her motion? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: 'Ayes' have it. Please, move.

قرار دادیں

محترمہ حمیرا خاتون: اس قرار داد کے جمع کرنے کے لیے میرے ساتھ جن لوگوں نے حمایت کی ہے، ان میں نگہت اورکزئی صاحبہ، ثمر بلور صاحبہ، ریحانہ اسماعیل صاحبہ، محترم سردار حسین بابک صاحب، محترم فہیم احمد صاحب، محترم محمد لیاقت علی خان صاحب، محمد زبیر صاحب، محترمہ آسیہ خٹک صاحبہ اور محترمہ مومنہ صاحبہ۔

یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ مرکزی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ انٹرنیٹ پر فحش ویب سائٹس موجود ہونے کی وجہ سے نوجوان نسل تباہی اور بے راہ روی کا شکار ہو رہی ہے، ان پر پابندی عائد کریں جس طرح دیگر ممالک بشمول چین، ہندوستان، کوریا، روس اور ملائیشیا نے پابندی عائد کی ہے، اسی طرح ہمارے مملکت خداداد پاکستان میں بھی اس طرح کی فحش ویب سائٹس مکمل بند ہونے کے لیے وفاقی حکومت فوری اقدامات کرے۔ شکریہ۔

Mr. Speaker: The question before the House is that the resolution, moved by the honorable Members, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr.Speaker: 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously.

سمیرا شمس صاحبہ، رول Relaxed ہے،آپ پیش کریں اپنی ریزولیوشن۔

محترمہ آسیہ صالح خٹک: جناب سپیکر، میں بھی اسی حوالے سے بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: ریزولیوشن ہے آپ کی، جی۔

محترمہ آسیہ صالح خٹک: نہیں سر، جو قرارداد ابھی پیش ہوئی ہے،اس پر بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: وہ تو ہو گئی ہے، پاس ہو گئی، ریزولیوشن وہ تو پاس ہو گئی ہے۔

محترمہ سمیرا شمس: شکریہ سپیکر صاحب، میری ریزولیوشن لوئر دیر میں پبلک سروس کمیشن کے ٹیسٹنگ سنٹر کے بارے میں ہے، Unanimous resolution ہے اور ملاکنڈ ریجن سے کافی ایم پی ایز نے اس پر سائن کیے ہیں، جن میں محترم سردار حسین بابک صاحب ہیں، عنایت اللہ خان صاحب ہیں، شفیع اللہ خان صاحب ہیں،اعظم خان صاحب ہیں، لیاقت علی خان صاحب ہیں، بہادر خان صاحب ہیں، بادشاہ صالح صاحب ہیں اور وزیر زادہ صاحب ہیں۔

جناب سپیکر: جی۔

محترمہ سمیرا شمس: پبلک سروس کمیشن کو ضلع دیر لوئر میں ٹیسٹنگ سنٹر کی سہولت فراہم کرنی چاہئیے کیونکہ یہ چترال اور اپر دیر کے لوگوں کو ایڈ جسٹ کرتا ہے،اپنی آبادی کے تناسب سے بھی بہت بڑا ضلع ہے اور ٹیسٹ کے لیے مناسب مقام کے طور پر ملاکنڈ یونیورسٹی اور تیمر گرہ اور چکدرہ میں کچھ دوسرے سکول کے باوجود کہ جہاں ETEA اور NTS کے ٹیسٹ باقاعدہ سے منعقد ہوتے ہیں لیکن عوام کو پبلک سروس کمیشن کے ٹیسٹ کے لیے سوات یا پشاور جانا پڑتا ہے، لہذا صوبائی حکومت عوام کی آسانی کے لیے ضلع دیر لوئر میں پبلک سروس کمیشن کے ٹیسٹنگ سنٹر فراہم کرنے کے لیے اقدامات جاری کرے۔ شکریہ جناب سپیکر۔

Mr. Speaker: The question before the House is that the resolution, moved by the honorable Members, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously.

جناب سپیکر: انجینئرنگ یونیورسٹی والی کون پیش کرے گا؟

محترمہ ساجدہ حنیف: جی میری ریزولیوشن ہے۔

جناب سپیکر: جی آپ کی ہے؟ایم پی اے ساجدہ حنیف، نہیں، آسیہ بی بی،اوپر تو یہ لکھا ہوا ہے،
Ji, Aasia Bibi, move your resolution.

محترمہ ساجدہ حنیف: سر، ریزولیوشن میری ہے۔

جناب سپیکر: بولیں جی بولیں، کس کی ہے؟

محترمہ ساجدہ حنیف: انجنیئرنگ یونیورسٹی والی ریزولیوشن میری ہے۔

جناب سپیکر: ساجدہ حنیف صاحبہ۔

محترمہ ساجدہ حنیف: بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ قاعدہ 124 کو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ہو گیا ہے، رول Relaxed ہے۔

محترمہ ساجدہ حنیف: اوکے، اوکے، اچھا، یہ انجنیئرنگ یونیورسٹی کے طلباء وطالبات کے بارے میں ہے کہ جب یہ فارغ التحصیل ہو جاتے ہیں تو ان کے لیے Internship کا کوئی پروگرام حکومت کی طرف سے نہیں ہوتا، لہذا میں اس اسمبلی سے سفارش کرتی ہوں کہ انجنیئرنگ یونیورسٹی سے فارغ التحصیل طلباء وطالبات کے لیے فوری طور پر Internship پروگرام کے لیے اقدامات کیے جائیں تاکہ یہ قومی اثاثہ کسی دیگر غلط سرگرمیوں میں ملوث نہ ہو جائیں، کیونکہ اکثر یہ مایوس ہو جاتے ہیں، ناامید ہو جاتے ہیں اور ویسے ہی ادھر ادھر پھر بھٹکتے پھرتے ہیں۔ اس قرارداد کی تائید میں جنہوں نے دستخط کیے ہیں، ان میں سینیئر منسٹر عاطف خان صاحب، ان میں ڈاکٹر امجد خان صاحب، وزیر معدنیات، اس کے علاوہ ظاہر شاہ طورو، محترمہ نگہت اورکزئی صاحبہ، عائشہ بانو اور لیاقت خٹک صاحب اور ریحانہ اسماعیل، حمیرا صاحبہ، روی کمار، زینت بی بی اور بہت سارے ایم پی ایز نے اس پر سائن کئے ہیں۔

<u>Mr. Speaker</u>: The question before the House is that the resolution, moved by the honorable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The ‘Ayes’ have it. The resolution is passed unanimously۔ دیکھیں، جو بھی ریزولیوشن آپ بھیجتے ہیں، Mover تو پانچ سو دستخط تو کروا لیتے ہیں، اب مجھے یہ پتہ نہیں ہوتا کہ کون Move کرے گا؟ تو اپنا نام پہلے لکھیں اور پھر نیچے دستخط کروایا کریں۔ یہ اب کون Move کرے گا، وفاق پاکستان اور صوبوں میں بھرتی میں پانچ فیصد کوٹہ، روی کمار، Honourable Member, Ravi Kumar, please move your resolution.

جناب روی کمار: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، یہ قرارداد جو ہے یہ جاب کوٹہ کے حوالے سے ہے اور اس پر سائن جنہوں نے کئے ہیں، ان میں محترم سردار حسین بابک صاحب، جناب محمد عاطف خان صاحب، سینیئر منسٹر، جناب اکرم خان درانی صاحب، سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب، جناب ریاض خان صاحب، ایم پی اے، جناب ضیاء اللہ بنگش صاحب، ایم پی اے، جناب عنایت اللہ صاحب، ایم پی اے، جناب تاج محمد خان صاحب، ایم پی اے، جناب افتخار مشوانی صاحب، ایم پی اے، جناب طفیل انجم صاحب، ایم پی اے، سردار رنجیت سنگھ صاحب، ایم پی اے، جناب وزیرزادہ صاحب، ایم پی اے اور میں نے سائن کیا ہے، جناب سلطان محمد صاحب نے بھی سائن کیا ہے۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب روی کمار: 'یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ جس طرح وفاق اور پاکستان کے دوسرے صوبوں کے سرکاری محکموں میں بھرتی کے لیے اقلیت کو پانچ فیصد کوٹہ مقرر کیا گیا ہے، اسی طرح صوبہ خیبر پختونخوا میں مذہبی اقلیتوں کی بڑھتی ہوئی آبادی کو مدنظر رکھتے ہوئے بھرتی کے لیے ملک کے دیگر اکائیوں کی طرح سرکاری محکموں میں کوٹہ تین فیصد سے بڑھا کر پانچ فیصد مقرر کیا جائے تاکہ دوسرے صوبوں اور وفاق کی طرح ہمارے صوبے کی اقلیتی برادری بھی اس سہولت سے مستفید ہو سکے۔'

Mr. Speaker: The motion, ji, Inayatullah Khan Sahib.

جناب عنایت اللہ: سر! میرا ایک Bad experience ہے، اس میں یہ ہوا تھا کہ جب ہم نے لوکل گورنمنٹ ایکٹ پاس کیا تھا تو لوکل گورنمنٹ ایکٹ میں جو ان کی پانچ فیصد نمائندگی ہم نے دی تھی، اس وجہ سے جن اضلاع کے اندر اقلیتیں نہیں تھیں، وہاں بار بار لوکل گورنمنٹ کے الیکشنز اناؤنس ہوتے رہے، تو میں نے ان سے ریکویسٹ کی تھی کہ آپ اتنی سی امنڈمنٹ اس میں کر لیں کہ جو ڈسٹرکٹ لیول پر اشتہارات آتے ہیں اور جن ڈسٹرکٹس کے اندر نہیں ہیں تو یہ پھر ان ڈسٹرکٹس کے اوپر Apply نہیں ہو گا جن کے اندر اقلیتیں موجود ہیں تاکہ یہ کنفیوژن ان ڈسٹرکٹس کے اندر نہ ہو کہ جن ڈسٹرکٹس کے اندر اقلیتیں نہ ہوں تو وہاں پھر ریکروٹمنٹ کے اندر تھوڑی مشکلات ہوں گی، یہ ایک چھوٹی سی امنڈمنٹ ہے، یہ انہوں نے میرے ساتھ وہ کر لی ہے، Agree کر لی ہے اس پر کہ جن ڈسٹرکٹس کے اندر اقلیتیں نہیں ہوں، ان ڈسٹرکٹس کے اندر یہ Apply نہیں ہو گا۔

جناب سپیکر: روی کمار صاحب! یہ امنڈمنٹ ٹھیک ہے؟

جناب روی کمار: سر! انہوں نے امنڈمنٹ کی بات تو کی ہے لیکن جس ڈسٹرکٹس میں اقلیتیں نہیں ہیں وہاں پر کوٹہ Already apply نہیں ہوتا کیونکہ وہاں پر Apply کرنے والا کوئی نہیں ہوتا، تو وہ سیٹ Automatically جو ہے وہ مسلم کو چلی جاتی ہے، تو اس میں میں سمجھتا ہوں کہ امنڈمنٹ کی As such کوئی ضرورت تو نہیں ہے۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر، پلیز۔

سلطان محمد خان (وزیر قانون): دو باتیں ہیں، ایک تو یہ ہے کہ وہ مانگ رہے ہیں کہ پانچ فیصد ہمیں کوٹہ دے دیں، تو اگر جس طرح وہ کہہ رہے ہیں کہ ضلع میں اگر اقلیتیں ہیں ہی نہیں تو اگر ضلع کے لیول کی کوئی اپوائنٹمنٹس ہیں تو وہ تو Obviously دوسرے ضلع-----

جناب سپیکر: اس میں، (قرارداد دکھاتے ہوئے)۔

وزیر قانون: مجھے پتہ ہے سر، وہ میں بھی دیکھ چکا ہوں کہ اکثر جب وہاں پر لوگ اقلیت میں نہیں ہوتے اور پھر وہ Seats خالی رہ جاتی ہیں تو سر، اس میں ہم یہ کر سکتے ہیں کہ یہ تو ایک Principle ہے کہ پانچ فیصد ان کا بڑھا دیا جائے، جب یہ ریزولیوشن پاس ہو گی تو یہ گورنمنٹ کے پاس آئے گی، Let it be passed unanimously، جب یہ گورنمنٹ کے پاس آئے گی، اگر قانون سازی کی ضرورت ہو گی یا کوٹہ ہم بڑھائیں گے تو اس سٹیج پر ہم اس چیز کو ہم اس میں شامل کر لیں گے جو عنایت صاحب جس طرف اشارہ کر رہے ہیں۔

Mr. Speaker: The question before the House is that the resolution, moved by the honorable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: ‘Ayes’ have it. The resolution is passed unanimously. Second resolution: Mr. Wazir Zada Sahib, to move please.

جناب وزیر زادہ: شکریہ جناب سپیکر صاحب، یہ بھی ایک جوائنٹ ریزولیوشن ہے، اس پر اپوزیشن اور حکومتی بینچز دونوں کی طرف سے سائن ہیں۔ اس پر جناب سلطان محمد خان صاحب، لاء منسٹر صاحب اور اپوزیشن کی طرف سے محترم عنایت اللہ صاحب، اکرم خان درانی صاحب، سردار حسین بابک صاحب اور

ہمارے دوسرے جو ایم پی ایز ہیں، سردار رنجیت سنگھ صاحب، تاج محمد صاحب، افتخار مشوانی صاحب، ریاض صاحب اور سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب، اس کو Jointly سائن کیا ہے۔

یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ تمام سرکاری و نیم سرکاری اداروں بشمول میڈیکل، انجینئرنگ، کامرس، کیڈٹ کالجز اور تمام یونیورسٹیز کے مروجہ رولز میں ترمیم کرکے تمام محب وطن اقلیتی بچوں اور بچیوں کو پانچ فیصد مخصوص کوٹہ دیا جائے تاکہ صوبے میں موجود اقلیتیں تعلیم کے زیور سے آراستہ ہو کر ملک اور صوبے کی ترقی میں اپنا کردار ادا کر سکیں۔

جناب سپیکر صاحب، جیسا کہ ہمارے بھائی روی کمار صاحب نے پانچ فیصد کوٹے کے لیے ڈیمانڈ کیا اور میں شکریہ ادا کرتا ہوں کہ اس ہاؤس نے اس کو منظور کیا۔ اب مسئلہ یہ ہے کہ ہمارے جو بچے اقلیتی کمیونٹی کے ہیں، وہ یونیورسٹی کالجوں میں پڑھ ہی نہیں سکتے ہیں کیونکہ وہ Competition میں میرٹ پر ایڈمشن لے ہی نہیں سکتے ہیں، اس وجہ سے جتنی بھی پوسٹیں پبلک سروس کمیشن میں ایڈورٹائز ہوئی ہیں یا مختلف اداروں میں تو وہ Left over ہوتی ہیں اور بار بار ایڈورٹائز ہو رہی ہیں تو اس لیے تعلیم کی جو ہے، تو یہ انتہائی ضروری ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: تھینک یو۔ لاء منسٹر صاحب۔

<u>وزیر قانون</u>: ٹھیک ہے سر، او کے۔

<u>Mr. Speaker</u>: Okay. The question before the House is that the resolution, moved by the honorable Members, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. Asia Khattak Sahiba, please move your resolution.

<u>محترمہ آسیہ صالح خٹک</u>: جناب سپیکر! ہم حکومت سے پرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ صوبہ خیبر پختونخوا میں ہزاروں گاڑیاں نان کسٹم چلائی جا رہی ہیں، ان گاڑیوں سے تھوڑا بہت کسٹم لے کر رجسٹرڈ کریں تو خزانہ میں ریوینیو بھی آجائے گا اور جو گاڑیوں کا مجرمانہ یا غلط استعمال ہے تو وہ بھی کافی حد تک کم ہو جائے گا۔

<u>جناب سپیکر</u>: لاء منسٹر، لاء منسٹر صاحب۔

<u>محترمہ آسیہ صالح خٹک</u>: جناب سپیکر، میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ۔

<u>جناب سپیکر</u>: دیکھیں، آپ کی ریزولیوشن آگئی۔ لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: سر! اس کو تھوڑا اگر چیک کرلیں، میں نے پڑھا نہیں ہے، میں اگر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: کہتے ہیں کہ ہم حکومت سے پر زور مطالبہ کرتے ہیں کہ کے پی صوبے میں ہزاروں گاڑیاں نان کسٹم چلائی جارہی ہیں، ان گاڑیوں کو تھوڑا بہت کسٹم لے کر ریگولرائز کردیں تو خزانے میں ریونیو بھی آجائے گا اور گاڑیوں کا جو مجرمانہ یا غلط استعمال ہے تو وہ بھی کافی حد تک ختم ہوجائے گا۔

وزیر قانون: سر! جو جن علاقوں کے لیے سر ہے، وہ تو پانچ سال کے لیے وہاں پر ریلیف دیا گیا ہے، فیڈرل گورنمنٹ کی طرف سے، تو وہ تو میرے خیال میں Illegal ہو گا؟ اگر ہم اس وقت اس ریزولیوشن کو پاس کریں۔

جناب سپیکر: جی نگہت اورکزئی صاحبہ، جلدی تاکہ ہم بحث پر آئیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، جن علاقوں کے لئے ہیں، وہاں پر ہے لیکن یہاں پر اکثر گاڑیاں ہم نے دیکھی ہیں کہ انہوں نے غلط نمبر پلیٹ لگایا ہوتا ہے اور وہ نان کسٹم ہوتی ہے لیکن جب بھی ایسی کوئی واردات ہوتی ہے، جیسے خدانخواستہ کوئی بم بلاسٹ ہوتا ہے یا کسی سے کوئی ڈکیتی ہوتی ہے یا کچھ اور ہوتا ہے، تو اس میں وہی غیر نمبر پلیٹ گاڑی جو ہوتی ہے جو کہ نان کسٹم پیڈ ہوتی ہے تو اس میں سر، وہی گاڑی Involve ہوتی ہے، جس کے نہ مالک کا پتہ چلتا ہے نہ اور کچھ، ہم چاہتے ہیں کہ اس کو ایک مدت تک کے لئے اس کو ریگولرائز کردیں تاکہ وہ کسٹم دیکر، جن جن کے پاس گاڑیاں ہیں تاکہ وہ اپنی گاڑیاں رجسٹرڈ کروالیں، اس کے بعد اس سکیم کو بند کریں تاکہ کوئی بھی گاڑی جو ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: لیکن لاء منسٹر صاحب کہتے ہیں کہ پانچ سال کے لئے وفاقی حکومت نے۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: نہیں سر، وہ دوسرے علاقوں کے لئے ہیں، میں پشاور کی بات کررہی ہوں سر، اس میں ہائی کورٹ کا فیصلہ ہے نا سر۔

جناب سپیکر: عنایت اللہ خان صاحب۔

جناب عنایت اللہ: شکریہ جناب سپیکر صاحب، یہ بڑا Important issue ہے، یہ نان کسٹم پیڈ گاڑیاں صرف ملاکنڈ ڈویژن کے اندر ہیں اور فاٹا کے بعض علاقوں میں ہیں، ہمیں تو آپ نے چھوٹ دی ہوئی ہے، آپ نے کسٹم سے چھوٹ دی ہوئی ہے، ہمیں آپ نے ایکسائز سے، انکم ٹیکس سے چھوٹ دی ہوئی ہے، اگر آپ یہ ریزولیوشن یہاں سے پاس کرتے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم ملاکنڈ ڈویژن سے تعلق رکھنے والے لوگوں نے کسٹم کی Extension کو وہاں مان لیا، ہم نے وہاں انکم ٹیکس کی Extension کو

مان لیا، اس کا مطلب یہ ہوتا ہے۔ جہاں تک نگہت بی بی کا تعلق ہے تو پولیس نے اس کا ایک حل نکالا ہے، یہاں لوکل ایڈمنسٹریشن، پولیس نے یہ حل نکالا ہے کہ ان گاڑیوں کو لوکل تھانوں کے اندر رجسٹرڈ کرتے ہیں، ہر ایک گاڑی لوکل تھانے کے اندر رجسٹرڈ ہے اور اس تھانے کے نام پر اس کو نمبر پلیٹ ایشو ہوا ہے، پی ایس 1، پی ایس 2، پی ایس 3، اس قسم کے نمبر پلیٹ ان کو ایشو ہوئے ہیں، اچھا ان کے اندر یہ بھی ایک میکنیزم ہے کہ جو گاڑیاں کٹ ہیں اس کو بھی انہوں نے بند کر دیا تھا، جو گاڑی Forged ہے، جس کا چیسز نمبر نہیں ہے، جس کی پوری رجسٹریشن اور ڈاکومنٹیشن نہیں ہے، اس کو پولیس والے پکڑتے ہیں، اس کو Confiscate کرتے ہیں اور اس کا ایک پورا میکنیزم ملاکنڈ ڈویژن کے اندر موجود ہے، اس لئے یہ Law جو ہے، یہ جو ریزولیوشن ہے، یہ ملاکنڈ ڈویژن کے لئے ہے اور ہم ملاکنڈ ڈویژن۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: لیکن انہوں نے پورے صوبے کے لئے کیا ہوا ہے۔

<u>جناب عنایت اللہ</u>: اس کو میرے خیال میں پی ٹی آئی والے بھی سپورٹ نہیں کریں گے اور ہم بھی نہیں کریں گے کیونکہ یہ تو ادھر آپ کسٹم لاء کو Extend کر رہے ہیں جس کی ہم نے مخالفت کی تھی اور جس کی ہمیں وہ ملی ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی آسیہ خٹک صاحبہ۔

<u>وزیر قانون</u>: جناب سپیکر!

<u>جناب سپیکر</u>: لاء منسٹر۔

<u>وزیر قانون</u>: اس کو اس وقت Withdraw کر دیا جائے، Mover سے میری یہی ریکویسٹ ہوگی، اس کو Withdraw کر لیں، یہ Complicated issue ہے، اس ریزولیوشن پر کوئی بھی اس وقت متفق نہیں ہوگا، تو اس کو Kindly اس موقع پر Withdraw کر لیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: آسیہ خٹک صاحبہ، آپ Withdraw کر لیں۔

<u>محترمہ آسیہ خٹک</u>: کیا؟

<u>جناب سپیکر</u>: Withdraw کر لیں۔

<u>محترمہ آسیہ خٹک</u>: سر، بے شک یہ جو عنایت صاحب نے بات کی، لیکن یہ ایف آر بنوں میں بھی چلتی ہیں، یہ گاڑیاں تو کسٹم سے مبرا نہیں ہیں، وہ ایکسائز سے مبرا نہیں ہیں، ایف آر بنوں، وہ تو اس میں نہیں

آتا، میں نے صوبے کی بات کی تھی، جیسے لاء منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ Withdraw کریں، تو میں اپنی قرارداد Withdraw کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: Okay, Thank you. Honorable Member, Taj Muhammad Tarand Sahib, to move his resolution. This is the last resolution.

جناب تاج محمد ترند: شکریہ جناب سپیکر! یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے مطالبہ کرتی ہے کہ وہ مرکزی حکومت سے امر کی سفارش کرے کہ جس طرح صوبہ خیبر پختونخوا کے دوسرے اضلاع میں رہنے والے اقوام کے لئے ایف سی پلاٹون موجود ہیں، اسی طرح بٹگرام میں رہنے والے اقوام کے لئے ایف سی کے کم از کم تین پلاٹون منظور کرنے کے احکامات صادر فرمائے۔ اس وقت ضلع بٹگرام کی تحصیل الائی کے لئے صرف ایک پلاٹون سواتی الائی وال کے نام سے موجود ہے لیکن تحصیل بٹگرام جس کی آبادی تین لاکھ سے زیادہ ہے، کے لئے کوئی پلاٹون موجود نہیں ہے جو کہ سرا سر ناانصافی ہے۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر۔

Minister Law: Agree.

Mr. Speaker: Okay. The question before the House is that the resolution, moved by the honorable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously.

صوبے میں امن وامان کی بگڑتی ہوئی صورتحال پر بحث

جناب سپیکر: ابھی ہم اپنے آٹھ نمبر ایجنڈا آئٹم پر آتے ہیں جس میں لاء اینڈ آرڈر کی بحث ہے اور سی پی او آفس سے ڈی آئی جی، اشتیاق مروت صاحب اور ڈی آئی جی ادریس خان صاحب یہاں تشریف رکھتے ہیں۔

Janab Akram Khan Durrani Sahib. Opposition Leader, please start discussion.

جناب محمد اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر صاحب! آپ کا شکریہ۔ چونکہ لاء اینڈ آرڈر بہت اہمیت کا حامل ہے، پورے ملک کے لئے اور پھر خصوصاً ہمارے صوبے کے لئے، چونکہ ہمارا صوبہ ایک War کی شکل میں تھا اور دس بارہ سال ایک بہت بڑی جنگ مسلط کی گئی تھی جس سے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جنہوں نے بات کرنی ہے، اپنے نام کی چٹ مجھے بھیج دیں۔

قائد حزب اختلاف: یہاں پر ہمارے بچوں کا تعلیم متاثر ہوا، ہماری معیشت پر اس کے بہت برے اثرات آئے اور اس کی وجہ سے ہماری انڈسٹری مکمل بیٹھ گئی ہے، تو لہذا یہ بڑی اہمیت کا ہے، تو ہم نے اس لئے یہاں پر زور بھی دیا کہ گورنمنٹ بھی اس پر توجہ دے اور جو متعلقہ لوگ ہیں وہ بھی اس میں دلچسپی لیں، اس کی اہمیت جو ہے وہ ہماری زندگی کے اس حصے سے جو بنیادی ضروریات ہیں، اس کے ساتھ جڑی ہوئی ہے۔ جناب سپیکر صاحب، لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ تسلی بخش نہیں ہے اور یہاں پر آپ دیکھیں تو روزمرہ اخبارات آپ دیکھیں، رات کو ٹی وی دیکھیں تو یہ واقعات آتے ہیں کہ یہاں پر لوٹ مار ہوا، یہاں پر بچوں بچیوں کے ساتھ زیادتیاں ہوئی، یہاں پر کسی بینک پر ڈاکا ڈالا گیا، کسی سونے کی دکان سے اتنے کلو سونا لے گیا اور حال ہی میں ہمارے یہاں پر ایک محترم ہائی کورٹ کے جج صاحب ایوب خان کے ساتھ بھی واقعہ ہوا، جو ہمارا قیمتی اثاثہ ہیں اور اس کی ایک آنکھ بھی ضائع ہو گئی ہے اس حادثے میں، تو اس لئے ہم یہی زور دے رہے ہیں کہ مزید اس کو ہم نے ٹھیک کرنا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ جہاں پر War تھی اور ہمارے صوبے کی پولیس نے جس جوانمردی کے ساتھ مقابلہ کیا، ہم اس پر اپنی پولیس کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں، یہ اگر پنجاب میں ہوتا تو یقین جانیئے وہاں پر ایک ہی واقعہ اسلام آباد میں آیا اور وہاں پر جو دھرنے کی بات تھی تو وہاں پر لوگوں نے Resign دینا شروع کیا، وہاں پر اختیار لینے کے لئے کوئی تیار نہیں تھا لیکن یہی صوبہ ہے جو ہمارے پولیس والے دیکھتے تھے کہ یہ آدمی بارود سے بھرا ہوا ہے لیکن پھر بھی اس کو گلے لگا کر اس کو دباتے تھے اور خود بھی اڑ جاتے تھے اور اس کو بھی اڑا دیتے تھے، اس پر ہم خراج تحسین پیش کرتے ہیں، یہ آج کل جو حالات بنے ہیں، اس میں ان کی بہت بڑی قربانیاں ہیں، ان شہداء کو بھی ہم خراج تحسین پیش کرتے ہیں لیکن ابھی صورتحال اس طرح نہیں ہے، ابھی مزید ہم نے اس صورتحال کو درست کرنا ہے کہ جہاں پر بھی کوئی واقعہ ہو، واقعات تو ہوتے رہتے ہیں، ایکسیڈنٹ ہوتا ہے، لیکن اس کی انویسٹی گیشن، اس کی تفتیش اور اس کو حد پر پہنچنا جو ہے، وہ پھر پولیس کا کمال ہے، ورنہ روزمرہ کوئی نہیں ہے کہ وہاں پر ہر پولیس والا کھڑا ہو، واقعہ نہ ہو لیکن واقعات کے تدارک اس بنیاد پر ہوتا ہے کہ پولیس اس کی صحیح انویسٹی گیشن کرے، اس کے جو کارندے ہیں، جس بنیاد پر وہ کام ہو رہا ہے، اس کا تدارک کریں، تو اس لئے ہم دوبارہ چونکہ نیا آغاز ہے اور یہاں پر ہم چاہیں گے کہ ہماری انڈسٹری اسی طرح بحال ہوتی، ہمارے سکولوں میں بچے اسی طرح آزادی کے ساتھ جائیں جس طرح ہمارے بچے جاتے تھے لیکن ایک مسئلہ جو ابھی لاء اینڈ آرڈر کے لئے میں بڑا خطرناک سمجھ رہا ہوں، اس میں خدانہ کرے پولیس بھی بے بس ہو گی،

ہماری ایڈمنسٹریشن بھی بے بس ہوگی، وہ یہ ہے کہ ابھی قبائلی علاقہ جات کو بندوبستی علاقہ تصور کرکے صوبے میں شامل کیا گیا، ابھی ہمارے سارے اضلاع جو ہیں، ہمارا بنوں جو ہے وہ شمالی وزیرستان کے ساتھ ہے، ٹانک اور ڈی آئی خان ساؤتھ وزیرستان کے ساتھ ہے، چارسدہ مہمند کے ساتھ ہے، ملاکنڈ ڈویژن باجوڑ کے ساتھ ہے، ابھی جو مین مسئلہ پیش ہوا ہے، جلدی تو کی گئی، اتنی جلدی کی گئی کہ وہاں پر کوئی نظام بنا نہیں ہے، ابھی سیشن جج بھی سیٹلڈ ایریا میں جارہے ہیں، ڈی پی او بھی یہاں پر حیات آباد میں بیٹھے گا، وہاں پر جا نہیں سکے گا، ابھی اتنی جلدی میں جب اس قبائلی علاقے کو شامل کیا گیا، قبائلی علاقوں میں انتظام چلانے کے لئے اپنی ایک بڑی فورس ہے جس کو خاصہ دار فورس کہتے ہیں اور اس کی ٹوٹل تعداد 35 ہزار ہے، ابھی 35 ہزار خاصہ دار کے لئے کوئی فارمولا نہیں ہے، لیویز بھی اس کے ساتھ ہے لیکن یہاں پر جو ہمارے صوبے میں تبدیلی آ گئی تھی، چیف سیکرٹری کی، آئی جی کی، وہ بھی اسی بنیاد پر آئے کہ اس کو سمجھانا چاہتے تھے کہ خدارا ایسا نہ کریں، اس کے لئے ہم تھوڑا سا خاصہ دار جو ہیں، اس کے لئے بھی سروس رولز بنائیں گے، لیویز کے لئے بھی سروس رولز بنائیں گے، ابھی 35ہزار خاصہ دار اگر ہڑتال پر بیٹھ جائیں، میرے پاس کل آئے تھے، ہمارے اس علاقے کے خاصہ دار کے جو بڑے ہیں، وہ بھی آئے تھے اور خاص کر اس کے ساتھ سارے وہ لوگ بھی تھے جو اس میں سپاہی ہیں، ہیڈ کانسٹیبل جیسے ہیں، اس میں صوبیدار ہیں اور وہ ہڑتال پر ہیں اور تین تاریخ کو خیبر ایجنسی میں خاصہ داروں کا ایک بہت بڑا احتجاجی اجتماع ہوگا اور وہ یہ چاہتے ہیں کہ یا تو ہم کو پولیس میں ضم کریں اور جب پولیس میں آپ ہمیں ضم کرواتے ہیں تو ہمارے لئے یا اگر آپ ہمیں خاصہ دار رکھنا چاہتے ہیں تو ہمارے بھی کوئی سروس رولز بنادیں، ابھی تو ہم ٹرائبل علاقے میں نہیں ہیں، ہم سیٹلڈ علاقے میں ہیں، نہ اس کے سروس رولز ہیں، نہ اس کو پولیس میں ضم کرتے ہیں اور بیچارے ابھی جب ان کو آپ اسی طرح رکھیں گے اور پولیس وہاں پر جائے گی تو ان کی سینارٹی کا مسئلہ ہوگا۔ ابھی وہاں پر جو صوبیدار ہے، مجھے معلوم نہیں کہ اس کا رینک ہماری پولیس کے کس آفیسر کے برابر ہے، ابھی وہاں پر خاصہ دار کا جو گریڈ ہے اور ہمارے سپاہی کا جو گریڈ ہے، وہ کس بنیاد پر ہے؟ تو میں حکومت سے بڑے ادب سے یہی درخواست کرتا ہوں کہ خدارا کوئی مناسب منصوبہ بندی کرلیں، اگر خاصہ دار بھی وہاں پر ہڑتال پر ہیں، آپ اس کو حکم دے دیں، وہ بھی نہ مانے، ابھی پولیس کی فورس بھی وہاں پر نہیں گئی ہے، تو میرے خیال میں لاءاینڈ آرڈر کا مسئلہ جو اس صوبے کا خراب ہوگا، پھر وہ کنٹرول میں نہیں ہوگا۔ وہاں ہم نے سارا Depend آرمی پر کیا ہے، ابھی جب یہ سیٹلڈ ایریا ہوگا تو اس کے لئے پولیس سٹیشن کا

انتظام ہوگا، وہاں پر ڈی پی او کے آفس کا ہوگا، تو وہاں پر اگر وہ کسی کو حکم دیں گے کہ فلاں جگہ پر لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ ہے، اس کو کنٹرول کریں، وہاں پر واقعہ ہوا ہے، ان لوگوں کو Arrest کر لیں، تو یہ بہت بڑا فرق ہے درمیان میں، تو میں چاہوں گا کہ یہاں پر جب مجھے جواب دیں گے تو خاص کر لیویز کے حوالے سے جو ابھی نئے رولز بنا رہے ہیں، ابھی خاصہ داروں کے لئے جو پروگرام ہے، اس معزز ایوان کو پہلے اعتماد میں لے لیں اور اگر یہ مسئلہ خراب ہوا سپیکر صاحب، میں اس کی نشاندہی کر رہا ہوں، کل ان لوگوں کی باتیں میں نے سنی ہیں، وہ میرے پاس جرگہ لے کر آئے تھے اور مجھے دعوت بھی دی گئی کہ آپ نے تین تاریخ پر وہاں پر جو ہمارا کیمپ ہے، اس میں آنا ہے، چونکہ میری پہلی کمٹمنٹ ہے تین تاریخ کی، ان سے میں نے کہا کہ میں نہیں آسکوں گا لیکن آپ لوگوں کی جو بات ہے وہ میں اسمبلی کے فلور پر ضرور اٹھاؤں گا، تو خدارا آپ گورنمنٹ کو رولنگ دیں، جب یہاں پر ہمارا منسٹر مجھے جواب دے گا تو گول مول باتیں، اس معاملے پر وہ ہمارے ساتھ ایسا نہ کریں، واضح ہمیں کہہ دیں کہ لیویز کے لئے یہ سروس رولز ہیں، یہاں پر پولیس ہم بھیجتے ہیں یا نہیں بھیجتے، خاصہ دار جو پہلے سے بھرتی ہیں، ان کو ہم سینارٹی دیتے ہیں یا نہیں دیتے، تو ضرور میرے خیال میں ڈیبیٹ اس پر چلے گی۔ چونکہ اپوزیشن اور گورنمنٹ کے اراکین اس پر بات کریں گے لیکن یہاں پر آپ سے ہماری یہی درخواست ہے کہ آپ پولیس ڈیپارٹمنٹ کے بڑوں کو بھی بلائیں۔ تو جناب سپیکر صاحب! اس لئے ہم نے زور بھی دیا کہ ایک تو گورنمنٹ ہے، ایک ہمارے پالیسی ساز ہیں جو ہمارے لیے کام کرتے ہیں، وہ دونوں بیٹھیں، ہماری باتوں کو سنیں اور حالات بدتر جا رہے ہیں جی، ابھی اورکزئی ایجنسی میں ایک اسسٹنٹ کمشنر عظمت وزیر صاحب زخمی ہوا، ایف آر لکی میں مانیٹرنگ سٹاف پر وہاں حملہ ہوا، اس میں ایک خاتون بیچاری شہید ہوئی اور ابہام جو بہت زیادہ ہے وہ یہ ہے کہ ابھی بھی ہمارا گورنر میٹنگ چیئر کرتا ہے اور ہمارا چیف منسٹر صاحب سائڈ کی کرسی پر بیٹھا ہوا ہوتا ہے، پرسوں کے اخبارات میں جو فوٹو تھے اس میں گورنر جو تھا وہ Main stream پر بیٹھا تھا اور ساتھ ہمارے چیف منسٹر اسی طرح سائڈ پہ بیٹھے تھے، ابھی اگر یہ صوبے میں شامل ہیں اور یہ صوبے کا حصہ ہیں، وہاں پر ہم ڈی پی او کو مقرر کرتے ہیں، وہاں پر ہم سیشن جج کو بھیجتے ہیں تو کیا یہ چیئرمین شپ جو تھی میٹنگ کی، اس پہ ہمارے چیف منسٹر کو بیٹھنا تھا یا فرمان صاحب کو بیٹھنا تھا جو ہمارے بڑے معزز گورنر ہیں؟ آپ ذرا دیکھ لیں، یہ ہم کس طرح اس کو تسلیم کریں گے کہ یہ صوبے میں شامل ہوا ہے جب وہاں پر نظام جو ہے، جو کمیٹی بناتے ہیں وہاں پر جو منظور پشتون کی جو جماعت ہے، اس کے ساتھ اس کے لئے جو کمیٹی ارکان کو بلاتے ہیں اور

بات بھی کرتے ہیں، وہ بھی گورنر صاحب اس کو نامزد کرتے ہیں کہ کمیٹی میں کون ہوگا؟ تو یا تو ہمیں بتایا جائے کہ یہ آدھا تیتر آدھا بٹیر ہے، ایجنسی بھی ہے اور سیٹلڈ ایریا بھی ہے تو ہم پھر کہیں گے کہ کبھی چیف منسٹر صاحب بیٹھے، کبھی گورنر صاحب بیٹھے، جس کی بھی مرضی ہو وہاں پر وہ اپنا اختیار چلائے ورنہ پھر ایڈمنسٹریشن جو ہے صوبے کی، اگر واقعی ہماری سات ایجنسیاں جو تھیں وہ بندوبستی علاقے میں شامل ہیں تو پھر ابھی گورنر کا جو رول ہے وہ میرے خیال میں لاء منسٹر ذرا مجھے یہ بھی Explain کر لیں کہ وہ دستور آئینی لحاظ سے چیف منسٹر کے جو اختیارات ہیں اور گورنر کے جو اختیارات ہیں اس کا ذرا توازن پیش کر لیں، آیا ڈیویلپمنٹل سکیمیں جو آج بھی ہیں جو ایف آر اور فاٹا کے ایم این اے وہاں پر کروا رہے ہیں وہ سکیمیں، ان کو ہمارے چیف منسٹر دے رہا ہے یا وہ گورنر صاحب اس کا فارمولہ جو ہے، وہاں پر سکیموں کا وہ دے رہے ہیں؟ ابھی جو موجودہ الیکشنز ہوں گے فاٹا میں، وہاں بلدیاتی انتخابات ہوں گے یا صوبائی اسمبلی کے ہوں گے؟ اس کا دائرہ کار جو ہوگا وہ زیر اثر چیف منسٹر کے انڈر ہوگا یا گورنر کے انڈر ہوگا؟ تو یہ کچھ بہت بڑی اہم باتیں ہیں جو کہ ہمیں یہاں پر اس طرح نہیں کہ پھر سلطان صاحب اتنی میٹھی انداز سے، اتنے پیار سے یہاں پر جب اٹھتے ہیں اور ہمیں بتاتے ہیں، ہماری کوئی ایسی بات سپیکر صاحب، اس میں نہیں ہے، ہم صرف اصلاح کے لئے بات کرتے ہیں، ہمارا اس میں کوئی اور ایجنڈا نہیں ہے، یقیناً اس پہ ٹائم لگے گا، باتیں یہ ہوں گی کہ چونکہ ابھی بہت بڑا مسئلہ ہے پورے ہمارے قبائلی علاقوں کو سیٹلڈ میں یہی رونا، میری جماعت رو رہی تھی اور میری لیڈرشپ کی یہی بات تھی کہ خدارا اس کو جلدی میں نہ کریں، اس کو ٹائم فریم دے دیں، کم از کم پانچ سال کا عرصہ دے دیں کہ وہاں پر ہم ڈیویلپمنٹ کر لیں اور جہاں پر ڈیویلپمنٹ نہیں ہوگی وہاں پر لاء اینڈ آرڈر کے مسئلے ہوں گے، تو پھر اس پہ ذرا جو میری باتیں، اگر اس نے نوٹ کی ہونگی تو پھر تفصیل سے مجھے اسکا اس فلور پہ جواب دیا جائے کہ وہاں پر جو میرے پاس لوگ آئے تھے جو تین تاریخ کو خیبر ایجنسی میں خاصہ دار جو ہیں جمع ہو رہے ہیں اور جب آپ کے پورے صوبے کے 35 ہزار لوگ ڈیوٹی پہ نہیں ہوں گے اور وہ احتجاج پہ نکلیں گے تو اس میں بہت سے واقعات بھی سامنے آ سکتے ہیں، اللہ نہ کرے کہ ایسے حالات آ جائیں، کیونکہ ہماری کوشش ہے کہ ہم بہتری کی طرف جائیں۔ آپ کا بہت بہت شکریہ۔

<u>جناب سپیکر</u>: تھینک یو۔ درانی صاحب۔

<u>جناب سپیکر</u>: جناب سردار حسین بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: شکریه جناب سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، دا ډیره زیاته ښه خبره ده چې نن په ایجنډا باندې د لاء اینډ آرډر خبره ده او سپیکر صاحب، حقیقت هم دا دے چې د دهماکو په حواله یا دهغه دهشت گردئ په حواله باندې د دهماکو په تعداد کښې شکر الحمد لله چې ډیر زیات کمے راغلے دے بلکه ډیر وخت شوے دے او الله دې نه کړی ډیر زیات ښه والے راغلے دے او دهغې په شا هم وجوهات پراته دی خوبیا روزانه بنیاد باندې څنګه چې اپوزیشن لیډر صاحب هم ذکر اوکړو، ډکیتئ کیږې او ټارګټ کلنګ کیږې او د ورځې په رڼړا کیږی، د ډیرو واقعاتو ذکر خو درانی صاحب اوکړو او تیرو ورځو کښې کریم خان ناست دے، صوابئ کښې یارحسین کښې د ورځې رڼړا، د ورځې په رڼړا کښې موټرسائیکل والا راځی اوبیا خلق وولی او ظاهره خبره ده د بهته خورئ په ټوله صوبه کښې یو ماحول جوړ دے او څوک بیا دخپلې نامې جامې په وجې باندې د هغې اظهار کوی او ډیر خلق هغه څیزونه پټ ساتی جناب سپیکر، او ظاهره خبره ده څنګه چې درانی صاحب اوونیل، زمونږه دصوبې پولیس چې دے دا مثالی پولیس دے او دا د اوس نا نه دے، ډیر د هغه زمانې نه یو ډیر مثالی پولیس دے او ظاهره خبره ده بیا ددې صوبې روایات هم دی او د دهشت گردئ په جنګ کښې چې پولیسو کومې قربانئ ورکړی دی، دانسان زړه غواړی چې په هره مرحله باندې دهغې ذکر هم کوی او هغوی ته خراج تحسین هم پیش کوؤ او مونږ ته هغه وخت هم یاد دے چې په پولیس پوسټونو باندې به خودکش حمله اوشوه، پنځه پنځه او شپږ شپږ ځوانان چې دی دا به شهیدان شو، په منټونو کښې دننه دننه به نور پولیس ځوانان رارسیدلی وو او د هغې پوسټ یا دهغې سټیشن چارج چې دے هغه به ئے سنبهال کړے وو، لهذا د پولیس، ټول سکیورټی فورسز چې شهادتونه ئے ورکړی دی نو مونږه خراج تحسین پیش کوؤ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! دلته فورسز ظاهره خبره ده خپلې قربانئ ورکوی خو یو Commitment او Political well دا د حکومتونو ذمه داری وی او دلته دا څیز چې دے دا اوس په نظر نه راځی۔ د قبائلی اضلاع هم ذکر اوشو او بیا جناب سپیکر! په مونږ باندې د دنیا هم ډیر زیات پریشر دے، د کالعدم تنظیمونو په حواله باندې په مونږ باندې ډیر زیات پریشر دے او دا

پکار هم ده مرکزی حکومت Commitment هم کړے دےاو بیا بیا د هغې هغه خبره دهراوئی هم چې کالعدم تنظیمونو خلاف کارروائی چې ده، دا روا نه ده خو جناب سپیکر! داسې نه ده، هغه کالعدم تنظیمونو نامې هغوی بدلې کړې او د 2018 په الیکشنو کښې مونږ او تاسو ټولو اولیدل چې هغوی ته Election commission symbol هم ورکړو او هغوی دلته الیکشنې هم اوکړې او اوسه پورې هم لګیا دی۔ جناب سپیکر! په دې صوبه کښې اوس هم کالعدم تنظیمونه باقاعده په جماتونو کښې تقریرونه هم کوی، په جماتونو کښې چندې هم کوی او ځوانان دې ته تیار وی چې تاسو جهاد ته راځئ۔ دلته سوال دا پیدا کیږی چې دا څومره زمونږه اینټیلیجنس ادارې دی، مخبراتی اداری دی، آیا دا ټول عمل د هغوی نه پناه دے، نو بیا ظاهره خبره ده دلته خو شک ضرور پیدا کیږی چې مونږه بیا بیا دا خبره کوؤ چې ټول اولس د دهشت ګردئ خلاف دے، حکومتونه د دهشت ګردئ خلاف دی او د هغې نیشنل ایکشن پلان چې جوړ شو جناب سپیکر! دا خوبیا د ټولو متفقه یو ډاکومنټ دی خو دلته چې دا څیزونه اوس کتلے شی نو بیا ظاهره خبره ده شک پیدا کیږی جناب سپیکر! زه د نورو قبائلی ضلعو هم ذکر کوم خو د خیبر ضلعې به ذکر اوکړم او درانی صاحب خبره هم اوکړه چې څومره قبائلی ضلعې دی خاصه دار او لیویز په هغه وخت کښې شهادتونه ورکړی دی د خپلو سرونو قربانئ ئے ورکړې دی، سروسز ډیلیور کړی دی، هغوی یوه میاشت او شوه چې په جمرود کښې د هغوی ډیره لویه دهرنا ده او ټول سیاسی جماعتونه ورله تلی دی او هغوی سره ئے هغه خپله یکجهتی چې ده، هغه اظهار ئے ورسره کړے دے جناب سپیکر! دلته لاء منسټر صاحب ناست دے او ظاهره خبره ده چې په دې ملک کښې په صوبه کله هم حکومتونه راشی، هغوی یو خپل Work plan ورکړی، اعلان اوکړی نوې حکومت اعلان کړے دے چې مونږ به یو کروړ خلقو ته روزګار ورکوؤ او پنځوس لاکهه کورونه به جوړوؤ، نو زما دا ریکویسټ دے چې دا کوم تعداد درانی صاحب اووئیل، دیرش زره دے یا دوه دیرش زره دے، پنځه دیرش زره دے، مونږ سیاسی جماعتونه، د اپوزیشن کم از کم دا نوکرئ به ترې مائنس کړو، دا کوم یو کروړ نوکرئ چې دا نوې حکومت خلقو ته ورکوی، دا هغه

خلق دی چې هغوی سروسز ورکړی دی، دغه 35 هزار خلق چې دی دا ریګولرائز کړئ یا د پولیس برابر مراعات ورته ورکړئ او یا دې پولیس سره ضم کړئ او د کوم سروس سټرکچر خبره چې درانی صاحب اوکړه، دا ګرانه خبره نه ده چې د پولیس سپاهی څه سکیل دے، د خاصه دار او د لیوی هغه سټرکچر چې دے هغه ډیر زیات آسان دے او زما طمع ده انشاءالله چې ټول هاؤس به جناب سپیکر، مونږ سره په دې کښې مرسته کوئ خو بله ډیره د حیرانتیا خبره د کله چې مونږ د دنیا په فورم او دریږو نو مونږه د State actors او د Non state actors خبره کوؤ، دا ډیره زیاته عجیبه خبره ده چې زمونږه ریاست سره فوج هم موجود دے، زمونږ ریاست سره رینجرز هم موجود دی، پولیس هم موجود دے، ایف سی هم موجوده ده، خاصه دار هم موجود دے، لیوی موجوده ده، بیا په دې قبائلی ضلعو کښې د امن کمیټو په نامه د 25 25 هزار ماهانه په بنیاد باندې عام خلق بهرتی کول، دا خبره چې ده دا خو ذهن نه اخلی، تاسو لیویز ته او خاصه دارو ته تنخواګانی نه ورکوئ، تاسو د هغوی سروسز پرمننټ کوئ نه او یو Parallel force تاسو جوړوئ نو بیا دا خبره په ډاګه ده چې دا خبره ما مخکښې هم په دې فورم کړې وه چې دا په دې لارو باندې د غلا ټرکونه د افغانستان نه راځی او ما له ئے د دې جواب په هغه ټائم کښې هم چا را نه کړو چې دا 24 ,24 لاکھ روپئ ترې نه په غیر قانونی توګه باندې اخلی نو دا پیسه چرته ځی؟ دلته خو بیا دا سوال راپورته کیږی چې Constitutionally وزیر اعلیٰ د دې صوبې چیف ایګزیکټیو دے خو که د صوبې په حواله میټنګ کیږی او قبائلی پوائنټس پکښې موجود وی نو بیا ګورنر هغه چیئرکوی نو آئین خو ګورنر له هغه اختیار ور نه کړو، هغه پاتې نه شو، څنګ چې د پنجاب ګورنر دے، څنګ چې د سندھ ګورنر دے، څنګ چې د بلوچستان ګورنر دے، داسې بیا زما د پښتونخوا ګورنر دے، جناب سپیکر! د دې تحقیقات پکار دی۔ جناب سپیکر، په وزیرستان کښې اوس هم Good طالبان موجود دی، دلته درانی صاحب خو ظاهره خبره ده موجود دے، زمونږ یو بل ورور د بنوں شاه محمد خان هغه به دلته وی، داسې د ټانک دلته ملګری وی یا Even که د لکی مروت دی، کهلاؤ ګرځی، زما یوه هفته او

شوه چې زه وزیرستان ته تلے وومه، کهلاؤ ولاړ دی د خلقو نه ئے ټوپکې را جمع کړی دی او هغوی سره ټوپکې دی۔ (تالیاں) دا د دې مقصد څه دے؟ او دا به هم تاسو ته پته وی چې کله هلته تحصیلدار اغوا کوی، کله استاد اغوا کوی او چې کومی ټهیکې کیږی نو وائی دا د امن کمیټئی دی، دوئ له دیرش پرسنټه ورکړئ۔ جناب سپیکر! دا څیزونه داسې دی چې دا ډیر سنجیده اغستل غواړی او بیا چې دلته جناب سپیکر، دا مزاحمت کیږی، زه د ټانک نه جنوبی وزیرستان ته روان وومه که زه په دی نوم کښې غلط کیږم، شاید چې درانی صاحب دا نوم گردوئی پولیس پوسټ وو، گردوئی، د گاډو قطار ولاړ وو او د خلقو میله وه، نو ما تپوس اوکړو چې دا څه چل دے؟ نو هلته دفتر لگیدلے دے چې د دې ملک باشنده ګان پښتانه جنوبی وزیرستان ته وردننه کیږی، جناب سپیکر! د گاډی نمبر لیکی، په گاډی کښې څلور کسان دی، پنځه کسان دی، د هغوی نومونه لیکی او دا پختون یار خان دلته ناست دے، ده ته به هم پته وی، بیا د شناختی کارډ نمبر لیکی، نو دومره سلیپ ورله ورکړی نو بیا ورته وائی تاسو گاډی کښې کښینئی نو هغوی گاډی کښې روان شی او چې کله وانا ته انټر کیږی نو هلته بل پوسټ لگیدلے دے نو باقاعده هغه رسید به هلته ښائې، هغه پنځه کسان به شماری، د هغوی به شناختی کارډ نمبر گوری او د هغه گاډی نمبر به گوری، بیا ورته وائی جنوبی وزیرستان ته ځئ، داسې ده لکه ته به وائې چې دا د هندوستان او د پاکستان بارډر دے، هغوی ورته هلته ویزه لگوی۔ جناب سپیکر! پوسټونو ته اوگورئ، چیک پوسټونو ته جناب سپیکر! که تاسو هم هلته ځئ او حکومت درله پروټوکول نه وی درکړے نو ته ورته زرها وایا چې زه ایم پی اے یمه، ته ورته زرها وایا چې زه اپوزیشن لیډر یمه، ته به اودریږې، تا به را کوزوی، تا نه به تپوس کوی ته چرته ځې، د کوم ځائی نه راغلې، څه له ځې، کله به واپس کیږې؟ جناب سپیکر! دا رویه چې ده، دې رویئې په دې وطن کښې مزاحمت پیدا کړو، مزاحمت او اشتعال پیدا کړو او د دې په شا مقاصد څه دی، دا په خپل ریاست کښې دننه خپل خلق د ځان دشمنان جوړول، آیا دا د دې ملک د سلامتیا د پاره ضروری ده؟ جناب سپیکر! زما بیا هم یقین دے چې دا کومې خبرې مونږ کوؤ، دې حکومت سره ئې جواب نشته،

زه به بیا دا خبره اوکړم چې دا د جنوبی وزیرستان دا څنګه چې زمونږه دغلته محترم پولیس افسران ناست دی، طاہر داوړ د دې صوبې افیسر وو، زه نن هم په وثوق سره دا خبره کولے شم چې ماله صوبائی حکومت دا جواب نه شی را کولے چې هغه چا اغوا کړو، هغه چا قتل کړو، جناب سپیکر! مونږه دلته مطالبه اوکړه او زه نه پوهیږم چې د یو Sitting پولیس آفیسر مرګ وژنه بیدردئ سره، هغې له دا نوم ورکیږې، وائی دا Sensitive issue ده، نو مونږ خو دلته ریکویسټ او کړو چې مونږ ته In camera briefing راکړئ، تر اوسه پورې جناب سپیکر، جناب سپیکر، دلته عنایت الله خو د اپر دیر دے او بهادر حاجی صاحب او دلته ملګری ناست دی، دا د لوئر دیر، د افغانستان نه کالونه رائی باجوړ خلقو ته د بهته خورئ، هغه څیزونه رپورټ کیږی، پیښور ته رائی چې د باجوړ د مهمندو، د خیبر د کرمې د اورکزو، د شمالی، د جنوبی وزیرستان څومره په اسلام آباد کښې، پنډئ کښې او نورو ځایونو کښې تاجران دی ځی، کله ورله بچی تختوی، کله ورته دهمکیانې ورکوی جناب سپیکر، او دا مسئله تر اوسه پورې جناب سپیکر، دا حل نه شوه۔ جناب سپیکر! حقیقت هم دا دے چې د ټولې قبائلی سیمې خصوصاً او د پختونخوا عموماً دهشت ګردئ په جسمانی او په ذهنی توګه باندې خلق معذوران کړل جناب سپیکر! زه پخپله جنوبی وزیر ستان کښې وانا ته لاړمه، هلته د معذورانو یو تنظیم جوړ شوے دے، هغې تنظیم سره زه کښیناستمه، مونږه له ئې دعوت راکړو د چائے، چوده سو کسان معذوران دی، چوده سو، د جنګونو د بمونو چوده سو معذوران دی چوده سو جناب سپیکر، او ډیره د افسوس خبره ده چې څلور نیم سوه په هغې کښې زنانه دی جناب سپیکر، دا خلق په کوم جنګ کښې دا دومره لوئې تاوان اوشو، دا د کوم مقصد د پاره اوشو جناب سپیکر، او بیا زما امید دے چې د اپوائنټ به نوټ کوی خو بیا ډیره زیاته د افسوس خبره دا چې نادرا هغه معذورانو ته Disable card نه ورکوی Disable card، جناب سپیکر، پکار دا ده چې حکومت په فوری توګه باندې د هغه ټولو معذورانو د علاج معالجې سرکاری بندوبست اوکړی چې کوم د معذورانو د پاره دروزګار کوټه ده، زه راغوندوم، جناب سپیکر! آج میں نے پشتو میں تقریر کی ہے تو آپ کو اسی لئے لمبا لگا، جناب

سپیکر، زه به د حکومت نه دا خواست کوم چې نادرا ته په فوری توګه باندې چې دا کوم Disable خلق شته، په وانا سب ډویژن کښې، د جنوبی وزیرستان پریږده، او دا نور هم د شمالی وزیرستان او د جنوبی وزیرستاناو د نورو فاټا ضلعو هغوی خو لا پریږده جناب سپیکر، جناب سپیکر، زمونږه امید دے انشاء الله که خیروی، دلته ټولې ادارې زمونږه د پاره ډیرې زیاتې محترمې دی، ډیرې زیاتی خو جناب سپیکر، بیا زه که د تورخم د لارې خبره کوم نو د انګور اډې د لارې به هم خبره کومه چې هلته که چلغوزې په شمالی جنوبی وزیرستان کښې پیدا کیږی جناب سپیکر، نو زه به حکومت ته داخوست کوم چې وزیران هلته ځی ښه خبره ده، مشاورت تاسو کوئ، ښه خبره ده خو چې دا په بلیک باندې دا ټرکونه ورته وائی چې دا دوئ له ځکه ورکوی چې دوئ سره خرچې نشته، نو د دې هم تحقیقات اوکړئ چې کله مونږه د دهشت ګردئ خلاف یو نو بیا ضرورت څه دے چې Good طالبان ساتو جناب سپیکر، چې کله مونږه ته دهشت ګردئ دومره تاوان رارسولے دے نو بیا په سرکاری توګه باندې د دغه دهشت ګردو دا دومره سرپرستی کول، هغوی ساتل، هغوی له مراعات ورکول، په ناجائزه طریقې باندې هغوی له ټرکونه پریښودل چې د هغې نه د هغوی آمدن راځی او هغوی دې پرې ګزران کوی نو جناب سپیکر، دا ټول سوالونه داسې دی چې دا جواب غواړی او داسوالونه یواځې د اپوزیشن نه دی، دا د ټول اولس دی، دا د ټولو قامونو دی جناب سپیکر، بائد چې دا حکومت څنګه کالعدم تنظیمونو خبره کیږی، دا چې مونږه او وینو چې دا خلق محسوس کړی جناب سپیکر، چې دلته کښې امن راشی نو ظاهره خبره ده دلته به ټورازم وی چې دلته کښې امن راشی جناب سپیکر، دلته به تعمیر وی او دلته به ترقی وی جناب سپیکر، دلته به تعلیم وی جناب سپیکر، دلته به روزګار وی، دلته به د ټول ژوند معمولات چې دی دا ټول څیزونه د امن سره مشروط دی، دا د بدامنئی مسئله، نه یواځې د حکومت ده او نه د اپوزیشن ده، لهذا زما امید دے انشاءالله چې په دې خبرو باندې به حکومت ډیر په سنجیدګئ سره غور کوی، مهربانی۔

جناب سپیکر: Thank you very much۔احمد کنڈی صاحب، پیپلز پارٹی کی طرف سے۔

جناب احمد کنڈی: شکریہ جی۔

دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے
پر نہیں طاقت پرواز مگر رکھتی ہے

جناب سپیکر! 23 مارچ کے تاریخی دن پہ ہمارے مہمان خصوصی آئے، ہمارے وزیر اعظم کے آئیڈیل ہیں، ڈاکٹر مہاتر محمد، انہوں نے ایک مشترکہ اعلامیہ میں بڑی مختصر اور بڑی جامع بات کی، انہوں نے کہا کہ ملائشیا کی معاشی ترقی اور استحکام کا راز اس کے اندرونی استحکام میں ہے اور اندورنی استحکام کے اوپر توجہ دے کر اندورنی استحکام کے اوپر توجہ مرکوز کر کے ہم نے معاشی ترقی کی بلندیوں کو چھوا ہے، شاید ہمارے حکمرانوں کو جن کے وہ آئیڈیل ہیں یہ بات سمجھ آسکے۔ آیئے آج دیکھتے ہیں اس اندورنی استحکام کا جائزہ لیتے ہیں، جو ہمارے امن کو ہماری سلامتی کو اور ہماری شانتی کو کس نے لوٹا؟ ہمارا تعلق اس بدقسمت صوبے سے ہے جو آج دہشت گردی کے خلاف فرنٹ لائن پہ لڑ رہا ہے اور اس صوبے میں دہشت گردی کے نام پہ انتہا پسندی کے نام پہ، فرقہ واریت کے نام پہ اور لسانیت کے نام پہ جو لوگوں کو تشدد کا نشانہ بنایا گیا، جناب سپیکر! وہ کسی سے ڈھکہ چھپا نہیں۔ آیئے آج تاریخ کے اوراق میں اس مرض کی تشخیص کرتے ہیں، جب تک مرض کی تشخیص نہیں ہو گی جناب سپیکر! اس کا علاج ممکن نہیں۔ آیئے آج اس کی تشخیص کرتے ہیں جو میرے امن اور سلامتی اور میری شانتی کو کس نے لوٹا اور کس نے خراب کیا؟ آج تاریخ کہتی ہے پاکستان کی 5 جولائی 1977 یہ ایک سیاہ دن تھا، بدقسمت دن تھا جب شہید ذالفقار علی بھٹو کی حکومت کو، جمہوری حکومت کو ختم کیا گیا، صرف جمہوری حکومت کو ختم نہیں کیا گیا، جناب سپیکر! 4اپریل 1979 کو قائد عوام کو، تیسری دنیا کے قائد کو ملت اسلامیہ کے فرزند ذالفقار علی کو۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Janab, come to the topic, Kundi Sahib.

جناب احمد کنڈی: نہیں جی، دیکھیں جی، اس پہ میری یہ گزارش ہے، میں نے دیکھے تاریخ کے اوراق ۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: We are discussing 'Law and Order Situation' in the province.

جناب احمد کنڈی: سر، میں اسی پہ آرہا ہوں، اسی پہ آرہا ہوں اسی پہ، میں نے آپ سے گزارش کی ہے دس منٹ مجھے دیں، میں اسی پہ آرہا ہوں سر، تھوڑا سا حوصلہ کر لیں، شاید میں غلط ہوں گا لیکن تھوڑا سا حوصلہ کر لیں۔ 4اپریل 1979 کو اس شخص کو تختہ دار پہ لٹکایا گیا، سولی پہ چھڑایا گیا جناب سپیکر! ایک

فرد واحد نے جس طریقے سے اس جمہوری حکومت کو ختم کیا، اس شخص کا قصور کیا تھا جناب سپیکر! وہ آج آپ کے سامنے ہے، اس شخص کا قصور شاید یہی تھا کہ اس نے نوے ہزار قیدیوں کو رہا کروایا، شاید اس نے زرعی اصلاحات کے ذریعے اس کو معاشی استحکام دیا، اس کا قصور یہ تھا، شاید 26 سال بعد اس ملک کو متفقہ آئین دیا، شاید اس کا قصور یہ تھا، جو اس نے اس وقت 1974 میں جب دنیا دو حصوں میں تقسیم ہو رہی تھی، ایک طرف کمیونیزم تھا، ایک طرف کیپٹلزم تھا، ایک طرف اشتراقی نظام تھا، ایک طرف سرمایہ دارانہ نظام تھا، ایک کی قیادت متحدہ روس کر رہا تھا، ایک کی قیادت متحدہ امریکہ کر رہا تھا جناب سپیکر! اسی پہ آ رہا ہوں جناب سپیکر،۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: جناب کنڈی، واپس آ جائیں Topic کے اوپر۔

<u>جناب احمد کنڈی</u>: اسی پہ آ رہا ہوں جناب سپیکر۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: دیکھیں، آپ نے سی پی او آفس سے اعلیٰ آفیسر بھی بلوائے لیکن اس کے اوپر بات کریں جو اس سے Related ہے۔

<u>جناب احمد کنڈی</u>: دیکھیں، جب تک آپ تشخیص نہیں کریں گے اس کا حل نہیں نکلے گا۔ جناب سپیکر! اس کے بعد آپ نے دیکھا ہے، ایک فرد واحد نے اس معاشرے میں جس طریقے سے امن کو برباد کیا اور نام نہاد مذہب کے نام پر جو جنگ لڑی گئی، اس کے لئے میدان جنگ میرے صوبے کو بنایا گیا جناب سپیکر! اور آج وہی بنیادیں ہیں، جس بنیاد کے نام پہ آمریت نے اس صوبے میں لسانیت کے نام پہ، فرقہ واریت کے نام پہ، دہشت گردی کے نام پہ۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: Your time is over، فائیو منٹ، دس منٹ آپ کے پورے ہو گئے۔ دیکھیں آپ تاریخ میں چلے گئے ہیں، محمد ظاہر شاہ طورو صاحب، ایم پی اے، ظاہر شاہ طورو صاحب نہیں ہیں، عنایت اللہ خان صاحب، دیکھیں آپ تاریخ ساز باتیں کر رہے ہیں، Come to the topic. We are discussing law and order in the province; so, please confine yourself، چلیں دو منٹ لے لیں۔

<u>جناب احمد کنڈی</u>: فرد واحد نے 12 اکتوبر 1999 کو بھی ایک شخص کی حکومت ختم کی، 27 دسمبر کو بھی۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: ان آٹھ مہینوں کی بات کریں نا، کنڈی صاحب۔

<u>جناب احمد کنڈی</u>: سر! دہشتگردی کے نام پہ سیاست دانوں کو لوٹا گیا ہے جناب سپیکر! دہشتگردی کے نام پہ دہشت گردی امن نہیں ہے، یہاں پہ لسانیت امن نہیں ہے، فرقہ واریت جناب سپیکر! یہ تو آپ۔۔۔۔

Mr. Speaker: This is totally irrelevant. Inyatullah Khan Sahib, Inyatallh Khan Sahib.

دیکھیں بہت تاریخ ساز باتیں کر رہے ہیں۔ بابر سلیم سواتی صاحب (شور) بابر سلیم سواتی صاحب، بابر سلیم سواتی صاحب (شور) آرڈر پلیز، آرڈر پلیز، نگہت بی بی تشریف رکھیں آرڈر پلیز، تشریف رکھیں، بس بس، نگہت بی بی تشریف رکھیں، فضل حکیم تشریف رکھیں، بس بس نگہت بی بی تشریف رکھیں، بابر سلیم سواتی صاحب!

جناب بابر سلیم سواتی: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شکریہ جناب سپیکر، یہ بہت بڑا اہم مسئلہ ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دیکھیں، آپ غیر ضروری بات کر رہے ہیں، Topic کے اوپر نہیں آرہے ہیں، ان کے بعد میں آپ کے پارلیمینٹری لیڈر کو موقع دیتا ہوں، کہنے دو۔

جناب احمد کنڈی: ہمارا ان کا اختلاف کیا تھا، صرف میں بنیادی باتیں کرتا ہوں، چلیں چھوڑیں، ہم چاہتے تھے جمہوریت، جمہوریت کے نیچے فلاحی ریاست، فلاحی ریاست میں قانون کی حکمرانی، قانون کی حکمرانی کے مطابق جو معاشرہ بنے گا، اس میں امن ہوگا، اس میں برداشت ہوگی، اس میں دلیل اور دلائل ہوں گے، اس میں امن آئے گا، امن جو آج آپ کا ٹاپک ہے امن اور کیا چاہتے تھے؟ وہ آمریت چاہتے تھے، آمریت کے نیچے سلامتی ریاست چاہتے تھے، سلامتی ریاست میں جبر کی حکمرانی چاہتے تھے۔

جناب سپیکر: آپ پھر لاء اینڈ آرڈر پہ نہیں آرہے ہیں۔

جناب احمد کنڈی: جبر کی حکمرانی کے نیچے وہ تشدد کا نشانہ بنانا چاہتے تھے، اس معاشرے کو، فرقہ واریت کرنا چاہتے تھے، لسانیت کرنا چاہتے تھے۔

جناب سپیکر: اب آپ کا مائیک بند۔ تھینک یو۔ تھینک یو، کنڈی صاحب، تھینک یو، تھینک یو، ان آرڈر پلیز۔ جی بابر سلیم سواتی صاحب، بابر سلیم سواتی صاحب۔

(شور)

جناب بابر سلیم سواتی: جناب سپیکر! آج جناب اپوزیشن لیڈر نے، اوہ بھائی، اوہ کنڈی صاحب، اللہ کے لیے بیٹھ جاؤ یار، ہاں جی، کنڈی صاحب بول لیں۔

(شور)

جناب سپیکر: فضل حکیم صاحب۔

جناب فضل حکیم: دا جلسه نه ده خانه، د ژوندو خبرې کوه د مړو مه کوه۔

جناب سپیکر: دیکھیں، آپ ایسا کریں گے تو میں Adjourn کر دوں گا، آپ کو ٹائم دیا گیا، آپ نے Irrelevant بات شروع کر دی، بس ٹاپک پہ آجائیں نا، میں نے آپ کو تو سپیشل ٹائم دیا، ابھی آپ کے پارلیمنٹری لیڈر بھی رہتے ہیں، پلیز تشریف رکھیں، کنڈی صاحب تشریف رکھیں، پلیز، پلیز، پلیز، بابر سلیم سواتی صاحب، اس کے بعد شیر اعظم وزیر صاحب۔

جناب بابر سلیم سواتی: شکریہ جناب سپیکر! لاء اینڈ آرڈر زیر بحث تھا، جناب اپوزیشن لیڈر صاحب نے۔۔۔۔

جناب شیر اعظم خان: جناب سپیکر، میں نے بات کرنی تھی۔

جناب سپیکر: خیر ہے، خیر ہے اس کے بعد آپ کر لیں گے، ایک ادھر سے ہونے دیں، پھر آپ کر لیں، جی۔

جناب بابر سلیم سواتی: کنڈی صاحب جوان آدمی ہیں یہ جذباتی ہو گئے، یہ لاء اینڈ آرڈر کو بھی انہوں نے سیاست کی نذر کر دیا اور جو بھی معزز ایوان کو سننے والے اور دیکھنے والے بہت سارے لوگ بیٹھے ہوئے ہوتے ہیں، ہمارے تمام ممبران کو چاہیے کہ جو بھی چیز زیر بحث ہو اسی پہ بحث کی جائے تاکہ اس کا کوئی Outcome سامنے آجائے۔ آج ایک بہت زبردست موضوع پہ ہم بات کر رہے ہیں، اس پاکستان نے اور ہمارے صوبے نے خاص کر بڑی قربانیاں دی ہیں، ہم نے دہشتگردی کا سامنا کیا، ہم نے امیریکن کی سازشوں کا سامنا کیا، ہم نے بھارت کی سازشوں کا سامنا کیا، دیگر چند پڑوسی ممالک کی سازشوں کا ہم نے سامنا کیا، ہمارے Civilians قربان ہوئے، ہمارے فوج کے جوان قربان ہوئے، ہمارے پولیس کے جوان قربان ہوئے، آفیسر قربان ہوئے، ہمارے لیویز قربان ہوئے، ہم نے یہ دیکھنا ہے کہ آج ہم کس جگہ پہ کھڑے ہیں، آج یہ جو وقتی ہمیں امن نظر آرہا ہے، یہ میں نہیں سمجھتا کہ کوئی دیرپا امن ہے، دشمن اپنے اپنے وسائل کا بہت بڑا بجٹ اس صوبے کے لیے مختص کیے بیٹھا ہے، ہمیں مستقبل قریب میں دوبارہ بہت بڑی Aggression کا سامنا کرنا پڑنے والا ہے، ہمیں اس کے لیے تیار ہونا ہے، اپنی فورسز کو تیار کرنا ہے، اپنے آپ کو تیار کرنا ہے، اپنی پولیس کو تیار کرنا ہے، ہمارے اندر جو خامیاں ہیں، ہم نے اس کو دور کرنا ہے، ہمارے ڈیپارٹمنٹس کے اندر جو خامیاں ہیں ہم نے اس کو ایڈریس کرنا ہے، ان کو دور کرنا ہے تاکہ یہ جو نیا چیلنج آرہا ہے، اس وقت آپ دیکھ رہے ہیں کہ ایک الائنس پاکستان امت مسلمہ کے لیڈر کا کردار ادا کر رہا ہے اور اب یہ کردار مزید واضح ہونے والا ہے، یہ نہ تو یورپ کو قبول ہے۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ بھی ٹاپک سے ہٹتے جا رہے ہیں، آپ اسی پہ آ جائیں، لاء اینڈ آرڈر پہ آئیں۔

جناب بابر سلیم سواتی: بس سر، اسی پہ آتا ہوں، ہم پولیس کو Acknowledge کرتے ہیں جو انہوں نے قربانیاں دیں، اس ہاؤس نے، اس August House نے ٹائم ٹو ٹائم نئے Acts لائے، اس میں ترمیمیں لائیں تاکہ ہم ان کو آزاد کریں، ان کو خود مختار کریں تاکہ ان کی Deliverance بہتر ہو۔ آج ہمارے بھائی تاج محمد خان نے قرارداد پیش کی، اس سے پہلے ہمارے چار پانچ آنریبل ممبرز، اس ہاؤس میں آپ سے بات کر چکے ہیں اور ہم لوگوں سے بھی بات کر چکے ہیں، پولیس کا رویہ تھوڑا بہتر نہیں رہا، تمام اداروں کو یہ بات سمجھنی چاہیے کہ یہ وہ فورم ہے اور یہ وہ ہاؤس ہے جو قوانین بناتا ہے، اس صوبے کی بہتری کے لیے بناتا ہے، اس کے عوام کی بہتری کے لیے بناتا ہے اور اگر یہ ہاؤس یہ سمجھے گا اور کسی ڈیپارٹمنٹ کو یا کسی آدمی کو غلط فہمی ہے تو وہ یہ غلط فہمی دور کر لیں، اگر یہ ہاؤس یہ سمجھے گا کہ یہ جو ہم نے آزادی دی تھی، کسی خاص Particular department کو، یہ اس کا غلط فائدہ اٹھا رہے ہیں تو پھر اس میں مزید امنڈمنٹس آ سکتی ہیں اور پھر ہم اس چیز کو درست کر سکتے ہیں، باقی میں پولیس ڈیپارٹمنٹ سے بھی کہوں گا، ڈی آئی جی صاحب بیٹھے ہیں، ان کو ہم نے اس ایوان کے پبلک کے توسط سے جو اختیارات ان کو دیئے ہیں وہ Favorable ہوں پبلک کے لیے، Favorable ہوں Public representatives کے لیے، ایک Representative اگر کہیں جا رہا ہے تو فضول میں تو نہیں جا رہا ہے کسی پبلک ایشو کو لے کے جا رہا ہے، یہ بات ہے، جناب سپیکر! میں آپ کا بڑا مشکور ہوں، آپ نے مجھے ٹائم دیا۔ تھینک یو وری مچ سر۔

جناب سپیکر: شیر اعظم وزیر صاحب، آنریبل ایم پی اے۔

جناب شیر اعظم خان: اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ مسٹر سپیکر! آپ کا بہت بہت شکریہ، ستا حوصلې ته سلام دے سپیکر صاحب چې زمونږ آنریبل ممبر احمد کنډی څه حقیقت بیان کړو، څو فقرې د تاریخ اوراق ئې ستاسو مخکښې کیښود ل او تاسو هغه برداشت کړو خو Honorable Member Colleague ته هم دا ریکویسټ دے چې حقیقت، حقیقت چې دے دا منئی، دا حقیقت وو خو Past history بهټو صاحب نام نه تکلیف پکار نه دے چې تاسو ته وی، بهټو شهید خو تاسو ته پته ده چې هغه خو د جمهوریت، د جمهوریت دلداده وو، جمهوریت ده غوښتلے وو، جمهوریت د پاره یې ډیرئ ډیرئ قربانئ کړې دی، زه به هغه Repeat کومه نه، هغه نه Repeat کوم خو د بهټوصاحب د نام نه تکلیف هم

وزیر قانون صاحب پکار نه دے کنه چې چا ته تکلیف شي، نو حواله دا نا بهتو صاحب چې څه وخت وو، څه وخت حکومت بئ کوؤ، راج يې کولو په تیسری دنیا باندې تاسو وائی نه کنه په وجود کښې، عرض مې دا وو، زه راځم خپل لاء اينډ آرډر سیچویشن ته، لاء اينډ آرډر سیچویشن، خاصه دار پولیس او نور Law enforcing agencies، درانی صاحب، بابک صاحب ډير سير حاصل بحث په فاټا باندې کړے دے، فاټا Merge شوې ده، مونږ هم وايو چې Merge ده، په زړه سره، زمونږ د پارټۍ پالیسی ده خو Irrespective of the party affiliation ذاتی طور باندې ما مخکښې هم عرض کړئے دے As a tribesman دا مونږ په زړه نه تسليموؤ، مونږ Independent صوبه غواړو، فاټا د چا نه کمه نه ده، زه په خپل پولیس باندې فخر کوم، خیبر پختونخوا پولیس باندې زما فخر دے، پنجاب ته چې څوک لاړ شي بيا به اندازه ورته اوشي چې د خیبر پختونخوا پولیس څه رنګ له Friendly دے او څه رنګې د قربانئ خلق دی او کومې قربانئ چې دی، هغه خو دلته اپوزیشن ليډر ون بائی ون بيان کړې، د هغې خو ضرورت نشته خو پختون هم برابر قربانی کړې ده، پولیس پښتون په دې صوبې کښې د دې صوبې خلقو قربانی کړې ده، دا په ریکارډ باندې دی خو صرف مونږ خو چند تجاویز تاسو ته مخکښې کول غواړو Being as elected representative چې تاسو فاټا Merge کوئ، خاصه دار فورس هيروئ؟ اعلانات خو مونږ ګورو روزانه نوې نوې اعلانات وی، نن دومره ارب روپئ ریلیز شوې، نن مو دومره کمیټئی جوړې کړې Through Honorable Speaker، زه د وزير قانون توجه غواړم ځکه چې بل خو شته نه، زمونږ وزیر اعلیٰ صاحب، انشاءالله خدائې دې لری، هغه زمونږ مشر دے خو دے موجود دے، زه دا وايمه چې که دے ئے راته ډپټی چیف منسټر جوړ کړے وے، ځکه چې نه د سینئر منسټر په آئین کښې Provision شته نه د ډپټی چیف منسټر شته خو دا ده چې ډپټی چیف منسټر جوړ کړئ، بيا به دے مونږ ته Effectively سوال جواب راکوی، نو زمونږ به بيا تسلی کيږی۔ عرض مې دا دے چې فاټا کښې خاصه دار فورس، خاصه دار فورس چې دے دا واحد ایډمنسټریشن وو، هلته بل د ایډمنسټریشن هلته هيڅ سټیک هولډر بل يو هم نه وو، اوس ته هغه لرې

کوی، پولیس هلته تلے نه شی، د پولیس ډی پی او صاحب دفتر د نارتھ وزیرستان په بنوں کښې دے، د ساؤتھ وزیرستان په ټانک کښې، د مهمندو په شبقدر کښې And so on، نو عرض دا دے چې دوئ هلته تلے نه شی نوبیا به څنګه فنکشنز آپریټ کوی؟ Similarly, the case of district and session judge, آنریبل ججان صاحبان چې دی زمونږ ورونړه دی، هغه هم په ټانک کښې په بنوں کښې په شب قدر کښې وغیره وغیره، هغوی د پاره هم آپریټ کول ډیره ګرانه ده، عرض دا دے چې Merge خواوشو خو دومره په سپیډ سره اوشو چې انتظام نشته، Preparation نشته، تش اعلانونه دی، کمیټئی جوړوی، هغه کمیټئی چې دی مسټر سپیکر! Kindly کمیټی Non elected خلق دی ټول، کله یوه کمیټی جوړه شوه کله بله کمیټی جوړه شوه، خاصه دار ته بیله کمیټی ده So and so، وزیر قانون صاحب توجه غواړم، چې پی ټی ایمته دبات چیت د پاره بیله کمیټی جوړه شوه، د پی ټی ایم سره د ګورنمنټ د خبرو کولو د پاره کمیټی جوړه شوه، ټهیک ده تسلیم مې کړه او بیا هغه وائی چې ما سره ټائم نشته چې زه ستا سره خبرې اوکړم، نود ګورنمنټ څه وقعت پاتې شو؟ خو Meaning thereby, virtually there is no government، د دې مقصد دا شو، عرض مې دا دے چې دا زمونږ August House دے، زه دا وایمه چې This august House should be taken on board in each and every matter, while constituting a committee on administration or Khasadar or any other issue نو زه دا وایمه، حکومت ته زما دا تجویز دے چې تاسو په هغې کښې دغه د صوبائی اسمبلی دا Elected representative on board واخلئ، څه تجاویز به درکړی، اوس خو Vacuum پیدا کیږی، مطلب درانی صاحب چې تاسو ته اوویل اپوزیشن لیډر، دغه خاصه دار سائډ ته کوې، پولیس ورولئی نو Vacuum پاتې شو، Vacuum in administration نو مونږ ته خو پته ده تر اوسه پورې خو دا ستا قبائل Tribesmen په ویسټ بارډر باندې جنګیدو، هغه خو اوس نشته، خاصه دار به هم نه وی نو په ویسټ بارډر باندې به څوک جنګوې؟ یو فوج خو مونږ وایو چې صرف او صرف زمونږ په ایسټ بارډر باندې وی، فاټا، فاټا مونږ نه تسلیموؤ As a merged area، ګورنر صاحب هم ګوتې پکښې وهی، آنریبل ګورنر چې زه ګورنر یمه، حالانکه Merge شوې ده،

وزیر اعلیٰ صاحب زمونږ وزیر اعلیٰ دے د فاټا د پاره Till such time چې مونږه خپله صوبه غواړو، غواړو، غواړو او چې کله مونږ ته Independent صوبه ملاؤ شی، آزاد کشمیر بلتستان یا جنوبی اضلاع، پی ټی آئی حکومت خو خیر دے، انشاءالله جنوبی اضلاع هم د دوئ په ایجنډا باندې ده، منشور ئې دے چې جنوبی اضلاع جوړوی Why not FATA، د فاټا Sources, resources آبادی رقبه په هر لحاظ سره خو د ټولو نوی صوبې نه زیاته ده، نو انشاءالله فاټا به پرې بوجھ هم نه وی In due course of time دا صوبه مونږ غواړو، پارټی زما پارټی ده، زه منم چې زما پارټی لائن دغه دے، مونږ Agree کړه به امر مجبوری، په زړه مو کانړې کیښود خو په ټائم سره به انشاءالله دا مطالبه مونږ کؤو۔ Secondly پختون یار، ته به چکر بیا اولګوې کنه خو چې درته ئې جوړه کړو کنه، تا خو لا رزمک لیدلے هم نه دے، په دیکښې۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> *وائنڈاپ کریں، پلیز۔*

<u>جناب شیر اعظم خان:</u> *مغرب کا اثر آپ کے لئے تو نہیں ہے ناں، مسٹر لاء منسٹر، ہم بھی ایک جیسے ہیں لیکن مطلب کی بات یہ ہے* لاء اینډ آرډر په باره کښې خبره کوم، لاء اینډ آرډر په باره کښې چې دے، د فاټا په دې خاصه دارو باندې دې سوچ اوکړئ، ډیر سمجھ اوکړئ، دا زبانی خبرې نه دی ګوره، نن ورځو اعلانات کوی پرائم منسټر صاحب، آنریبل پرائم منسټر اعلان کوی، منسټران ئې کوی، ټول ئې کوی خو اعتماد خو نشته، اعتماد ولې نشته؟ نن یو اعلان دے سبا بل دے، عمل نشته وزیر قانون صاحب، عمل درآمد اوکړه، خالی تش په اعلانونو باندې هیڅ هم نه جوړیږی، عمل درآمد، نو زه دا وایم چې مسټر سپیکر، چې څه فیصلې کیږی دلته، په فیډرل لیول باندې خو زمونږ کار نه دے، کم از کم په هغې دی عمل درآمد سو فیصد اوشی، د عمل درآمد ضرورت دے، د اعلانات ضرورت نشته دے، دا مونږ سره مشوره کوی Through committee نو زه دا وایم چې دې سلسله کښې دا خبره لږ سیریس واخلئ، لږ سیریس اوکه دا په روټین کښې اخلو چې آیا بیا نشستاً بر خاستاً نو د دی خوبیا وزیر قانون صاحب هیڅ فائده نشته، زه په لاء اینډ آرډر خبره کوم، زه خو بھر نه یم تلے۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> *تھینک یو، جناب شیر اعظم وزیر صاحب۔*

جناب شیر اعظم خان: زه خبره کوم----

Mr. Speaker: Yes, but your time is over.

جناب شیر اعظم خان: په تا نک کښېنې په بنوں کښېنې----

Mr. Speaker: your time is over-----

وزیر قانون: جناب سپیکر صاحب-----

جناب سپیکر: آپ Wind up کر رہے ہیں؟

وزیر قانون: نہیں سر، یہ جو انہوں نے باتیں کیں، اس کا میں تھوڑا جواب دے دوں۔

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب، (شور) یہ کوئی Explanation دے رہے ہیں، Wind up نہیں کر رہے ہیں، Explanation دے رہے ہیں جی۔

وزیر قانون: سر! میں، نہیں سر، میں آج، آج دو تین پوائنٹس میں Clear کر رہا ہوں، پھر Winding up کل کر لیں گے، وہ کوئی مسئلہ نہیں ہے۔

(شور)

جناب سپیکر: آج Windup نہیں ہو رہا، ابھی وہ کوئی Explanation دے رہے ہیں (شور) Explanation دے رہے ہیں۔

وزیر قانون: سر، یہ میرا رائیٹ ہے سر، میں نے اپنی-----

جناب سپیکر: پوائنٹ آف آرڈر انہوں نے اٹھایا ہے، شیر اعظم وزیر صاحب ذرا وہ سن لیں۔

وزیر قانون: سر! جس طرح آپ کا رائیٹ ہے، اس طرح میرا بھی رائیٹ ہے، یہ صرف اپوزیشن کا رائیٹ، میرا بھی تو رائیٹ ہے، میں نے بھی کچھ-----

جناب سپیکر: ذرا پوائنٹ آف آرڈر لیا، انہوں نے پوائنٹ آف آرڈر لیا ہے، انہوں نے، یس، لاء منسٹر۔

وزیر قانون: سر! میں کوئی بات کرنا چاہ رہا ہوں فلور آف دی ہاؤس پہ سر، سر، میں دو تین پوائنٹس Clear کرنا چاہ رہا ہوں۔

جناب عنایت اللہ: سر، میں کچھ بات کرنا چاہتا ہوں، مجھے تھوڑا ٹائم دے دیں۔

جناب سپیکر: پھر میں دے دیتا ہوں، آپ کو ٹائم، ایک منٹ، آپ کو پتہ ہے پوائنٹ آف آرڈر جو ہوتا ہے وہ ہے ان کا جی۔

وزیر قانون: سر، مجھے کم از کم پانچ منٹ دے دیں، میں یہ نہیں کہہ رہا ہوں کہ اس کے بعد یہ ڈیبیٹ جاری نہ رہے، ڈیبیٹ جاری رہے لیکن کم از کم میں دو تین پوائنٹس Clear کر لوں، اس کے بعد کل بے شک جاری رہے، مجھے کوئی اعتراض تو سر، نہیں ہے، میری ریکویسٹ یہی ہے کہ یہ تو ہمارا بھی ہاؤس ہے، جس طرح آپ کا ہے تو تھوڑا سا ہمیں بھی ٹائم دے دیا کریں، سر، میں، سر، ایک۔۔۔۔۔

جناب عنایت اللہ: سر، میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں، جب بھی ہم بات کرتے ہیں تو لاء منسٹر صاحب ہمیں اس Book کا حوالہ دیتے ہیں اور کہتے ہیں Keep pending اور ایجنڈے کو اگلے دن کے لئے موخر کر لیتے ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر، آپ بات Complete کریں، پھر میں اس طرف واپس آتا ہوں۔

اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): نماز کا بھی ٹائم نکل رہا ہے۔

جناب سپیکر: پھر اگر آپ کہتے ہیں تو Windup کرا دیں، لیڈر آف اپوزیشن کہتے ہیں جی Windup کر دیں۔

وزیر قانون: سر! اگر مجھے پانچ منٹ دے دیں پھر اس کے بعد نماز پڑھنے جاتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی لاء منسٹر۔

وزیر قانون: سر! میں جلدی جلدی سے Points clear کرنا چاہ رہا ہوں، نماز ہم سب نے پڑھنی ہے، پانچ منٹ میں ہم چلے جائیں گے، سارے نماز کے لئے سر، ایک یہ خاصہ دار اور لیویز کے بارے میں تھوڑا بتانا چاہتا ہوں۔ یہ سر، دو آرڈیننسز جو ہیں وہ جاری ہو چکے ہیں اور سر، میں ریکویسٹ کرتا ہوں ممبرز سے، کہ وہ اس آرڈیننس کی ایک ایک کاپی لے کے کم از کم اس کو ایک دفعہ پڑھ لیں کیونکہ یا تو مجھے یہ اندازہ ہوا کہ آپ کسی نے پڑھا نہیں ہے یا یہ مجھے اندازہ ہو گیا کہ وہ اس کو صحیح ڈیٹیل میں نہیں پڑھا کیونکہ سر، جو چیزیں وہ کہہ رہے ہیں کہ خاصہ دار، ایک تو سر یہ Misconception ختم ہونی چاہئے ان دو آرڈیننس میں، لیویز اور خاصہ دار میں، ہم نے ان کو پروٹیکشن دے دی ہے، ان کو کوئی بھی ان کی نوکری سے نہیں ہٹا سکتا، ان کے لئے قانون سازی ہم نے کر دی ہے۔ دوسری بات سر، دوسری بات سر، دوسری بات، دوسری بات سر۔۔۔۔۔

قائد حزب اختلاف: سر، میں یہ بات کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ذرا ان کو ایک منٹ ختم کرنے دیں، پھر اس کے بعد آپ دے دیں۔

وزیرقانون: سر! میں نے جواب ابھی پورا نہیں دیا ہے۔

قائد حزب اختلاف: میں نے صرف وہاں پر پروموشن کی بات کی ہے، میں نے ان کے سروس سٹرکچر کی بات کی ہے، آپ ہمیں آرڈیننس بتادیں۔۔۔۔۔

وزیرقانون: سر! میں بتانے والا تھا، آپ نے مجھے موقع نہیں دیا۔

قائد حزب اختلاف: یا آپ اس کی وہاں۔۔۔۔۔

وزیرقانون: آپ نے مجھے موقع نہیں دیا، میں بتانے والا تھا۔

قائد حزب اختلاف: نہیں، آپ غلط بتارہے ہیں کہ ہم اس کو۔۔۔۔۔

وزیرقانون: وہی میں آپ کو بتانے والا تھا لیکن کہیں سے تو میں نے بات شروع کرنی تھی۔۔۔۔۔

قائد حزب اختلاف: جی ہاں۔

جناب سپیکر: جی لاء منسٹر۔

وزیرقانون: سر! میں ریکویسٹ یہی کر رہا ہوں جس طرح ہم اطمینان سے بیٹھ کے ان کی ساری باتیں نوٹ بھی کرتے ہیں، سنتے بھی ہیں تو ابھی تو میں نے بات شروع بھی نہیں کی ہے، وہ تھوڑا سا، ریکویسٹ ہے وہ سن لے، اگر ان کے اس کے بعد بھی کوئی سوالات رہتے ہیں، پھر اس کا بھی میں جواب دے دوں گا سر، میں نے ابھی پہلی ہی بات کہی تھی کہ ہم نے دو آرڈیننسز جاری کر دیئے ہیں، اس سے فائدہ یہ ہو گیا کہ اس وقت جو ہوا میں وہ لٹکے ہوئے تھے تو ان کو ایک لیگل بنیاد مل گئی ہے کہ خاصہ دار اور لیویز کو قانون کے اندر ان کو ایک بنیاد مل گئی سر، نمبر ایک، نمبر دو، بالکل سر، یہ ان کے جو کیڈرز بنتے ہیں یا ان کو کوئی سروس سٹرکچر دینا ہے تو سر، میں یہی تو میں ریکویسٹ کر رہا ہوں اس میں، اس کے لئے خاص ایک سیکشن ہم نے ڈالی ہوئی ہے لیویز آرڈیننس میں بھی اور خاصہ دار آرڈیننس میں بھی کہ یہ Transition stage ہے اور یہ Transition سے ہو کے یہ جائیں گے پولیس کی طرف، یہ پولیس میں ضم ہو جائیں گے، تو ہم نے اس کو Law میں لکھ دیا ہے، ابھی اس Law کے نیچے جب رولز بنیں گے تو یہ بات بھی کلیئر ہو جائے گی سر، تیسری بات یہ جو گورنر اور سی ایم کے بارے میں ان کی جو اختیارات کے بارے میں بات ہوتی ہے سر، یہ بالکل کلیئر ہے، سی ایم جو ہے وہ چیف ایگزیکٹیو ہے، کبھی کبھار اگر اخبار میں آپ تصویر دیکھ لیتے ہیں کہ گورنر صاحب بیٹھے ہیں کسی میٹنگ کو چیئر کر رہے ہیں تو سر، میں اس کی بھی بتادیتا ہوں سر، یہ ہے کہ گورنر جو ہے اس وقت یہ کلیئر ہے گورنر کوئی آرڈرز جاری نہیں

کر سکتا ہے، کوئی ایگزیکٹیو آرڈر گورنر کے آفس سے جاری نہیں ہو سکتا، اگر ایپکس کمیٹی بھی بیٹھ رہی ہے، یہ ایک مشاورتی کمیٹی ہے ایپکس کمیٹی، اگر گورنر کسی میٹنگ کو چیئر کر رہا ہے، اس سے مشاورت ہو رہی ہے تو یہ کوئی ایسی انہونی بات نہیں ہے، یہ چونکہ وفاق کی علامت ہے، صدر مملکت کا Nominee ہے تو اگر وہ بیٹھ جائیں کسی میٹنگ میں، تو کوئی ایسی بات نہیں ہے، یہ میں کلیئر کر دوں کہ اگر وہاں پہ مشاورت بھی ہو جائے اور کوئی میٹنگ ہو تو اس میں کوئی فیصلے نہیں ہو سکتے، فیصلہ کون کرے گا، فیصلہ کیبنٹ کرے گی، فیصلہ چیف ایگزیکٹیو کریں گے، وزیر اعلیٰ صاحب کریں گے سر، تیسری بات ڈیویلپمنٹل سکیمز کے بارے میں درانی صاحب نے بھی بات کی اور لوگوں نے بھی بات کی۔ تو سر، یہ جب ہم نے ڈیبیٹ کی فاٹا کے اوپر اسی اسمبلی میں کچھ دن پہلے، تو میں نے اپنی Winding up speech میں یہی کہا تھا کہ آج سب جو رونا رو رہے ہیں کہ فاٹا جو پہلے ہوا کرتا تھا، ابھی جو قبائلی اضلاع ہیں، اس میں ڈیویلپمنٹل سکیمز کا کوئی کام نہیں ہوا ہے، ٹھیک نہیں ہوا ہے تو سر، اس کا مطلب یہی تھا کہ وہاں پہ جو سسٹم چلا آرہا تھا وہ ٹھیک نہیں تھا، تو ہم نے کبھی تو اس کو تبدیل کرنا تھا اور میرے خیال میں آج یہ ہم سب Realize کر رہے ہیں کہ جو سسٹم وہاں پہ چلا آرہا تھا وہ غلط تھا اور آج جو ہم مشاورت کر رہے ہیں جو صوبائی اور سر، ڈیویلپمنٹل سکیمز کے بارے میں بتاتا ہوں، اس سال کی جو اے ڈی پی ہے وہ کس نے Approve کی ہے؟ صوبائی کابینہ نے Approve کی ہے، اگلے سال کی جو اے ڈی پی آئے گی وہ اسی اسمبلی میں آئے گی، اس میں آپ دیکھیں گے، آپ اے ڈی پی کی ڈیویلپمنٹل سکیمز دیکھیں گے، جو اعتراض ہو گا آپ Floor of the House پہ اس میں ترمیم آپ پھر لا سکتے ہیں سر، چونکہ یہ لاء اینڈ آرڈر کی ڈیبیٹ ہے، تھوڑا میں اس کے اوپر، میں آتا ہوں، ایک تو یہ ہے سر، کہ ہمارا صوبہ جس طرح بابک صاحب نے بھی کہا کہ ہماری پولیس ویسے بھی By nature (شور) سر، ٹھیک ہے، اس کے بعد بھی کر سکتے ہیں، پھر اس کے بعد جو بھی ہو گا سر، یہ جو پولیس ہے، ہماری تو یہ By nature یہ زیادہ بہترین فورس پہلے سے تھی۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: منسٹر صاحب جب Windup ابھی نہیں ہو رہا تو پھر بولنے دیں ان کو پھر۔۔۔۔۔

<u>وزیر قانون</u>: سر! میرے خیال میں آج جو پوائنٹس اٹھے ہیں تو حکومت کم از کم اس کا جواب دے دے۔

<u>جناب سپیکر</u>: لیکن پھر ابھی سپیچز اور کرنا چاہتے ہیں، پھر یہ تو مجھے لگتا ہے Continue رہے گا۔

وزیر قانون: کل کے لئے سر، پھر میں پھر حاضر ہوں گا، کوئی ایسا مسئلہ تو نہیں ہے لیکن تھوڑا بہت میں بول لوں اس کے اوپر۔۔۔۔

قائد حزب اختلاف: منسٹر صاحب، جناب لاء منسٹر صاحب ہمارے یہاں پر پوائنٹس بھی نوٹ کر رہا ہے اور آخری جواب بھی دے رہا ہے، ابھی میں نے بات اس لئے کی کہ ہمارے اراکین جو ہیں اس پہ بات کرنا چاہتے ہیں، کل کے لئے، ابھی جی اس نے ایک بات کی، اس کی تھوڑی سی وضاحت کریں کہ یہ دو جو انہوں نے نوٹیفیکیشنز بتادیئے ہیں آرڈیننسز کے کہ یہ انہوں نے نہیں پڑھا ہے، پینتیس ہزار خاصہ دار ہیں، اس میں کوالیفائیڈ لوگ ہیں، آیا یہ پینتیس ہزار لوگوں میں سے کسی نے بھی نہیں پڑھا ہے اور آپ کی جو لیڈرشپ ابھی خیبر میں آرہی ہے اور اس کے لئے منتیں ہو رہی ہیں کہ آپ اپنا جو احتجاج ہے وہ ختم کریں اور اس میں گورنر اور وزیر اعلیٰ دونوں، پھر اس کو راضی نہیں کر سکے، ہمیں کل آپ بتا دیں تسلی سے، ادھوری بات آپ نہ کریں، میں نے آپ سے دو باتیں پوچھی ہیں بڑے ادب کے ساتھ، کہ ایک ہمیں آپ خاصہ داروں کے سروس رولز جو بنائے ہیں یا آپ نے بنائے ہیں یا بنا رہے ہیں تو اس میں سینیارٹی کس کی ہوگی؟ چونکہ پولیس والے بھی آئیں گے، یہ بھی ہوں گے، آپ نئے پولیس والے بھی بھرتی کر رہے ہیں، آپ ڈی پی او کو بھی بھیج رہے ہیں، وہاں پر وہ کہہ رہے ہیں کہ میرا اپنا خاصہ دار جو ہے وہ ڈی پی او لیول کا ہے، میرے اپنے خاصہ دار کی جو سینارٹی ہے وہ ڈی آئی جی لیول کی ہے، میرے اپنے خاصہ دار کی جو ہے وہ انسپکٹر لیول کی ہے، میرا اپنا خاصہ دار جو ہے وہ ایس ایچ او لیول کا ہے، میرا اپنا خاصہ دار جو ہے وہ اے ایس آئی اور حوالدار لیول کا ہے، پلیز، ہمیں ذرا اس طرح باتیں نہ کریں، آپ اس کو اگر اور بھی متنازعہ کرنا ہے، چونکہ احتجاج والوں کو آپ نے کلیئر باتوں سے اس کو مطمئین کرنا ہے، میں یہاں پر اس اسمبلی میں سپیکر صاحب، خاصہ داروں کی جو لیڈر شپ ہے، آپ کے زیر سایہ آپ میٹنگ رکھ لیں اور میرا وزیر قانون جو ہے آپ کے زیر سایہ اس کو مطمئن کریں، اس کی جو شرائط ہیں، ان کو پورا کریں، بحث کی ضرورت بھی نہیں ہے، یہیں پر آپ مجھے بتا دیں، آپ مجھے رولنگ دے دیں وہ پینتیس ہزار لوگوں کے جو بڑے ہیں۔۔۔۔

وزیر قانون: اس میں۔۔۔۔

قائد حزب اختلاف: آپ میری بات ذرا سن لیں، کل ہم آپ کو دیں گے، وہ پینتیس ہزار لوگوں کی ایک کمیٹی بنی ہے Elders کی، اس کو میں فون کر کے آپ کے یہاں پر چیمبر میں لے آؤں گا، آپ اس کو

سنیں لاء منسٹر صاحب اور اس کے جو منسٹر ہیں یا چیف منسٹر صاحب بھی اس دن آ جائیں، خدارا یہ مسئلہ بڑا سنگین ہے، لاء منسٹر صاحب اس کا اس طرح نوٹس نہ لیں، جب تک آپ نے ان لوگوں کو یہ نہیں بتانا ہے کہ آپ کی سینیارٹی ہوگی، جب سے آپ کی سروس ہے، آپ اس کو پولیس میں ضم کریں گے، وہ نہیں مانیں گے، آپ اس کو سینیارٹی دیں گے، اس کے لئے سروس رولز بنا دیں گے، وہاں پر اس کا جو ڈی پی او لیول کا ہے، آپ اس کو ڈی پی او لگائیں گے، تب آپ کے ساتھ یہ باتیں مانیں گے۔ آپ نے دونوں آرڈیننسوں کے نوٹیفیکیشن کئے ہیں، دونوں نوٹیفیکیشنوں پہ ابھی تک صرف آپ نے اس کے لئے راستہ رکھا ہے اور ایک پورے صوبے کو آپ ضم کر رہے ہیں، پینتیس ہزار لوگوں کے بال بچوں کے خاندانوں کا مسئلہ ہے، لیویز کا مسئلہ ہے، تو میری سپیکر صاحب، آپ سے گزارش ہوگی کہ اس کو جاری رکھیں، اس میں سوال وجواب اصلاح کے لئے ہوگا، منسٹر صاحب جب بات کریں گے تو ہم اگر اس کو تھوڑی سی کمزور سمجھ رہے ہیں تو ہم دوبارہ اس کو کہہ رہے ہیں کہ آپ ذرا پوچھ لیں کہ آپ نے اتنا ہی کیا کہ وہاں پر آپ نے ڈی آئی جی کے پاس جا کر اس سے ایک منٹ میں بات کی، میں دیکھ رہا تھا کہ آپ مجھے دو چیزوں کا بتا دیں اور اس نے صرف ایک منٹ میں آپ کو ادھر سے جو میں دیکھ رہا تھا، ہمارے جو مروت صاحب بیٹھے ہیں، ادریس خان بیٹھے ہیں، انہوں نے آپ کو دو منٹ میں صرف بتا دیا کہ آپ یہ کہہ دیں، ان کے پاس بھی، پولیس کے آئی جی کے پاس بھی کچھ نہیں ہے ابھی تک اور میرے آئی جی کا ٹرانسفر اسی پہ ہوا ہے کہ وہ بھی قبائلی تھا اور وہ قبائل کے لوگوں کے احساسات کو جانتا تھا، میں صرف آپ سے یہی چاہوں گا کہ یہ مسئلہ خدا کے لئے اگر پینتیس ہزار لوگوں نے وہاں پہ ہڑتال کی، یہ ہمارے بندوبستی علاقے کا اور وہاں پر جو وہ علاقہ ہے، جو ابھی شامل ہوا ہے، اس کا ایک بڑا تنازعہ شامل ہو جائے گا، تو اس کو ذرا منسٹر صاحب، آپ ہمیں یہ تسلی دے دیں، آپ یہ لکھ دیں جو آپ کا نوٹیفیکیشن ہے کہ اس میں جو پینتیس ہزار لوگ ہیں، ان کی سینیارٹی بھی ہوگی، اگر کوئی ڈی پی او لیول کا ہے، اس کو ڈی پی او ہم لگائیں گے، جو انسپکٹر ہے اس کو انسپکٹر لگائیں گے اور اس کو ہم برابری کی بنیاد پر ضم تو کر لیں گے لیکن اب وہ بیچارے پھر سینیارٹی میں نیچے ہوں گے۔ یہ دو چار باتیں ہیں بڑی، میں دیکھوں نا، آپ کو بڑی اہمیت کی باتیں بتا رہا ہوں کہ یہ مسئلہ اتنا آسان نہیں ہے، گول مول کر کے ایک خوبصورت، آپ کے زیر سایہ میٹنگ رکھ لیں، میں اس مسئلے کو حل کرنا چاہتا ہوں اور میں اس مسئلے میں گورنمنٹ کی مدد کرنا چاہتا ہوں۔

<u>جناب سپیکر:</u> لاء منسٹر صاحب، اکرم خان درانی کی جو تجویز ہے۔

وزیر قانون: سر! میں وہی بات کہہ رہا ہوں۔

جناب سپیکر: جو ان کی تجویز ہے اس کے بارے میں۔

وزیر قانون: سر! درانی صاحب جو کہہ رہے ہیں، وہ میں اور درانی صاحب ایک ہی بات کر رہے ہیں لیکن ہو سکتا ہے الگ الگ طریقوں سے ہم کر رہے ہیں۔

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر، میں ایک بات کرتا ہوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں اجلاس تو Continue ہے، دوں گا میں سب کو ٹائم۔

وزیر قانون: اس میں سر!

نکتہ اعتراض

جناب عنایت اللہ: پوائنٹ آف آرڈر ہے۔

جناب سپیکر: جی کیا پوائنٹ آف آرڈر ہے؟

جناب عنایت اللہ: اس قاعدے کی خلاف ورزی ہو رہی ہے، This is point of order اسی کے لئے ہوتا ہے جب کسی رولز آف بزنس کے کسی قاعدے کی خلاف ورزی ہوتی ہے تو یہ اس ممبر کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ پوائنٹ آؤٹ کرے، یہ رول 20 ہے Sitting of Assembly اور رول 20 کا سب رول (2) ہے:

"20. Sitting of the Assembly.- (2) During the session, unless otherwise directed by the Speaker, the following shall be the business hours of the Assembly:-

(a) in summer,
from 1st April to 30th September, … from 9.30 A.M. to 1.30 P.M.

(b) in winter,
from 1st October to 31st March … from 10.00 A.M. to 2.00 P.M.

(3) If the business set down in the List of Business for the day is completed earlier, or if it is not completed at 1.30 P.M. during summer and 2.00 P.M. during winter, the Speaker shall adjourn the Assembly without question put, and the proceedings on any business then under consideration shall be interrupted:"

تین گھنٹے پورے ہو چکے ہیں نماز لوگوں کے ہاتھوں سے نکلتی جا رہی ہے، آپ سے کہہ رہے ہیں کہ رولز کی بھی خلاف ورزی اور دین کی بھی خلاف ورزی Please, adjourn it۔

<u>Mr. Speaker:</u> The sitting, ji.

<u>وزیر قانون</u>: سر! ایک تو یہ ہے کہ یہ رولز انہوں نے پوائنٹ آؤٹ کئے ہیں لیکن رولز کے پہلے حصے میں انہوں نے کہا کہ Unless directed by the Speaker، تو وہ تو وہاں پر ختم ہو گیا سر، دوسری بات یہ ہے کہ یہ تو ہم نے Decide کیا تھا، پارلیمنٹری پارٹی لیڈرز کی میٹنگ میں لیڈر آف دی اپوزیشن بھی تھے، ہم نے یہ کہا تھا کہ یہ تو آپ ہی کا ایجنڈہ ہے، یہ آپ ہی کا ایجنڈہ ہے سر، دوسری سر! لاسٹ ایک میں بات کر رہا ہوں سر، بالکل میں Agree کرتا ہوں درانی صاحب سے۔

<u>جناب عنایت اللہ</u>: ٹائم خراب کر رہے ہیں۔

<u>وزیر قانون</u>: سر! مجھے تو ایک، ایک منٹ میں ابھی نہیں خراب ہو گی انشاء اللہ (قہقہہ) یہ سر، یہ آرڈیننس کی بات جو کی ہے، بالکل میں I stand by my words آرڈیننس میں موجود ہیں یہ چیزیں، میں درانی صاحب کو بھی کہہ۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: لاء منسٹر صاحب! ابھی Session continued ہے، آپ کل اس کو وائنڈ اپ کریں، کل جو اور ممبرز رہتے ہیں ان کو بھی ہم موقع دیں گے۔

The sitting is adjourned to meet tomorrow, at 1:30 P.M.

(اجلاس بروز منگل مورخہ 2 اپریل 2019ء بعد از دوپہر ایک بجکر تیس منٹ تک کے لئے ملتوی ہو گیا)